رہنمائے فارسی

گرامر و ترجمہ

مؤلفہ

مولوی محمد ابراہیم بی اے، مولوی فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل

پبلشرز

علی محمد اینڈ سنز تاجرانِ کتب حبہ کدل کشمیر

بار دوم

(نعمانی پریس ترکمان گیٹ دہلی)

تمہید

کسی زبان کے لکھنے اور پڑھنے کے لئے اُس زبان کی صرف ونحو اور طریق گفتگو جاننے کی نہایت ضرورت ہے۔ اُن غیر ملکی زبانوں سے جو ہندوستان میں ایک خاص تعداد میں پڑھی جاتی ہیں ایک فارسی زبان بھی ہے۔ لیکن اس کے پڑھنے والوں بالخصوص طلبائے مدارس کی یہ حالت ہے کہ وہ درست لکھنا تو درکنار، اس زبان کے لفظوں کا صحیح تلفظ بھی نہیں کر سکتے۔

اچھی فارسی وہ ہے جسے ایران کے تعلیمافتہ لوگوں کی اکثریت بولے۔ تغیر اور تبدیلی چونکہ ایک قدرتی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فارسی زبان میں بھی ہر دن انگریزی اور دیگر زبانوں کی طرح دن بدن تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ اس بناء پر آج کل اچھا فارسی دان وہی کہلائیگا جو آجکل کی مروّجہ فارسی میں مہارت رکھتا ہو۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مروجہ اور اچھی فارسی کس طرح لکھی جا سکتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ درج ذیل اصولوں کو مدنظر رکھنے سے :-

ا۔ صرف ونحو کے موٹے موٹے اصولوں کا مطالعہ۔

ب۔ اچھے ادبیات کا پڑھنا۔

ج۔ ہر دن کچھ نہ کچھ لکھنا (اس میں اردو سے فارسی میں ترجمہ بھی شامل ہے)

د۔ غور و فکر۔

ہندوستانی طلباء کے لئے یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ اردو زبان میں فارسی الفاظ کی بکثرت موجودگی انہیں فارسی الفاظ کے ایک معتدبہ

حصّہ سے واقف کرا دیتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود فارسی زبان میں ان کی عدم مہارت اس کے قواعد سے غفلت برتنے سے ہے۔

وہ اغلاط جو عام طور پر ہندوستانی طلبہ کرتے ہیں اُنہیں تین حصّوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے:-

ا۔ قواعد کی غلطیاں۔ ان میں حسبِ ذیل باتیں داخل ہیں:-

(۱) حروفِ جارہ کا غلط استعمال۔

(۲) غلط افعال اور ان کے صیغے۔

(۳) اسم ضمیر، صفت اور اضافت و تصغیر وغیرہ کی غلطی

ب۔ زبان کی غلطیاں۔ اس سلسلہ میں یہ باتیں قابلِ نوٹ ہیں:-

(۱) ہندوستانی تراکیب کا استعمال۔

(۲) الفاظ کا غلط استعمال۔

(۳) فقروں کی غلط ترکیب۔

(۴) غلط محاورے۔

(۵) غلط اسلوبِ بیان۔

اگر قواعد اور زبان کی یہ غلطیاں دور کر لی جائیں تو طلباء کی زبان دانی میں نمایاں ترقی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود فارسی زبان میں اُس وقت تک مہارت ناممکن ہے "جب تک کہ طالب علم اس زبان کی ادبیات کے وسیع مطالعہ اور روزانہ کچھ نہ کچھ لکھنے کا عہد نہ کرلے"۔

طلبائے فارسی کی سہولت اور آسانی کے لئے اگرچہ فارسی قواعد اور ترجمہ کی متعدد کتابیں ملک میں موجود ہیں۔ لیکن جہاں تک

اس تالیف کا تعلق ہے۔ اس میں درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے
۱۔ عام قواعد فارسی کے برخلاف اس کتاب میں قواعد اور ترجمہ کو یکجا کر دیا گیا ہے
۲۔ اسکی تالیف میں زیادہ تر ایک ایرانی کے لکھے ہوئے قواعد فارسی کی کتاب پر اعتماد کیا گیا ہے۔
۳۔ اس کے اردو تراجم کی مشق میں آج کل کے ایرانی اہل قلم کے اقتباسات کا اردو میں ترجمہ کر کے پھر اُن کا فارسی ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ اسطرح فارسی کا طالب علم یہ جان لے کہ جدید فارسی زبان اور ادب اب کیا ہے۔
۴۔ گرامر کے حصہ میں اس میں بہت سے ایسے قواعد درج کر دیے گئے ہیں جو قطعاً نئے ہیں اور جن کا وجود دیگر تالیفات میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتا۔

ممکن ہے کہ قاری اس تحریر کو مصنفانہ تعریف اور بلند بانگ دعاوی پر محمول کرے، لیکن اس کے متعلق صرف اتنا ہی کہا جائیگا کہ اس بیان کی درستی اُسے اس کتاب کے مطالعہ سے خود بخود ہو جائیگی بقول شخصے :۔
"مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔"

"رہنمائے فارسی" کی تالیف میں جس محنت اور جانفشانی سے کام لیا گیا ہے اور اس کے جامع اور مفید بنانے کیلئے جسقدر کوشش کی گئی ہے اُس کا اندازہ خود قارئین بخوبی لگا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اسے فارسی قواعد و ترجمہ کے بارے "میں آخری لفظ" نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اس میں اس "قانون کے مطابق کہ انسانی ہر ایک کام تکمیل پذیر ہے مزید گنجائش کی ضرورت ہے۔ اس بناء پر دوستوں، احباب اور بہی خواہوں کے مفید مشورے نہایت خندہ پیشانی سے قبول

حصّہ سے واقف کرا دیتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود فارسی زبان میں ان کی عدم مہارت اس کے قواعد سے غفلت برتنے ہے۔

وہ اغلاط جو عام طور پر ہندوستانی طلبہ کرتے ہیں انہیں تین حصوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے:۔

ا۔ قواعد کی غلطیاں ۔ ان میں حسب ذیل باتیں داخل ہیں:۔

(۱) حروف جارہ کا غلط استعمال۔

(۲) غلط افعال اور ان کے صیغے۔

(۳) اسم ضمیر، صفت اور اضافت و تصغیر وغیرہ کی غلطی

ب۔ زبان کی غلطیاں۔ اس سلسلہ میں یہ باتیں قابل نوٹ ہیں:۔

(۱) ہندوستانی تراکیب کا استعمال۔

(۲) الفاظ کا غلط استعمال۔

(۳) فقروں کی غلط ترکیب۔

(۴) غلط محاورے۔

(۵) غلط اسلوب بیان۔

اگر قواعد اور زبان کی یہ غلطیاں دور کر لی جائیں تو طلباء کی زبان دانی میں نمایاں ترقی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود فارسی زبان میں اس وقت تک مہارت ناممکن ہے "جب تک کہ طالب علم اس زبان کی ادبیات کے وسیع مطالعہ اور روزانہ کچھ نہ کچھ لکھنے کا عہد نہ کرلے"۔

طلبائے فارسی کی سہولت اور آسانی کے لئے اگرچہ فارسی قواعد و ترجمہ کی متعدد کتابیں ملک میں موجود ہیں۔ لیکن جہاں تک

اس تالیف کا تعلق ہے۔ اس میں درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے

۱۔ عام قواعد فارسی کے برخلاف اس کتاب میں قواعد اور ترجمہ کو یکجا کر دیا گیا ہے
۲۔ اسکی تالیف میں زیادہ تر ایک ایرانی کے لکھے ہوئے قواعد فارسی کی کتاب پر اعتماد کیا گیا ہے۔
۳۔ اس کے اردو تراجم کی مشق میں آج کل کے ایرانی اہل قلم کے اقتباسات کا اردو میں ترجمہ کر کے پھر اُن کا فارسی ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ اسطرح فارسی کا طالب علم یہ جان لے کہ جدید فارسی زبان اور ادب اب کیا ہے۔
۴۔ گرامر کے حصہ میں اس میں بہت سے ایسے قواعد درج کر دیے گئے ہیں جو قطعاً نئے ہیں اور جن کا وجود دیگر تالیفات میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتا۔

ممکن ہے کہ قاری اس تحریر کو مصنفانہ تعریف اور بلند بانگ دعاوی پر محمول کرے، لیکن اس کے متعلق صرف اتنا ہی کہا جائیگا کہ اس بیان کی درستی اُسے اس کتاب کے مطالعہ سے خود بخود ہو جائیگی بقول شخصے:۔

"مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید"۔

"رہنمائے فارسی" کی تالیف میں جس محنت اور جانفشانی سے کام لیا گیا ہے اور اس کے جامع اور مفید بنانے کیلئے جسقدر کوشش کی گئی ہے اُس کا اندازہ خود قارئین بخوبی لگا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اسے "فارسی قواعد اور ترجمہ کے بارے" میں آخری لفظ نہیں کہا جا سکتا ہے اس میں اس "قانون" کے مطابق کہ انسانی ہر ایک کام تکمیل پذیر ہے مزید گنجائش کی ضرورت ہے۔ اس بناء پر دوست احباب اور بہی خواہوں کے مفید مشورے نہایت خندہ پیشانی سے قبول

کئے جائیں گے۔ جنہیں انشاء اللہ آیندہ اڈیشن پر پورا کر دیا جائیگا

آخیر میں میں اپنے محسن اور قابل علم دوست جناب صاحبزادہ حسن شاہ صاحب ایم اے، ایل ایل بی اسسٹنٹ ڈائرکٹر ریسرچ اینڈ پبلیکیشن سرینگر کا دلی متشکر ہوں۔ جنہوں نے ازراہ مہربانی کتاب کے مسودہ کو دیکھنے کی تکلیف گوارا فرما کر اپنے مفید مشوروں سے مجھے نوازا۔ اسی موقعہ پر مجھے جناب خواجہ غلام محمد صاحب رجسٹرار جموں وکشمیر یونیورسٹی سرینگر کا بھی دلی ممنون ہونا چاہئے جنہوں نے ازراہ مہربانی مجھے اس کتاب کے آخیر میں بطور نمونہ فارسی زبان کے یونیورسٹی پرچوں کے شامل کرنے کی اجازت دی۔

"رہنمائے فارسی ہر دو حصہ" اگرچہ ارادتاً میٹرکیولیشن کے فارسی طلبہ کے لئے لکھی گئی ہے۔ لیکن اس سے ایف اے، بی اے، منشی منشی عالم اور منشی فاضل کے طلبہ بھی بخوبی مستفید ہو سکتے ہیں فقط۔

مولوی محمد ابراہیم عفی عنہ

سرینگر ۸ جنوری ۱۹۵۵ء بروز شنبہ

فہرست مضامین

حصّۂ قواعد {گرامر}

حروفِ تہجّی

ALPHABETS

فارسی زبان کے حروف تہجّی یا حروفِ ہجاء تعداد میں
کل چوبیس ہیں۔ ان میں سے بیس عربی اور فارسی دونوں
زبانوں میں مشترک ہیں۔ لیکن فارسی زبان میں عربی کے
بہت سے الفاظ استعمال اور داخل ہونے کی وجہ سے آٹھ حروفِ
عربی کے ساتھ مخصوص ہیں فارسی حروف تہجی میں داخل ہوگئے
ہیں۔ ایسا ہونے سے فارسی حروف تہجی {The Letters
of Spellings} کی کل تعداد ۳۲ ہوگئی ہے
یہ حروفِ تہجی حسب ذیل ہیں :-

ا ب پ ت ث ج چ ح خ د ذ ر ز ژ
س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ
ل م ن و ھ ی۔

ان میں سے ث، ح، ذ، ص، ض، ط، ظ اور ع صرف عربی زبان سے مخصوص ہیں۔ اور پ، چ، ژ اور گ فارسی سے خاص ہیں۔

اہل قواعد نے "حروفِ ہجاء" یا "حروفِ تہجّی" کی تعریف یوں کی ہے:۔ "جن نشانات کے ذریعہ الفاظ کو ظاہر کیا جائے اُنھیں اہل قواعد کے محاورہ میں "حروفِ ہجاء" یا "حروفِ تہجّی" کہا جاتا ہے"۔

حروف علت و صحیح و۔ا اور ی کے سوا باقی تمام حروف حروفِ صحیح کہلاتے ہیں۔ و۔ا۔ی جس طرح مختصر حروفِ علت {Short vowels} کا کام دیتے ہیں۔ اسی طرح لمبے حروف علت کا بھی۔ مختصر حرف علت کی صورت میں واو کی آواز فارسی کے لفظ خُود (خُد) کے مشابہ ہوگی۔ اور طویل حرفِ علت کی صورت میں اسکی آواز لفظ نُور کے۔ لمبا (ا) آ کی آواز دیگا۔ ی ہمیشہ لمبی ہوتی ہے اور "یی" کی آواز دیتی ہے۔

مختصر حروف علت {Short vowels} تین نشانوں کے ذریعہ ادا کئے جاتے ہیں۔ اِن میں سے ایک حرف کے اوپر مثلاً (بَ) لکھا جاتا ہے اور زبر کہلاتا ہے۔ دوسرا حرف کے نیچے مثلاً (بِ) اور زیر کہلاتا ہے۔ اور تیسرا جو حرف

صحیح کے کسی قدر اوپر کی طرف سامنے ہوتا ہے مثلاً (بُ) پیش کہلاتا ہے۔

یہ مختصر حروف علت کبھی دوہرے ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت بھی اُن کی یہی طاقت ہوتی ہے۔ البتہ اتنا فرق ہو جاتا ہے کہ اُس وقت یہ "ن" کی آواز دینے لگتے ہیں۔ مثلاً رً، تٍ اور دٌ۔ اس وقت ان تینوں حروف کی آواز بالترتیب یہ ہوگی "رَن، تِن، دُن"۔ ان مختصر حروف علت کو قواعد میں تنوین کہا جاتا ہے۔ اول الذکر زبر کی، ثانی الذکر زیر کی اور آخر الذکر پیش کی تنوین کہلاتی ہے۔

و۔ا۔ی کو حروف علت اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ تلفظ اور بولنے کے وقت ان کی آواز پوری نہیں نکلتی۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو وا یا ی سے پہلے کسی کلمہ کے درمیان واقع ہو تو وہ "و" اپنی آواز کھو بیٹھتا ہے اور محاورہ میں "واو معدولہ" کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ مثلاً خواستن، خوابیدن اور خویش۔

شمار کے حروف۔ تینتیس میں سے ۲۸ حروف تہجی ان آٹھ لفظوں میں جمع ہیں:-

ابجد، ھوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت ثخذ، ضظغ۔ یہ حروف شمار کے لئے آتے ہیں۔ ان میں سے

پہلے نو حروف یعنی ا سے لیکر ط تک اکائیوں کے لئے
ی سے لیکر ص تک دہائیوں کے لئے۔ اور ق سے لیکر ظ
تک سینکڑوں کے لئے۔ اور باقی ماندہ حرف "غ" ایک ہزار
کے لئے ہے۔ ان حروف کے باہم ترکیب دینے سے آپ
جونسا عدد چاہیں مراد لے سکتے ہیں۔ مثلاً آپ سترہ کا عدد
مراد لینا چاہیں تو "یز" کہیں گے۔ اور اکیس کے لئے "کا"۔
یہ وجہ ہے کہ یہ حروف اہل فارس کے یہاں کسی انسان کا
تاریخی نام رکھنے، کسی کی تاریخ وفات نکالنے اور یا کسی تاریخی
واقعہ کو متعین کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور اصطلاح میں "حروف
ابجد" کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

حروف شمسی و حروف قمری عربی میں کسی اسم میں
تخصیص پیدا کرنے کے لئے اس پر "ال" زیادہ کر دیتے ہیں
مذکورہ حروف تہجی میں سے بعض حروف ایسے ہیں کہ اگر
ان سے پہلے "ال" آئے تو "ل" کی آواز ظاہر نہیں ہوتی۔
ایسے حروف کو "حروف شمسی" کہتے ہیں۔

ذیل کے چودہ حروف "حروف شمسی" ہیں :-

۱۔ ت۔ مثلاً التّقویم، فارغ التّحصیل۔
۲۔ ث۔ مثلاً الثّبات، ربیع الثّانی۔
۳۔ د۔ مثلاً الدّنیا، ناصر الدّین۔

۴- ذ مثلاً اھل الذکر ، یری الذّمر۔
۵- ر مثلاً عبدُ الرحیم ، سمت الراس۔
۶- ز مثلاً بدیع الزمان ، سریع الزوال۔
۷- س مثلاً السّلام علیکم ، السعادۃ۔
۸- ش مثلاً دار الشفا ، رفیع الشان۔
۹ ص مثلاً دار الصحّت ، علی الصّباح۔
۱۰ ض مثلاً عند الضرورۃ ، الضیاء۔
۱۱ ط مثلاً بالطبع ، الطالع۔
۱۲ ظ مثلاً الظلام ، بحر الظلمات۔
۱۳ ل مثلاً علم اللسان ، ماء اللحم۔
۱۴ ن مثلاً النصیحۃ ، النّور۔

حروف قمری۔ جن حروف کے پہلے "ال" آکر "ل" پڑھا جائے وہ حروف "حروف قمری" کہلاتے ہیں۔ یہ بھی مندرجۂ ذیل چودہ حروف ہیں:۔

۱ ا - مثلاً امیر الامراء ، مابہ الامتیاز۔
۲ ب مثلاً فارغ البال ، خبیث الباطن۔
۳ ج مثلاً صاحب الجمال ، مجمع الجزائر۔
۴ ح مثلاً فعل الحکیم ، فی الحقیقت
۵ خ مثلاً دار الخلافۃ ، عجیب الخلقۃ

۶- ع - مثلاً العرب ، دارالعلوم -
۷- غ - مثلاً عبدالغنی ، صاحب الغرض -
۸- ف - مثلاً ابوالفضل ، عبدالفطر -
۹- ق - مثلاً خادم القوم ، عبدالقدیر -
۱۰- ک - مثلاً علم الکلام ، بالکل -
۱۱- م - مثلاً صاحب المرام ، بیت المقدس -
۱۲- و - مثلاً حب الوطن ، صاحب الوضع -
۱۳- ہ - مثلاً امام الہند ، بوالہوس -
۱۴ ی - مثلاً الیوم ، الیہود -

حروف شمسی اور حروف قمری کی شناخت یہ ہے کہ "ال" کے بعد جو حرفِ مشدّد ہوگا وہ حرف شمسی اور جو غیر مشدّد ہوگا وہ حرف قمری ہوگا - جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے -

اہل قواعد نے حروف شمسی اور حروفِ قمری کی ایک اور شناخت یہ بیان کی ہے کہ جن حروف پر "ال" داخل ہو اور وہاں "ل" پڑھنے میں نہ آئے تو "ل" کے فوراً بعد والا حرف حرف شمسی ہوگا - نہیں تو حرف قمری -

حروفِ تہجّی کے اِن دو بڑے مجموعوں کو حروف شمسی اور حروف قمری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ لفظ "الشمس" میں "ل"

خاموش ہے۔ اس لئے اس کے بعد والے حرف "ش" کی قسم کے تمام حروف جن میں "ل" خاموش رہتا ہے حروف شمسی کہلائے اس کے برعکس لفظ "القمر" میں "ل" تلفظ میں آتا ہے۔ اس لئے "ل" کے بعد والے "ق" کے قسم کے تمام حروف قمری کہلائے۔

حروف متشابہ۔ بعض حروف کی شکلیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ صرف نقطوں کے ذریعہ اُن میں فرق کیا جاتا ہے ایسے حروف کو حروف متشابہ کہتے ہیں۔ مثلاً ب، ت، ث اور ج، ح، خ وغیرہ۔

حروف منقوطہ و غیر منقوطہ۔ جن حروف پر نقطے ہوں اُن کو حروف منقوطہ کہتے ہیں۔ جیسے ب، ج، ذ وغیرہ اور جن حروف پر نقطے نہ ہوں اُن کو حروف غیر منقوطہ یا مہملہ کہتے ہیں۔ جیسے ح، د، ک وغیرہ۔

الف ممدودہ و الف مقصورہ جو الف کھینچکر لمبا پڑھا جائے جیسے آواز اور آرام کا الف، اُسکو الف ممدودہ اور جو الف کھینچکر نہ پڑھا جائے۔ اُس کو الف مقصورہ کہتے ہیں۔ جیسے امام اور اسپ کا الف۔

واؤ معروف اور واؤ مجہول۔ جس واو کے پہلے حرف پر پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جائے جیسے حور، نور،

اُسے واو معروف کہتے ہیں۔ اور جس واؤ کے پہلے حرف پر پیش یا پیش کے علاوہ کوئی اور حرکت ہو اور پیش ہونیکی صورت میں وہ واؤ خوب ظاہر کرکے نہ پڑھا جائے۔ تو اُس واؤ کو "واو مجہول" کہتے ہیں۔ جیسے ہُوش اور غَور وغیرہ۔

یائے معروف اور یائے مجہول۔ جس "ی" سے پہلے حرف پر زیر ہو اور خوب ظاہر کرکے پڑھی جائے۔ اُس "ی" کو یائے معروف کہتے ہیں۔ جیسے پیری اور تجلّی۔ لیکن جس "ی" کے پہلے حرف پر زیر یا زیر کے علاوہ کوئی اور حرکت ہو اور اوّل الذکر صورت میں "ی" خوب ظاہر کرکے نہ پڑھی جائے تو وہ "ی" یائے مجہول کہلائیگی۔ جیسے شیر (حیوان) اور دیر (بت خانہ) وغیرہ۔

تنبیہ:۔ واؤ اور "ی" میں مجہول اور معروف کا فرق ہندوستانی اہل قواعد کا ایجاد کردہ ہے۔ فارسی اہلِ زبان اس فرق کے مطلقاً منکر ہیں۔

ہائے ملفوظی اور ہائے مختفی۔ ہائے ملفوظی وہ "ہ" ہے جو تلفظ میں صاف طور پر بولی جائے۔ جیسے شاہ اور راہ وغیرہ کی "ہ"۔ اس کے مقابلہ میں ہائے مختفی وہ "ہ" ہے جو صاف طور تلفظ میں نہ آئے۔ مثلاً تکمہ اور نغمہ کی "ہ"

حرکت اور سکون کا بیان

حرکات ثلاثہ اور متحرک حرکات ثلاثہ کا ذکر اگرچہ تفصیل سے مختصر حروف علت short vowels کے بیان میں ہو چکا ہے۔ لیکن ہم یہاں تعریف آسان ہونے کی غرض سے دوبارہ ان کا ذکر کرتے ہیں۔

زبر، زیر اور پیش کو قواعد کی زبان میں "حرکت" کہتے ہیں۔ اور ان تینوں حرکات کو "حرکات ثلاثہ" کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر ان میں سے کوئی حرکت ہو اس کو متحرک کہتے ہیں۔ جیسے زَن اور پَد میں زَ اور پَ متحرک ہیں۔

قواعد کی اصطلاح (محاورہ) میں زبر کو فتحہ، زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمہ کہتے ہیں۔ جس حرف پر فتحہ ہو اسکو مفتوح، جس پر کسرہ ہو اس کو مکسور اور جس پر ضمہ ہو اس کو مضموم جیسے رَفتن میں "رَ" مفتوح، حِلم میں حِ مکسور اور گُفتن میں گُ مضموم ہے۔

سکون اور ساکن حرکات ثلاثہ میں سے اگر کسی حرف پر کوئی حرکت نہ ہو تو اُسے سکون (جزم) کہتے ہیں۔ مثلاً گَرْد اور دَفْ میں ر اور ف پر سکون ہے۔ سکون (ْ) والے حرف کو ساکن یا مجزوم کہتے ہیں۔ ساکن اپنے سے پہلے حرف

کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے۔

وقف اور موقوف۔ ایک ساکن کے بعد دوسرے غیر متحرک حرف کا واقع ہونا وقف کہلاتا ہے۔ اور ایسے حرف کو موقوف کہتے ہیں۔ مثلاً رومال میں ا ساکن اور ل موقوف ہے

تشدید اور مشدّد۔ کسی لفظ میں ایک حرف کو دو دفعہ پڑھنا تشدید کہلاتا ہے۔ اور ایسے حرف پر علامت تشدید (ّ) لکھی جاتی ہے۔ جس حرف پر تشدید ہو اُسے مُشدّد کہتے ہیں۔ جیسے معلّم میں ل دو دفعہ پڑھا جاتا ہے اسلئے مشدّد ہے

ادغام۔ دو ہم جنس یا ہم مخرج (منہ کے ایک ہی مقام سے نکلنے والے) حرفوں کو ایک کرکے پڑھنا ادغام کہلاتا ہے۔ شب پر کو شپّرہ اور فررخ کو فرّخ پڑھنا۔

ماقبل وہ حرف ہے جو لفظ میں کسی حرف سے پہلے ہو جیسے ابر میں ا، ب کے ماقبل ہے۔

مابعد۔ وہ حرف ہے جو لفظ میں کسی حرف کے بعد ہو مثلاً روز میں و، ر کا مابعد ہے۔

تخفیف لفظ میں سے کسی حرف کو کم کرنا تخفیف کہلاتا ہے۔ مثلاً جادّہ سے جادہ اور اکنوں سے کنوں۔ جو لفظ باقی رہ جاتا ہے اُسے اصلی لفظ کا مخفّف کہتے ہیں۔

حذف۔ کسی جُملے یا عبارت میں سے کسی لفظ یا چند

الفاظ کو گرا دینے کو کہتے ہیں۔ مثلاً ہند از انگلستان گرم تر یعنی گرم تر (است)، اس میں است محذوف ہے۔

مقدر۔ وہ لفظ یا الفاظ جو عبارت میں نہ ہوں، مگر اُن کے معنی لئے جائیں مثلاً "بنام جہاندار جان آفرین" میں ب سے پہلے "ابتدا میکنم" عبارت مقدر ہے۔

نقل۔ مابعد حرف کی حرکت ماقبل کو دینی۔ جیسے گُل سِتان سے گلستان ۔یا چمن ستان سے چمنستان وغیرہ۔

تحریک۔ حرف ساکن کو متحرک کرنا مثلاً بہارت کو اہل فارس کا بہارات کہنا۔ یہاں ب کے بعد ہ متحرک کردی گئی ہے

قلب۔ اصل لفظ کے حرفوں کی ترتیب کو بدل ڈالنا جیسے کنارہ سے کرانہ اور دریوزہ سے دروبزہ وغیرہ۔

اِبدال۔ لفظ کے ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل لینا مثلاً کاش سے کاج اور غالیچہ سے قالیچہ وغیرہ۔

اِشباع۔ حرکت کو اتنا کھینچنا کہ ضمّہ سے واؤ، فتحہ سے الف اور کسرہ سے ی بن جائے۔ جیسے اُفتادن سے اوفتادن اجار سے آجار اور اِستادن سے ایستادن وغیرہ۔ عام طور پہ یہ صورت نظم میں واقع ہوتی ہے۔

اِمالہ۔ الف کو یائے مجہول سے تبدیل کر کے پڑھنا مثلاً سعدی کے اس مصرعہ میں حساب کو حسیب پڑھا جانا امالہ کی بہترین مثال ہے ع

خداوندِ دیوانِ روزِ حسیب

تفریس - کسی غیر زبان کے لفظ کو فارسی بنا لینا جیسے یورپ سے اورپا - یا عرفی کے اس مصرعہ میں "جھکڑ" کو جکر پڑھنا ۔

آن باد کہ در ہند گر آید جکر آید

جو لفظ فارسی بنایا جائے اُسے مفرّس کہتے ہیں -

تعریب - کسی غیر زبان کے لفظ کو عربی بنا لینا جیسے پیل سے فیل اور ٹیلیفون سے تلفون - جو لفظ عربی بنایا گیا ہو اُسے مُعرّب کہتے ہیں -

مترادف - وہ چند لفظ جو ہم معنی ہوں مثلاً خورشید، آفتاب اور مہر -

مشترک - وہ ایک لفظ جو دو یا دو سے زیادہ معنوں میں استعمال ہو - مثلاً بوم بمعنی اُلّو اور بوم بمعنے زمین وغیرہ -

حروفِ مدّہ ولین - اگر حروفِ علت ایسے طور پر آئیں کہ اُن سے پہلے حرفوں کی حرکات اُن کے موافق ہوں - (یعنی الف سے پہلے فتحہ ، واؤ کے پہلے ضمہ اور یا کے پہلے کسرہ آئے) تو ان کو حروفِ مدّہ کہتے ہیں اور اگر موافق نہ ہوں تو وہ حروف لین کہلائیں گے -

ترخیم - لفظ کے اخیر سے ایک یا چند حرفوں کے حذف کرنے کو کہتے ہیں - جس لفظ میں حذف واقع ہو اُسے اصل

لفظ کا مرخم کہتے ہیں۔ مثلاً دخت اور منص مرخم ہے دختر اور منصور کا۔

مشقی سوالات

۱۔ لمبے اور مختصر حروف علت سے کیا مراد ہے؟

۲۔ فارسی کے حروف تہجی کون سے ہیں؟ حروف مختصّہ فارسی سے کیا مراد ہے؟

۳۔ اہل ایران کے نزدیک شمار کے حروف کونسے ہیں اور اُن کے ذریعہ کسی تاریخی نام یا واقعہ دریافت کرنیکا کیا طریقہ ہے۔ ذیل کے مصرعہ کے اعداد دریافت کرو:۔

از قلبِ جہان نشاط رفتہ

۴۔ حروف قمری اور حروف شمسی سے کیا مراد ہے۔ ہر ایک کی چار چار مثالیں لکھو۔

۵۔ ذیل کی اصطلاحوں کو مثالوں سے واضح کرو:۔

اِمالہ، مترادف، اشباع، مقدّر، مدّولین، مخفّف، مُدغم

حصّہ اوّل

صرف ونحو کے بیان میں

پہلی فصل علم صرف میں

ہم اکثر کہتے ہیں اورفت ، او مے رود ، شما خواہید رفت ، زید روندہ است ، بکر رفتہ است وغیرہ۔ ان فقروں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اِن میں ایک لفظ ایسا ہے جس نے تبدیل ہوکر کئی صورتیں اختیار کرلی ہیں۔ جس علم میں الفاظ کی تبدیلیوں کا طریقہ بیان ہو اُسے "علم صرف" کہتے ہیں اس کا موضوع { MATTER SUBJECT } کلمہ ہے۔ اِس علم کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ انسان صحیح الفاظ لکھے اور بولے

لفظ اور اُس کی قسمیں۔ لغت میں ہر وہ چیز جو انسان کے منہ سے نکلے لفظ کہلاتی ہے۔ لیکن علم صرف کی اصطلاح میں جو چیز از قسم کلمات انسان کی زبان سے نکلے لفظ ہوتا ہے۔ لفظ عموماً بامعنی ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی بے معنی لفظ بھی منہ سے نکل جاتے ہیں۔ مثلاً آب واب ، دَر وَر وغیرہ۔ اِن چار لفظوں میں آب اور دَر بامعنی ہیں اور واب اور وَر

بے معنی۔ اس لئے پہلے دو لفظوں کو کلمہ اور اخیر کے دو لفظوں کو مہمل کہیں گے۔ اہل صرف کی اصطلاح میں کلمہ کے علاوہ بامعنی لفظ کا دوسرا نام "موضوع" بھی ہے۔

تعریف:۔ بامعنی لفظ کو کلمہ یا موضوع اور بے معنی لفظ کو مہمل یعنی ساقط الاعتبار کہتے ہیں۔

کلمے کی اقسام۔ کشمیر در موسم گرما بہ غایت معتدل مے باشد۔ محمود سبق را بہ ہوش بخوان۔ پندِ اُستا درا در بیاض نوشتہ ام۔

اوپر کے جملوں میں کشمیر، موسم، گرما، غایت، معتدل محمود، سبق، ہوش، پند، اُستاد اور بیاض ایسے الفاظ ہیں جو کسی جاندار یا بے جان چیز کے نام ہیں۔ ایسے الفاظ اسم کہلاتے ہیں۔ می باشد، بخوان اور نوشتہ ام ایسے الفاظ ہیں جن میں کام پایا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ فعل کہلاتے ہیں۔

در، بہ اور را ایسے الفاظ ہیں جو نہ کسی کے نام ہیں اور نہ کام کو ظاہر کرتے ہیں۔ بلکہ صرف اسموں اور فعلوں کو آپس میں ملانے کے کام آتے ہیں۔ ایسے الفاظ حرف کہلاتے ہیں۔ اس لئے کلمہ کی تین قسمیں ہوئیں۔ اسم، فعل، حرف۔

تعریف:۔ اسم وہ کلمہ ہے جو بلا تعلق زمانہ نام کو ظاہر کرے مثلاً محمود، مدرسہ، سبق، کشمیر، کتاب، اسپ۔

فعل وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا سہنا مع تعلق زمانہ پایا جائے۔ مثلاً دید (دیکھا)، می بیند (دیکھتا ہے) خواہد دید (دیکھے گا)۔

حرف وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی نہ دے۔ بلکہ اپنے معنی کے لئے اسم یا فعل کا محتاج ہو مثلاً در، از، را، تا، کے وغیرہ۔

سوالات

ذیل کے جملوں میں اسم، فعل اور حرف دریافت کرو:۔

۱۔ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است!

۲۔ بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن۔

۳۔ من تعجّب می کنم کہ شما از گرما شکایت کنید۔

۴۔ نصیحت کن مرا چندانکہ خواہی ٭ کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی

۵۔ سیب کشمیر بسیار لذیذ و خوش ذائقہ مے باشد۔

۶۔ کتاب را بر میز بگذار۔

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسمیں:۔

۱۔ خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است۔

۲۔ برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر۔

۳۔ نشستن و بیہودہ حرف زدن کار خردمندان نیست

۴۔ چہ داند مردم کہ در جامہ کیست ٭ نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

دیکھو اوپر کی مثالوں میں خوردن، زیستن، ذکر کردن، نہادن اور نشستن ایسے اسم ہیں جن سے کسی کام کا کرنا یا ہونا بلا تعلق زمانہ سمجھ میں آتا ہے۔ اور یہ ایسے اسم ہیں جو خود تو کسی دوسرے اسم سے نہیں بنے ہیں۔ البتہ ان سے کئی اور الفاظ بنائے جا سکتے ہیں۔ جیسے خوردن سے خورندہ، خورش، خوراک، خوردہ نشستن سے نشیبندہ اور نشستہ وغیرہ۔

ایسے الفاظ جو خود تو کسی سے نہ نکلیں۔ لیکن مقررہ قاعدوں کے مطابق اُن سے بہت سے الفاظ نکالے جا سکیں، اہل قواعد کے محاورہ میں مصادر کہلاتے ہیں۔ اور جو اسم ان مصادر سے نکلیں مثلاً خورندہ اور نشیبندہ وغیرہ وہ مشتق کہلاتے ہیں۔

اسی طرح اوپر کی مثالوں میں سنگ، زر، بیہودہ، کار اور خردمنداں (جمع خردمند) ایسے الفاظ ہیں جو نہ تو خود کسی سے نکلے ہیں اور نا ہی اُن سے کوئی اور کلمہ نکل سکتا ہے اِس قسم کے الفاظ قواعد کی رو سے اسمِ جامد کہلاتے ہیں۔

اس لئے معلوم ہوا کہ بنیادی بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ مصدر، مشتق اور جامد۔

تعریف:- مصدر وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ نکلا ہو البتہ اُس سے بہت سے کلمے نکل سکتے ہوں۔ اُس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا بلا تعلق زمانہ سمجھ میں آئے مثلاً آوردن دلانا،

آمرزیدن (بخشنا) آمدن (آنا) ۔ فارسی زبان میں مصدر کی علامت اخیر میں دَنْ یا تَنْ ہے ۔ ماسوائے گردن، آبستن (حاملہ) کرگدن (گینڈا) اور تہمتن (رستم) کے کہ یہاں دَنْ اور تَنْ مصدر کی علامت نہیں ہیں ۔ فارسی مصدر کی دوسری پہچان یہ ہے کہ اُس کا اردو ترجمہ اردو مصدر کے ساتھ کیا جاتا ہے ۔ مثلاً رفتن (جانا)

۲ ۔ مشتق ۔ وہ کلمہ ہے جو قاعدہ اور قانون کے بموجب مصدر سے نکلے ۔ جیسے روندہ (چلنے والا) رفتن سے اور پسندیدہ (پسند کیا ہوا) پسندیدن سے ۔

۳ ۔ جامد ۔ وہ اسم ہے جو خشک ہو اور اپنے معنی کی طرح نہ کسی کلمہ سے نکلا ہو اور نا ہی اُس سے کوئی کلمہ نکلے مثلاً کتاب، صندلی (کرسی)، اسپ (گھوڑا) اور درخت وغیرہ ۔

پہلی بحث مصدر میں

(۱) آمدن ، رفتن ، گفتن ، لغزیدن ، خفتن ،

(۲) رقصیدن ، چریدن ، طلبیدن ، پسندیدن ۔

(۳) پُر کردن ، طلب نمودن ، حرف زدن ، خجل کردن ۔

اوپر لکھے ہوئے تین قسم کے مصادر پر غور کرو ۔ ان میں پہلی قسم اُن مصادر کی ہے جو ابتداءً مصدری معنی کے لئے وضع کئے

گئے ہیں۔ ایسے مصدروں کو مصدر اصلی یا مصدر مفرد کہتے ہیں۔ دوسری قسم کے مصدر عربی اور فارسی ناموں رقص، طلب، چر اور پسند سے بنائے گئے ہیں۔ اسی طرح تیسری قسم کے مصدر اصلی مصدروں کے پہلے لفظ پُر، طلب، حرف اور خجل زیادہ کرکے بنائے گئے ہیں۔ اِن آخری دو قسم کے مصدروں کو مصدر جعلی کہتے ہیں۔ البتہ تیسری قسم کے مصدر پہلی قسم کے مصدروں کے مقابلہ میں "مصدر مرکب" بھی کہلاتے ہیں۔

مرکب مصادر بنانے کے دو قاعدے ہیں:-

ا۔ اصلی مصدروں کے پہلے حروف کی زیادتی سے مثلاً برخوردن (فائدہ اٹھانا)، درباختن (ہارنا، کھیلنا) اور باز داشتن (روکنا)۔

ب۔ اصلی مصدروں کے پہلے اسم زیادہ کرکے مثلاً بلع نمودن (نگلنا)، سخن گفتن (بات کہنا)، بہم برآمدن (غصہ ہونا)

مصدر کی ایک اور تقسیم

(کھانا)، (آنا)، (کہنا)، (سونا)

۱۔ خوردن، آمدن، گفتن، خفتن۔

(کھلانا)، (لانا)، (کہلانا)، (سُلانا)

۲۔ خورانیدن، آوردن، گویانیدن، خپسانیدن۔

اوپر کی مثالوں میں دو قسم کے مصدر ہیں۔ ایک وہ کہ جو کام کے

ہونے یا سہنے کو صرف ایک ذات تک محدود کرتے ہیں۔ دوسرے وہ کہ جو ایک ذات سے نکل کر دوسرے شخص تک بھی کام کو پہنچاتے ہیں۔ اِن میں سے پہلی قسم اُن مصدروں کی ہے جو کام کے ہونے اور سہنے کو صرف ایک ذات سے محدود رکھتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مصدر مصدرِ لازم کہلاتے ہیں۔ دوسری قسم اُن مصادر کی ہے جو کام کا ہونا یا سہنا ایک ذات سے نکلوا کر دوسری ذات تک پہنچاتے ہیں۔ ایسے مصادر مصادر متعدی کہلاتے ہیں۔

تعریف۔ مصدر لازم وہ مصدر ہے جو کام کا ہونا یا سہنا صرف ایک شخص کے ساتھ وابستہ ثابت کرے۔ مثلاً خوردن (خود کھانا)۔

مصدر متعدی وہ مصدر ہے جس میں کام کے ہونے یا سہنے میں دوسرا شخص بھی شریک ہو مثلاً خورانیدن (دوسروں کو کھلانا)۔

مصدر لازم اور مصدر متعدی کی عام دو پہچانیں ہیں:۔

(۱) مصدر لازم سے فعل لازم اور مصدر متعدّی سے فعل متعدّی نکلتا ہے۔

(۲) مصدر لازم سے ہمیشہ فعل متعدی بنتا ہے۔ اِس طرح کہ مصدر کی علامت (ن) سے پہلے حرف (نی) زیادہ کر دیا جائے مثلاً گفتن (کہنا) سے گویانیدن (کہلانا)

ذیل میں ہم فارسی کے اضافۂ معلومات اور اِس خیال سے کہ فارسی دانی کیلئے اہم چیز زیادہ سے زیادہ فارسی مصادر کا یاد رکھنا ہے، فارسی مصادر کی ایک خاص تعداد مع امر، مضارع اور حاصِل مصدر کے درجِ ذیل کرتے ہیں۔

مصادر مفرد

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
آختن یا آہیختن	تلوار کھینچنا	آہیزد	آہیز	
آزُردن	ستانا	آزُرَد	آزار	آزردگی
آسودن	آرام کرنا	آساید	آسائے	آسائش
آشفتن	پریشان کرنا	آشوبد	آشوب	آشفتگی
آغازیدن	شروع کرنا	آغازد	آغاز	آغاز
آغالیدن	جوش دلانا	آغالد	آغال	آغال
آغشتن	بھرنا	آغاشد	آلائے	.
افزودن	بڑھانا	افزاید	افزا	افزائش
آفریدن	پیدا کرنا	آفریند	آفرین	آفرینش
افشردن	نچوڑنا	افشرد	افشر	افشار یا افشردگی
آگاہیدن	واقف کرنا	آگاہد	آگاہ	آگاہی
آگندن	بھرنا	آگند	آگند	

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
آلودن	لتھڑنا	آلاید	آلائے	آلودگی یا آلائش
آمدن	آنا	آید	آ	آمد
آموختن	سیکھنا	آموزد	آموز	
آمیختن	مِلانا	آمیزد	آمیز	آمیزش
آمرزیدن	بخشنا	آمرزد	آمرز	آمرزش
آمودن	بھرنا، سنوارنا	آموید	آمود	
انداختن	ڈالنا، پھینکنا	اندازد	انداز	انداز
اندوختن	جمع کرنا	اندوزد	اندوز	اندوختگی
اندیشیدن	سوچنا	اندیشد	اندیش	اندیشہ
انگیختن	اُبھارنا	انگیزد	انگیز	انگیخت
انگاشتن	جاننا	انگارد	انگار	انگار
آویختن	لٹکنا، لٹکانا	آویزد	آویز	آویزش
آهیختن	تلوار سونتنا	آهیزد	آهیز	آهیخت
ارزیدن	سَستا کرنا	ارزد	ارز	ارزش
آرامیدن	آرام کرنا یا پانا	آرامد	آرام	آرام
آراستن، آرائیدن	سجانا	آراید	آرا	آرائش
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغد	آروغ	آروغ
آماسیدن	سوجنا	آماسد	آماس	آماسیدگی

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
آوردن	لانا	آورد	آور	آورد
افتادن	گرنا پڑنا	افتد	اُفت	افتادگی
افگندن	پھینکنا	افگند	افگن	افگندگی
آزمودن	آزمانا	آزماید	آزما	آزمائش
ایستادن	کھڑا ہونا	ایستد	ایست	ایستادگی
اُستردن	مونڈنا، صاف کرنا	اُسترد	اُستر	استردگی
آشامیدن	پینا	آشامد	آشام	آشام
افراختن : افراشتن	بلند کرنا	افرازد	افراز	افراختگی
افروختن	روشن کرنا	افروزد	افروز	افروزش
انباشتن	پاٹنا	انبارد	انبار	انباشتگی
اندودن	ملمّع کرنا	انداید	اندائے	اندودگی
انجامیدن	انجام پانا، ختم ہونا	انجامد	انجام	انجام
افسردن	ٹھٹھرنا	افسرد	افسُر	افسردگی

(ب)

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
باختن	ہارنا۔ کھیلنا	بازد	باز	بازی
باریدن	برسنا	بارد	بار	باریدگی، بارش، باراں
بافتن	بُننا	بافد	باف	بافندگی
بالیدن	بڑھنا	بالد	بال	بالیدگی

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
بایستن	چاہنا، لائق ہونا	باید	بائے	۔
برخوردن	نفع اٹھانا	برخورد	برخور	۔
برداشتن	اُٹھانا	بردارد	بردار	برداشت
بردن	لے جانا	برد	بر	۔
بخشودن، بخشیدن	بخشنا	بخشد یا بخشاید	بخش	بخشائش
برشتن	بھوننا	برشتد	برشت	بریانی
برآمدن	نکلنا	برآمد	برآ	برآمدگی
برخاستن	اُٹھنا، اُٹھانا	برخیزد	برخیز	برخاستگی
برگشتن	لوٹنا، پھر جانا	برگردد	برگرد	برگشتگی
بُریدن	کاٹنا	بُرد	بُر	بُریدگی
بستن	باندھنا	بندد	بند	بندش
بودن	ہونا، رہنا	بُوَد، باشد	باش	۔
بوسیدن	چومنا	بوسد	بوس	۔
بوئیدن	سونگھنا	بوید	بوئے	بُو
بیختن	چھاننا	بیزد	بیز	بیخت

(پ)

پاشیدن	چھڑکنا	پاشد	پاش	۔
پائیدن	ٹھہرنا	پاید	پائے	پائیدگی

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
پالودن	صاف کرنا	پالاید	پالائے	پالودگی
پختن	پکانا	پزد	پز	پختگی و پز
پرستیدن	پوجنا	پرستد	پرست	پرستش
پرسیدن	پوچھنا	پرسد	پرس	پرسش
پروردن	پالنا	پرورد	پرور	پرورش
پریدن	اڑنا	پرد	پر	پرواز
پژوہیدن	ڈھونڈنا	پژوہد	پژوہ	پژوہش
پژمردن	کمھلانا	پژمرد	پژمر	پژمردگی
پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرد	پذیر	پذیرش
پسندیدن	پسند کرنا	پسندد	پسند	پسندیدگی
پوشیدن	پہننا	پوشد	پوش	پوشش
پنداشتن	خیال کرنا	پندارد	پندار	پندار
پیوستن	ملنا	پیوندد	پیوند	پیوندگی
پیمودن	ناپنا	پیماید	پیمائے	پیمائش
پیچیدن	لپٹنا، لپیٹنا	پیچد	پیچ	پیچ، پیچش
پیراستن	کاٹنا، سنوارنا	پیراید	پیرائے	پیرائش

(ت)

تابیدن	مروڑنا، چمکنا	تابد	تاب	تابش

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
تاختن	سرپٹ دوڑنا	تازد	تاز	
تازیدن	دوڑنا	تازد	تاز	تاخت وتاراج
تافتن	چمکنا	تابد	تاب	تاب
تپیدن	تڑپنا، گرم ہونا	تپد	تپ	تپش
ترسیدن	ڈرنا	ترسد	ترس	ترس
ترسانیدن	ڈرانا	ترسد	ترسان	ترس
تراشیدن	چھیلنا، کاٹنا	تراشد	تراش	تراش
تراویدن	ٹپکنا	تراود	تراو	تراوش
تفسیدن	گرم ہونا	تفسد	تفس	تفسیدگی
ترقیدن یا ترکیدن	پھٹنا	ترقد	ترق	ترقیدگی
تکاندن یا تکانیدن	جھاڑنا	تکاند	تکان	تکان
توانستن	طاقت رکھنا، سکنا	تواند	توان	توانائی

(ج)

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
جائیدن	چبانا	جاید	جاو	
جستن	کودنا	جہد	جہ	
جُستن	ڈھونڈنا، تلاش کرنا	جوید	جوئے	جستجو
جُنبیدن	ہلنا	جنبد	جنب	جُنبش
جُنبانیدن	ہلانا	جنباند	جنب	جنبش

جوشیدن	جوش کھانا، اُبلنا	جوشد	جوش	جوش، جوشیدن
جنگیدن	لڑنا جھگڑنا	جنگد	جنگ	جنگ
جوئیدن	تلاش کرنا	جوید	جوے	جوئیدگی
جہانیدن	کدوانا	جہاند	جہان	جہاں
		(چ)		
چاویدن	چیخنا	چاود	چاؤ	چاوش
چریدن	چرنا	چرد	چرے	
چرانیدن	چرانا	چراند	چراں	
چسپیدن	چمٹنا	چسپد	چسپ	چسپیدگی
چشیدن	چکھنا	چشد	چش	چاشنی
چکیدن	ٹپکنا	چکد	چک	چکش
چمیدن	ناز سے ٹہلنا	چمد	چم	چمش
چلیدن	چلنا	چلد	چل	
چیدن	چننا، چگنا	چیند	چین	
		(خ)		
خاریدن	کھجلانا	خارد	خار	خارش
خاستن	اُٹھنا	خیزد	خیز	خیزش
خارانیدن	کھجلوانا	خاراند	خاراں	خارش
خریدن	خریدنا، مول لینا	خرد	خر	خرید

خرامیدن	ٹہلنا، نازسے چلنا	خرامد	خرام	خرام
خستن	زخمی ہونا	خستد	خست	خستگی
خاذن، خایندن	دانتوں میں ڈاڑہی کا چپانا	خبساند	خسان	
خفتن	سونا	خسپد، خوابد	خواب	خواب
خراشیدن	چھیلنا	خراشد	خراش	خراش
خروشیدن	شور مچانا	خروشد	خروش	خروش
خزیدن	گھُسنا	خزد	خز	
خلیدن	چُبھنا	خلد	خل	خلش
خمیدن	جُھکنا	خمد	خم	خم، خمیدگی
خندیدن	ہنسنا	خندد	خند	خنده
خندانیدن	ہنسانا	خنداند	خندان	خندیدگی
خوابیدن	سونا	خوابد	خواب	خواب
خوابانیدن	سُلانا	خواباند	خوابان	خواب
خواستن	چاہنا	خواہد	خواه	خواہش
		(د)		
دادن	دینا	دہد	ده	داد و دہش
داشتن	رکھنا	دارد	دار	داشت
دانستن	جاننا	داند	دان	دانائی، دانست، دانش

درخشیدن	چمکنا	درخشد	درخش	درخشندگی
درودن	کاٹنا	درود	درو	
دریدن	چیرنا، پھاڑنا	درد	در	دریدگی
دزدیدن	چرانا	دزدد	دُزد	دزدی
دمیدن	اُگنا	دمد	دم	دمیدگی
دویدن	دوڑنا	دود	دو	دوش
دیدن	دیکھنا	بیند	بین	بینش، بینائی
دوشیدن	دوہنا	دوشد	دوش	دوش
دریافتن	معلوم کرنا	دریابد	دریاب	دریافت
دوختن	سینا	دوزد	دوز	دوختگی

(ر)

راندن	ہانکنا، چلانا	راند	ران	
رخشیدن	چمکنا	رخشد	رخش	رخشندگی
رُستن	اُگنا	روید	روئے	روئیدگی
رَستن	چھوٹنا، رہائی پانا	رہد	رہ	رہائی، رستگاری
رسیدن	پہنچنا	رسد	رَس	رسائی
رِشتن یا رِیستن	کاتنا	ریسد	ریس	
رُفتن، رُوبیدن	صفائی کرنا، جھاڑو دینا	روبد	روب	روب

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
رفتن	جانا	رود	رو	روش، رفتار، روند
رمیدن	بھاگنا	رمد	رم	رم - رمیدگی
رمانیدن	بھگانا، ڈرانا	رماند	رمان	
ربودن	لے بھاگنا	رباید	ربا	ربودگی
ریختن	گرانا، پھینکنا	ریزد	ریز	ریزش
رنجیدن	آزردہ ہونا	رنجد	رنج	رنج، رنجش
رقصیدن	ناچنا	رقصد	رقص	رقص
(ز)				
زادن	جننا	زاید	زا	زائیدگی
زائیدن	جنانا	زاید	زائے	؍؍
زاریدن	رونا	زارد	زار	زاری
زدودن	صیقل کرنا، چمکانا	زداید	زُدائے	زدائش
زیبیدن	زیب دینا	زیبد	زیب	زیب، زیبائش
زیستن	زندہ	زید	زی	زیست، زندگی
(ژ)				
ژولیدن	الجھنا، پریشان ہونا	ژولد	ژول	ژولیدگی
(س)				
سائیدن	گھسنا	ساید	سائے	سائیدگی

ساختن	بنانا، موافقت کرنا	سازد	ساز	سازش
سپردن	سپرد کرنا	سپارد	سپار	سپردگی
سپوختن	بھرنا	سپوزد	سپوز	سپوختگی
ستاندن	لینا	ستاند	ستان	
ستودن	تعریف کرنا	ستاید	ستائے	ستائش
سرشتن	گوندھنا	سرشتد	سریش	سرشت
سرائیدن	گانا	سراید	سرائے	
سرودن	گانا	سراید	سرائے	سرودگی
سفتن	پرونا	سفتد	سنب	سفتگی
سزیدن	لائق ہونا	سزد	سز	سزا
سگالیدن	سوچنا	سگالد	سگال	سگال
سنجیدن	تولنا	سنجد	سنج	سنجیدگی

(ش)

شدن	جانا، ہونا	شود	شو	
شستن	دھونا	شوید	شو	شست و شو، شوئیدگی
شکستن	توڑنا	شکند	شکن	شکست، شکستگی
شکافتن	چیرنا	شکافد	شکاف	شکاف
شگفتن	کھلنا	شگفد	شگفت	شگفتگی
شاشیدن	پیشاب کرنا	شاشد	شاش	شاشدگی

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
شپلیدن	سیٹی بجانا	شپلد	شپل	
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد	شکیب	شکیب
شوریدن	شور کرنا	شورد	شور	شور، شورش
شمردن	گننا	شمارد	شمر	شمار
شمیدن	سونگھنا	شمد	شم	
شنیدن یا شنودن	سننا	شنود	شنو	شنید، شنوائی
شناختن	پہچاننا	شناسد	شناس	شناخت، شناسائی
شیفتن	عاشق ہونا	شیبد	شوب	شیفتگی
شائستن	لائق ہونا	شاید	شائے	شائستگی
شکوہیدن	عظمت جتانا	شکوہد	شکوہ	شکوہ
شکوخیدن	ٹھوکر کھانا	شکوخد	شکوخ	شکوخ
		(ط)		
طلبیدن	مانگنا، بلانا	طلبد	طلب	طلب
طرازیدن	نقش کرنا	طرازد	طراز	طراز
طپیدن	تڑپنا	طپد	طپ	طپش
		(غ)		
غنودن	اونگھنا	غنود	غنو	غنودگی
غارتیدن	غارت کرنا، لوٹنا	غارند	غار	غارت

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
غنجیدن	خوش ہونا	غنجد	غنج	
غلطیدن	لوٹنا	غلطد	غلط	
غرّیدن	غُرّانا	غرّد	غر	غُرّش
(ف)				
فروختن	بیچنا	فروشد	فروش	فروخت
فرمودن	فرمانا	فرماید	فرمائے	فرمائش
فاژیدن	جمائی لینا	فاژد	فاژ	فاژ
فریفتن	فریفتہ ہونا، دھوکہ دینا	فریبد	فریب	فریفتگی، فریب
فشردن	نچوڑنا	فشرد	فشار	فشار
فرسودن	گھسنا	فرساید	فسر	فرسودگی
فہمیدن	سمجھنا	فہمد	فہم	فہم
فرستادن	بھیجنا	فرستد	فرست	فرستادگی
فزودن	زیادہ کرنا	فزاید	فزائے	فزائش
فسردن	ٹھٹھرنا	فسرد	فسر	فسردگی
فشاندن	جھاڑنا، نچوڑنا	فشاند	فشان	فشانی
فراموشیدن	بھلانا	فراموشد	فراموش	فراموش
(ک)				
کِشتن، کاشتن	بونا، کاٹنا	کارد	کار	کاشت

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
کاویدن	کریدنا	کاود	کاو	کاوش
کاہیدن۔ کاستن	گھٹنا، گھٹانا	کاہد	کاہ	کاہش
کُشتن	مار ڈالنا	کشد	کش	کشش
کشادن	کھولنا	کشاید	کشائے	کشادگی
کردن	کرنا	کند	کن	کردگی
کوشیدن	کوشش کرنا	کوشد	کوش	کوشش
کوفتن	کوٹنا	کوبد	کوب	کوفت، کوبیدگی
کشیدن	کھینچنا	کشد	کش	کشش
کندن	کھودنا	کند	کن	

(گ)

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
گشتن، گردیدن	پھرنا، پھرانا	گردد	گرد	گشت، گردش
گرفتن	پکڑنا	گیرد	گیر	گرفت
گریختن	بھاگنا	گریزد	گریز	گریخت
گریستن	رونا	گرید	گریست	گریہ
گرائیدن	رغبت کرنا	گراید	گرائے	گرائش
گرویدن	مائل ہونا	گرود	گرو	گرویدگی
گذاشتن	چھوڑنا	گذارد	گذار	گذارش، گذاشت
گذشتن	گذرنا	گذرد	گذر	گذر

گزاشتن	بسر ہونا	گزرد	گزر	گذاره
گزاردن	ادا کرنا	گزارد	گزار	گزارش
گزیدن	کاٹنا	گزد	گز	گزیدگی
گُزیدن	چننا	گزیند	گزین	گزیدگی
گستردن	بچھانا	گسترد	گستر	گستردگی
گسیختن، گسستن	ٹوٹنا	گسلد	گسل	گُسل
گفتن	کہنا	گوید	گوے	گفتگو، گویائی
گنجیدن	سمانا	گنجد	گنج	گنجائش
گماشتن	مقرر کرنا	گمارد	گمار	
گداختن	پگھلنا، پگھلانا	گدازد	گداز	گداخت

ل

لرزیدن	کانپنا	لرزد	لرز	لرزه، لرزش
لافیدن	شیخی مارنا	لافد	لاف	لاف
لغزیدن	پھسلنا	لغزد	لغز	لغزش
لنگیدن	لنگڑا کر چلنا	لنگد	لنگ	لنگ
لیسیدن	چاٹنا	لیسد	لیس	لیس

(م)

مالیدن	ملنا، سزا دینا	مالد	مال	مالش
ماندن	رہنا	ماند	ماں	ماندگی

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
مانستن	مشابہ ہونا	ماند	مانست	مانائی
مردن	مرنا	میرد	میر	
مکیدن	چوسنا	مکد	مک	
(ن)				
نازیدن	ناز کرنا	نازد	ناز	نازش
نالیدن	رونا	نالد	نال	نالیدگی
نامیدن	نام رکھنا	نامد	نام	
نشاندن	بٹھانا	نشاند	نشان	
نشستن	بیٹھنا	نشیند	نشین	
نکوہیدن	ملامت کرنا	نکوہد	نکوہ	نکوہش
نمودن	دکھانا	نماید	نمائے	نمائش
نوشتن	لکھنا	نویسد	نویس	نوشت
نَوَردیدن	لپٹنا	نوردد	نورد	نورد
نہادن	رکھنا	نہد	نہ	
نہفتن	چھپانا	نہفتد	نہفت	
نگاشتن	لکھنا	نگارد	نگار	نگارش
نوشیدن	پینا	نوشد	نوش	نوش
نیوشیدن	سننا	نیوشد	نیوش	

مصدر	معنی	مضارع	امر	حاصل مصدر
نواختن	نوازنا، مہربانی کرنا	نوازد	نواز	نوازش
نگریستن	دیکھنا	نگرد	نگر	نگران
(و)				
ورزیدن	اختیار کرنا، مشق کرنا	ورزد	ورز	ورزش
وزیدن	ہوا کا چلنا	وزد	وز	وزش
ورغلانیدن	بہکانا	ورغلاند	ورغلان	
(ہ)				
ہراسیدن	ڈرانا	ہراسد	ہراس	ہراس
ہشتن، ہلیدن	چھوڑ دینا	ہشتد	ہل	
(ی)				
یازیدن	خواہش کرنا	یازد	یاز	یازش
یارستن	طاقت رکھنا، سکنا	یارد	یار	یاری
یافتن	پانا	یابد	یاب	یافت
یالیدن	مغرور ہونا	یالد	یال	

مصادرِ مرکّب

(الف)

مصدر	معنی	مصدر	معنی
آب شدن	شرمندہ ہونا	آبلہ کوفتن	ٹیکہ لگانا

مصدر	معنی	مصدر	معنی
آتش پاشیدن	آگ بگولا ہونا	احرام بستن	نیّت کرنا
از بر کردن	یاد کرنا	از کار رفتن	بیکار ہونا
استنطاق کردن	جرح کرنا	اشک فروشدن	ضبط کرنا
از عہدہ برآمدن	قرض ادا کرنا	انگشت خائیدن	افسوس کرنا

(ب)

باغ سبز نمودن	دھوکہ دینا	بجان آمدن	تنگ آنا
بہم برآمدن	غصّہ ہونا	بحل کردن	معاف کرنا
بر طاق نہادن	بھول جانا	بپایان کردن	انجام تک پہنچانا
بینی افشاندن	ناک صاف کرنا	بدست آوردن	حاصل کرنا
بازی خوردن	فریب کھانا	بروز سیاہ نشاندن	برباد کرنا
بیدست و پا شدن	حیران ہونا	بروز دادن	ظاہر کرنا

(پ)

پا دراز کشیدن	لیٹنا	پاسوختن	ناچنا
پیشواز کردن	استقبال کرنا	پہلو تہی کردن	کنارہ کرنا
پشت پا زدن	ٹھوکر مارنا	پہلو سائیدن	ہمسری کرنا
از پا نشستن	معذور ہونا، بیٹھنا		

(ت)

تفنگ انداختن	بندوق چلانا	تن در دادن	تیار ہو جانا

مصدر	معنی	مصدر	معنی
تکیہ زدن	بھروسہ کرنا	تپ گرفتن	بخار آنا
(ج)			
جلو گرفتن	سامنا روکنا	جفنگ گفتن	بکنا
جاروب کردن	جھاڑو دینا	جذبۂ روحانی کردن	مسمریزم کرنا
(چ)			
چاپ کردن	چھاپنا	چادر زدن	خیمہ لگانا
چشم داشتن	امید رکھنا	چرب نمودن	تر کرنا
چراغ پا شدن	گھوڑے کا بدکنا	چاشنی گرفتن	نمک چکھنا
چشم براہ شدن	انتظار کرنا	چشم نمودن	گھورنا
چشم زخم خوردن	نظر بد لگنا		
(ح)			
حرف زدن	باتیں کرنا	حالی کردن	آگاہ کرنا
حدس زدن	اندازہ لگانا	حبس کردن	قید کرنا
(خ)			
خفہ کردن	گلا گھونٹنا	خط کشیدن	برطرف کرنا
خیر باد گفتن	الوداع کہنا	خوردہ کردن	توڑنا، بھنانا
خط برآب کشیدن	فضول کام کرنا		
(د)			

مصادر	معنی	مصادر	معنی
دست زدن	تالی بجانا	دست پاچہ شدن	گھبرا جانا
دم بستن، دم گرفتن	چپ ہو جانا	در بر کردن	پہننا
دل دادن	حوصلہ دینا	دست بر آوردن	دعا کرنا
دل باختن	ہمت ہارنا	دست و گریباں شدن	لڑائی کرنا
دوچار شدن	ملنا	دم در کشیدن	چپ ہو جانا
در بر کشیدن	بغلگیر ہونا	در آب و آتش بودن	مصیبت میں پڑنا
دست شستن	ناامید ہونا	دماغ بیہودہ پختن	خیالی پلاؤ پکانا
دف زدن	بھیک مانگنا	در ساختن	موافقت کرنا

(ر)

راہ زدن	ڈاکہ مارنا	رخت بستن	سفر کرنا
رخت کندن	کپڑے اتارنا	راہ افتادن	چل پڑنا
روغن کشیدن	تیل نکالنا		

(ز)

زبان دادن	وعدہ کرنا	زنگ زدن	گھنٹی بجانا
زرنگی کردن	چالاکی کرنا	زہ نمودن	چلّا چڑھانا
زور کردن	کشتی کرنا	زبان گرفتہ شدن	ہکلانا

(ژ)

ژاژ خائیدن	بکواس کرنا		

(س)

سکندری خوردن	ٹھوکر کھانا	سفط گفتن	بُرا بھلا کہنا
سرفہ کردن	کھانسنا	سیماب شدن	بے چین ہونا
سنگ در دہان انداختن	چپ رہنا	سر دادن	چھوڑنا
سپر انداختن	ہار ماننا	سر بر خط نہادن	ہار ماننا
سرگوشی کردن	کاناپھوسی کرنا		

(ش)

شانہ زدن	کنگھی کرنا	شنا کردن	پیرنا
شلنگ زدن	چھلانگ مارنا	شیشہ بر سر بازار شکستن	بھانڈا پھوڑنا
شنقار شدن	مرجانا	شبخون زدن	چھاپہ مارنا
شیلان کشیدن	دعوت کرنا	شیر و شکر شدن	ایک ہو جانا

(ص)

صفر کردن	خالی کرنا	صحبت کردن	گفتگو کرنا
صدا کردن	بُلانا		

(ط)

طرح انداختن دریختن	بنیاد رکھنا	طرف گرفتن	حمایت کرنا
طرف بستن	فائدہ اٹھانا	طی نمودن	نہایت کو پہنچانا

(ع)

عطسہ کشیدن	چھینکنا	عرض داشتن	پیش کرنا

مصدر	معنی	مصدر	معنی
عرق خوردن	شراب پینا	عرق کردن	شرمندہ ہونا
	(غ)		
غرچہ کردن	دانت نکالنا	غلطک زدن	کروٹ بدلنا
غطیطہ کردن	خرّاٹے مارنا	غلیان کشیدن	حقہ پینا
	(ف)		
فش فش کردن	خوشامد کرنا	فک کردن	ٹکٹکی سے باندھنا
فین کردن	ناک صاف کرنا	فشار دادن	سونپ دینا
	(ق)		
قلم در کشیدن	کاٹ دینا	قفا خوردن	مکّے کھانا
قالب تہی کردن	فوت ہوجانا	قاطی کردن	ملانا
	(ک)		
کوک زدن	چابی دینا	کف زدن	تالی بجانا
کلاہ بہ آسمان انداختن	خوش ہونا	کشیک کشیدن	پہرہ دینا
	(گ)		
گوش دادن	سُننا	گول خوردن	دھوکہ کھانا
گوئے بردن	سبقت لے جانا	گرہ بستن	شرط لگانا
گردن زدن	قتل کرنا		
	(ل)		

مصدر	معنی	مصدر	معنی
لند لند کردن	بڑ بڑانا	لباس رسمی در بر کردن	درباری لباس پہننا
لکنت کردن	ہکلانا	لخت کردن	لوٹنا
(م)			
ماچ گرفتن	بوسہ لینا	میان بستن	کمر باندھنا
میل کشیدن	اندھا کرنا	معرفی کردن	روشناسی کرانا
مزاح کردن	ٹھٹھا کرنا	معانقہ کردن	گلے ملنا
مسامحہ نمودن	لیت ولعل کرنا		
(ن)			
نفس کشیدن	سانس لینا	نقل مجلس شدن	مشہور ہونا
نامزد کردن	منگنی کرنا	میل فرمودن	کھانا
نم نم باریدن	پھوار برسنا		
(و)			
واکردن	کھولنا	وارد شدن	آنا
وز وز کردن	مکھیوں کا بھنبھنانا	ورقہ بانک زدن	نوٹ بھنانا
وسمہ برابروئے کور گذاشتن	مشکل کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا	ولیمہ دادن	ضیافت دینا
(ہ)			
ہم سنگ شدن	برابر ہونا	ہیزم تر فروختن	منکر ہونا

معنی	مصدر	معنی	مصدر
ہرّا کرنا	ہورا کشیدن	شریک ہونا	ہم دست شدن

(ی)

کرامات دکھانا	ید بیضا نمودن	حملہ کرنا	یلغار نمودن
پو بہ چلنا	یورتمہ رفتن	دُلکی چال چلنا	یورغہ رفتن
چھپ جانا	یوسفی کردن	مدد کرنا	یاری کردن

عربی مصادر

فارسی میں عربی مصادر بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ ذیل میں طلباء کی واقفیت کے لئے ان کی شناخت کے چند اوزان بیان کئے جاتے ہیں:۔

مصادر مجرّد

۱۔ فَعْل جیسے قَوْل، ضرب، فتح، عرض، فرض، حصر، کشف اور بحث۔

۲۔ فِعْل جیسے علم، صدق، عجز، فکر، حرز، حلم، کبر، صرف۔

۳۔ فُعُول جیسے قبول، نزول، حلول، عدول، ظہور، سرور، عبور، مرور۔

۴۔ فَعَالَت جیسے عدالت، کرامت، خسارت، جنابت،

عداوت، خجالت، بصارت،

۵- فِعالَت جیسے حقارت، امامت، عبادت، ثقافت، انابت، عمارت۔

۶- فَعلَت جیسے حرکت، برکت، دعوت۔

۷- فُعلَت جیسے نُصرت، فرقت، فُرصت، ندرت، نزہت، کلفت، وُصلت۔

۸- فَعلَت جیسے حشمت، غفلت، بسطت، فرحت، جودت، بہجت، صنعت۔

۹- فِعلَت جیسے نعمت، نقمت، نسبت، حِرفت، بدعت

۱۰- فَعیلہ جیسے وسیلہ، شریفہ، حمیدہ۔

۱۱- فِعال جیسے خلاف، وفاق، نظام، کتاب۔

۱۲- فُعلان جیسے غُفران، خُسران، طغیان، نقصان۔

۱۳- فِعلان جیسے عِصیان، عرفان،

مصادر مزید فیہ

۱- اِفعال جیسے اِحسان، اسلام، انصاف، افراط، ایقان، الہام، اصرار، امداد، ادراک، ادبار، امساک، اصلاح، الزام، انعام، اکرام، انکار، اقرار وغیرہ۔

۲- تَفعیل جیسے ترکیب، تذکیر، تانیث، تحقیر، تذلیل،

تصدیق، تعظیم، تکریم، تنظیم، تمہید، تقریر، تحریر، تصویر
تعطیل، تصنیف، تالیف وغیرہ۔

۳۔ تفعُّل جیسے تصوّر، تفکّر، تدبّر، تنزل، تغیر، تبدّل،
تقدّس، تبسم، توسل، تکبر، تحمل، تشدد، تعصّب،
تلفظ، تجرد، تموّج وغیرہ۔

۴۔ تفَاعُل جیسے تناسُب، تجاہل، تفاخر، تغافل، تصادم
تجاوُز، تناقض، تخاطب، تماثل، تفاوت، تعاون،
تنازع وغیرہ

۵۔ اِفتعال۔ جیسے افتخار، ابتدا، انتما، اقتضا، اجتناب
احتراز، امتیاز، ارتکاب، اجتہاد، احتمال، اشتغال،
اعتماد وغیرہ۔

۶۔ اِنفعال۔ جیسے انہماک، اندراج، انہدام، انبساط، انقلاب
انکشاف، انحصار، انتظار، انکسار، انحراف، انفصال،
انقسام وغیرہ۔

۷۔ اِستِفعال۔ جیسے استقلال، استعمال، استعمار، استغفار،
استدلال، استفہام، استغناء، استحقاق، استمداد، استحسان
استدعا وغیرہ۔

۸۔ مُفاعلۃ۔ جیسے مجادلہ، مباحثہ، مناظرہ، مقابلہ، مشاعرہ
مطالعہ، مکالمہ، موازنہ، محاسبہ، مجاہدہ، مناقشہ، [illegible]

محاورہ، مقاتلہ۔ مشابہت، مدافعت، مماثلت، ملازمت، مصالحت، مخالفت، موافقت، محافظت، مشاورت، مسافرت، منافرت، مفارقت وغیرہ۔

مادہ دریافت کرنیکا طریقہ

جاننا چاہئیے کہ عربی زبان میں ہر ایک مصدر کی اصل تین حرفی ہے۔ لیکن اہل زبان نے اپنی زبان کو وسعت دینے کی غرض سے اپنی تینوں حرفوں میں نئے نئے معنی پیدا کرنے کی غرض سے ان میں مزید الفاظ کا بعینہ اس طرح اضافہ کردیا ہے جیسے انگریزوں نے لفظ slave (غلام) اور Lage میں بالترتیب Enslave (غلام بنانا) اور Emlarge (بڑا کرنا) میں کیا ہے۔ اِس بناء پر اگر کسی مصدر کے اصلی حروف دریافت کرنا ہوں تو ف، ع، ل کے مقابلہ میں جو حروف ہوں گے تو وہ لفظ اُس مصدر کا مادہ یا Root ہوگا۔ مثلاً آپکو لفظ "مناظرہ" کا مادہ دریافت کرنا ہو تو اُس کا طریقہ یہ ہے کہ حروف ن، ظ اور ر کو ف، ع اور ل کے بالمقابل رکھو۔ ایسا کرنے سے ظاہر ہے لفظ نظر نکلیگا اور یہی مصدر "مناظرہ" کی اصل ہے۔

سوالات

۱- ذیل کی مثالوں میں مصدر، مشتق اور جامد متعین کیجئے:-

ا- زندگانی درگلو افتاد بیدل چارہ نیست
شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

ب- بخدا کہ واجب آمد زتو احتراز کردن۔

ج- حبِّ دنیا از خدا غافل بُدن + نے قماش و نقرۂ و فرزند و زن

د- دل دوستان آزردن، مرادِ دشمنان برآوردن است

۲- مصدر کی تعریف اور اُس کی عام شناخت بیان کرنے کے بعد اُس کی اقسام لکھئے۔

۳- ذیل کے مصادر میں لازم اور متعدی مصادر تلاش کیجئے:-
جنبانیدن، درخشیدن، دادن، آفریدن، آمرزانیدن، دوانیدن، آراستن، بافتن۔ چمانیدن، نشانیدن، ستودن، ربودن۔

۴- ذیل میں دئے ہوئے مصادر کے حاصل مصدر اور مضارع قلمبند کرو:-
برشتن، پرسیدن، پژمردن، بالیدن، بستن، جنگیدن، آمرزیدن، آمیختن، جُستن، پیراستن، چشیدن، دوشیدن، خواستن، غنودن۔

۵- ذیل کے مصادر کا وزن بتائیے :-
انتقام، قصور، تسلّط، اکرام، تفصیل، تبادل، انضمام، موانست، استعمار، انتقال، عجلت، ثروت-

۶- ذیل کے مصادر کا مادہ لکھئے :-
احسان، ترکیب، تصوّر، تناسب، افتخار، انہماک، مجادلہ

ذیل کے مصادر کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے :-
کوک زدن، آبلہ کوفتن، بینی افشاندن، باد پیمودن، چشم داشتن، چادر زدن، سپر انداختن، حرف زدن، جامہ ترانیدن، پیدا کردن، بہم برآمدن، یلغار نمودن، ژاژ خائیدن، سکندری خوردن، بکار آوردن، فرود آمدن، از کار رفتن، باغ سبز نمودن، سفط گفتن، شاہ اندازی کردن، سرکہ فروختن، طمع نمودن، کمر بستن-

دوسری بحث مشتق میں

۱- احمد آمد (احمد آیا)

۲- بکر ایستادہ است (بکر کھڑا ہے)

۳- اسلم دیروز اینجا آمدہ بود (اسلم کل رات یہاں آیا تھا)

۴- تو بہ کریم گفتگو مے کردی (تو کریم سے گفتگو کرتا تھا)

۵- شاید کہ پلنگ خفتہ باشد (شاید کہ چیتا سویا ہوا ہو)

۶- اگر محمود محنت کردے۔ البتہ کامیاب شدے۔ (اگر محمود محنت کرتا تو یقیناً پاس ہو جاتا)

۷- سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود (برسوں تک اہل نظر لوگوں کی سجدہ گاہ ہوگا)

۸- مردے از غیب بروں آید وکارے بکند (کوئی آدمی غیب سے آتا ہے اور کام کرتا ہے)

(۹) اے ساربان آہستہ رو کارام جانم مے رود (اے اونٹ والے آہستہ چل کیونکہ میرا محبوب جاتا ہے)

۱۰- فکر معقول بکن گلشن بے خار کجا ہست (عقل سے کام کرو بے کانٹوں والا چمن کہاں ہے)

۱۱- از مکافات عمل غافل مشو (عمل کے بدلہ سے غافل مت ہو)

۱۲- سبق ہر روزہ ات یاد بکن (ہر دن کے سبق کو یاد کرو)

۱۳- آفرینندہ ما خداوند تعالیٰ است (ہمارا پیدا کرنے والا خداوند تعالیٰ ہے)

۱۴- خفتہ را خفتہ کے کند بیدار (سوئے ہوئے کو سویا ہوا کب جگاتا ہے)

اوپر کے مثالوں میں آمد (آیا)، ایستادہ ست (کھڑا ہے)، آمدہ بود (آیا تھا)، کردی (تو کرتا تھا)، خفتہ باشد (سویا ہوا ہو) کردے (کیا اچھا ہوتا کہ وہ کرتا)، خواہد بود (ہوگا)، آید (آئے) مے رود (جاتا ہے)، بکن (کر تو)، مشو (مت ہو)، مے کن (کرتا رہ)، آفرینندہ (پیدا کرنے والا) اور خفتہ (سویا ہوا)

ایسے الفاظ ہیں جو بالترتیب آمدن، ایستادن، آمدن، کردن، خفتن، کردن، بودن، آمدن، رفتن، کردن، شدن، کردن، آفریدن اور خفتن سے نکلے ہوئے ہیں۔ قواعد میں ایسے الفاظ کو مشتقات کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں جو افعال اور اسماء مصادر اور امر سے نکلتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

روابطِ شخصی

قبل اس کے کہ فارسی افعال سے مکمل طور پر بحث کی جائے ضروری معلوم ہوا کہ ذیل میں اُن روابط شخصی کا جو تمام افعال کے ساتھ آخیر میں لگی ہوتی ہیں نقشہ پیش کیا جائے۔ یہ روابط شخصی تعداد میں کل چھ ہیں۔ تین واحد کے لئے اور تین جمع کے لئے مثلاً:-

واحد	جمع	صیغہ
ام	ایم	متکلم
ای	اید	مخاطب
است	اند	غایب

وصلِ الفاظ کے موقعہ پر ان تمام روابط کا پہلا حرف یعنی ا سوائے اُن مقامات کے جہاں لفظوں کا آخری حرف ساکن ہو، حذف ہو جاتا ہے اور اُس وقت ان کی شکل یہ رہ جاتی ہے

م، ی، ست، یم، ید، ند۔

Simple preterite رابط شخصی "است" ماضی مطلق
ماضی استمراری Imperfect ماضی بعید ماضی شکیہ
اور ماضی تمنائی میں حذف ہو جاتا ہے۔ مضارع اور حال میں
یہ د سے بدل جاتا ہے۔ گردان کے موقعہ پر اس بات کا بخوبی
پتہ چل سکتا ہے۔ افعال کے علاوہ یہ روابط شخصی "اسماء جامد"
سے بھی ملحق ہوتے ہیں۔ مثلاً ہستی (زندگی، وجود)، شادی
(خوشی) اور دلیری (بہادری)۔ اس وقت اِن الفاظ کی آخری
"ی" ہمیشہ گر جاتی ہے اور اِن کے باقی الفاظ جو بالترتیب
"ہست" "شاد" اور "دلیر" اس طرح شخصی ربط کے ساتھ جوڑے جاتے ہیں:

واحد	جمع	صیغہ
ہستم	ہستیم	متکلم
ہستی	ہستید	مخاطب
ہست	ہستند	غائب
شادم	شادیم	متکلم
شادی	شادید	مخاطب
شاداست	شادند	غائب
دلیرم	دلیریم	متکلم
دلیری	دلیرید	مخاطب
دلیرست	دلیرند	غائب

فعل کا بیان

۱- ماضی مطلق (معروف)

۱- او بازار رفت (وہ بازار گیا)

۲- احمد گفت (احمد نے کہا)

۳- موہن سبق خواند (موہن نے سبق پڑھا)

۴- اسلم پیرہن را درید (اسلم نے کرتہ کو پھاڑا)

ان مثالوں میں رفت (گیا)، گفت (کہا)، خواند (پڑھا) اور درید (پھاڑا) ایسے افعال ہیں جن سے کام کا ہونا یا سہنا گزرے ہوئے زمانہ میں بغیر اس (زمانہ) کی کمی یا زیادتی کے پایا جاتا ہے۔ قواعد کی اصطلاح Terminology میں ایسے افعال ماضی مطلق Simple preterite کہلاتے ہیں

بنانے کا طریقہ ماضی مطلق مصدر Infinitive سے بنتی ہے۔ اس طرح کہ مصدر کا "ن" اخیر سے گرا کر اس کے ماقبل کو ساکن کر دیا جائے۔ مثلاً آمدن سے آمد، رفتن سے رفت وغیرہ ایسا کرنے سے ماضی مطلق کا واحد غائب کا صیغہ بن جائیگا۔ بقیہ صیغوں کے لئے روابط شخصی personal Termination کی علامتیں اس طرح لگائی جائیں:-

صیغہ	جمع	واحد
متکلم	آمدیم	آمدم
مخاطب	آمدید	آمدی
غائب	آمدند	آمد

یہ صورت ماضی مطلق معروف کی ہے۔ معروف وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو یا اُس سے فاعل سمجھا جائے۔ اس کے بالمقابل فعل مجہول Passive Voice وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو یا جس میں فعل کی نسبت بجائے فاعل کے مفعول کی طرف ہو جیسے آوردہ شد (وہ لایا گیا)۔

ماضی مطلق مجہول۔ اس کی اور اس کے بعد آیندہ ذکر کیجانے والی تمام ماضیوں کے مجہول بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد "ہ" لگاکر مصدر "شدن" سے مطلوبہ فعل مع صیغہ بناکر لگا لو۔ مثلاً گفت سے گفتہ شد۔

گردان

صیغہ	جمع	واحد
متکلم	گفتہ شدیم	گفتہ شدم
مخاطب	گفتہ شدید	گفتہ شدی
غائب	گفتہ شدند	گفتہ شد

(نوٹ) یاد رہے کہ تمام فعل مجہول انہیں فعلوں سے آتے جو متعدی ہوں۔ افعال لازم سے فعل مجہول کبھی نہیں بنتا فعل لازم اور فعل متعدی کی بحث "مشتقات" کی بحث کے بعد دیکھئے۔ ماضی مطلق کے پہلے بعض اوقات ب زیادہ کر دیتے ہیں جیسے بگفت، بکرد وغیرہ۔ اور اگر ماضی کا ابتدائی حرف الف مقصورہ ہو تو اسے ی سے بدل دیتے ہیں۔ اور اگر الف ممدودہ ہو تو ب کے ساتھ ایک ی بھی بڑھا دیتے ہیں جیسے افزود سے بیفزود اور آورد سے بیاورد۔

کبھی ماضی مطلق حاصل مصدر کے معنی دیتی ہے۔ جیسے "گفتِ عالم بگوش جان بشنو" اور کبھی مصدر کے معنی جیسے دریغ باشد بر ماہ آسمان انداخت (آسمان انداختن)۔ ماضی مطلق کہیں حال اور کہیں مستقبل اور کہیں ماضی استمراری کے معنی دیتی ہے مثلاً اگر خفتی مردی (اگر سوئیگا تو مر جائیگا)، وزیر بسیرے دشت شب ہا سفر کردیم*

۲۔ ماضی قریب (معروف)

۱۔ زید آب نوشیدہ است (زید نے پانی پیا ہے)

۲۔ خیّاط بر دوکان خود نشستہ است (درزی اپنی دکان پر بیٹھا ہے۔

۳- او از بازار کارد خریده است (اُس نے بازار سے چھُری خریدی ہے)

۴- قلم شما گم شده است (تمہارا قلم گم ہو گیا ہے)

اوپر کی مثالوں میں "نوشیده است" (پیا ہے)، نشسته است (بیٹھا ہے)، خریده است (خریدا ہے) اور گم شده است (گم ہو گیا ہے) ایسے افعال ہیں جن سے کام کا کرنا یا ہونا ایسے زمانہ میں پایا جاتا ہے جسے گذرے ہوئے زیادہ وقت نہیں گذرا قواعد میں ایسے فعل کو ماضی قریب کہتے ہیں۔

بنانے کا قاعدہ۔ ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب کے بعد ه اور است زیادہ کردو۔ ماضی قریب کا صیغۂ واحد غائب بن جائیگا۔ باقی صیغوں کے لئے روابط شخصی لگا کر اس طرح گردان مکمّل کر لو:۔

گردان

صیغه	جمع	واحد
متکلم	کرده ایم	کرده ام
مخاطب	کرده اید	کرده ای
غائب	کرده اند	کرده است

ماضی قریب (مجہول)

صیغہ	جمع	واحد
متکلم	کردہ شدہ ایم	کردہ شدہ ام
مخاطب	کردہ شدہ اید	کردہ شدہ ای
غائب	کردہ شدہ اند	کردہ شدہ ست

ماضی بعید (معروف)

۱۔ برادر زید اینجا آمدہ بود (زید کا بھائی یہاں آیا تھا)
۲۔ ایشان ازینجا رفتہ بودند (وہ سب یہاں سے چلے گئے تھے)
۳۔ تو کجا بودی (تو کہاں تھا)
۴۔ شما چرا اینجا نشستہ بودید (تم کیوں یہاں بیٹھے ہوئے تھے)
۵۔ من زید را طلبیدہ بودم (میں نے زید کو بلایا تھا)
۶۔ ما سبق خود را یاد کردہ بودیم (ہم نے اپنے سبق کو یاد کیا تھا)

اوپر کے چھ جملوں میں آمدہ بود (آیا تھا)، رفتہ بودند (گئے تھے) بودی (تو تھا) نشستہ بودید (تم بیٹھے ہوئے تھے)، طلبیدہ بودم (میں نے بلایا تھا) اور یاد کردہ بودیم (ہم نے یاد کیا تھا) ایسے فعل ہیں جن سے کام کا کرنا یا ہونا بہت ہی گذرے ہوئے زمانہ میں پایا جاتا ہے۔ اس قسم کے افعال کو قواعد میں ماضی بعید معروف کہتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ۔ ماضی بعید معروف ماضی مطلق سے بنتی ہے۔ اس طرح کہ ماضی مطلق کے آخر میں ہ اور بود لگا دیا جائے جیسے آمد سے آمدہ بود۔ ایسا کرنے سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بن جائیگا۔ باقیوں کیلئے درج ذیل گردان کی صورت میں "روابط شخصی" بڑھاتے جاؤ۔

گردان

واحد	جمع	صیغہ
آمدہ بودم	آمدہ بودیم	متکلم
آمدہ بودی	آمدہ بودید	مخاطب
آمدہ است	آمدہ اند	غائب

ماضی بعید مجہول

واحد	جمع	صیغہ
آوردہ شدہ بودم	آوردہ شدہ بودیم	متکلم
آوردہ شدہ بودی	آوردہ شدہ بودید	مخاطب
آوردہ شدہ بود	آوردہ شدہ بودند	غائب

ماضی استمراری معروف

۱۔ در کوہ و صحرا بلبل مے خواند پہاڑ اور جنگل میں بلبل بولتی تھی)

۲۔ ایشان بر کاغذ می نوشتند (وہ کاغذ پر لکھتے تھے)

۳۔ تو با کریم سخن میکردی (تو کریم کے ساتھ باتیں کرتا تھا)

۴۔ شما در گرما بہ کشمیر مے رفتید (تم گرمیوں میں کشمیر جایا کرتے تھے)

۵۔ من گفتگوی شمارا مے شنیدم (میں تمہارے باتیں سنتا تھا)

۶۔ ما حرف مے زدیم (ہم باتیں کرتے تھے)

اوپر کے چھ جملوں میں مے خواند (بولتی تھی)، مے نوشتند (لکھتے تھے)، مے کردی (کرتا تھا)، مے رفتید (جاتے تھے) مے شنیدم (میں سنتا تھا) اور مے زدیم (گپیں مارتے تھے) ایسے افعال ہیں جن سے گذرے ہوئے زمانہ میں کام کا بار بار ہونا یا اُس کا ختم نہ ہونا پایا جاتا ہے۔ قواعد کی اصطلاح TERM میں ایسے افعال کو ماضی استمراری کہتے ہیں۔

قاعدہ۔ ماضی مطلق کے پہلے مے یا ہمے لگانے سے ماضی استمراری کا واحد غائب بن جائیگا۔ جیسے رفت سے مے رفت اور گفت سے ہمی گفت وغیرہ۔

گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مے رفت	مے رفتند	مے رفتی	مے رفتید	می رفتم	می رفتیم
وہ جاتا تھا	وہ جاتے تھے	تو جاتا تھا	تم جاتے تھے	میں جاتا تھا	ہم جاتے تھے

ماضی استمراری مجہول

گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آوردہ می شد	آوردہ می شدند	آوردہ می شدی	آوردہ می شدید	آوردہ می شدم	آوردہ می شدیم
وہ لایا جاتا تھا	وہ لائے جاتے تھے	تو لایا جاتا تھا	تم لائے جاتے تھے	میں لایا جاتا تھا	ہم لائے جاتے تھے

ماضی شکیہ یا احتمالی معروف

۱۔ امید کہ حامد در امتحان کامیاب شدہ باشد (امید ہے کہ حامد امتحان میں پاس ہوا ہو گا)

۲۔ شاید کہ ایشان بہ کشمیر رفتہ باشند (شاید کہ وہ کشمیر گئے ہونگے)

۳۔ شاید کہ تو بر روئے او خندیدہ باشی (شاید کہ تو اُس کے منہ پر ہنسا ہو گا)

۴۔ شما گفتگوی ما را شنیدہ باشید (تم نے ہماری گفتگو کو سنا ہو گا)

۵۔ من دیروز بخانۂ شما نشستہ باشم (میں کل دن تمہارے گھر میں بیٹھا ہوا ہوں گا)

۶۔ ما ہرگز این چنین نگفتہ باشیم (ہم نے ہرگز ایسا نہیں کہا ہو گا)

اوپر کی مثالوں میں کامیاب شدہ باشد (پاس ہو گیا ہو گا) رفتہ باشند (وہ گئے ہوں گے)، خندیدہ باشی (تو ہنسا ہو گا)

شنیدہ باشید (تم نے سُنا ہوگا)، نشستہ باشم (میں بیٹھا ہوں گا) اور نگفتہ باشیم (ہم نے نہیں کہا ہوگا) ایسے افعال ہیں جن سے کام کے کرنے یا ہونے میں گذشتہ زمانے میں شک پایا جاتا ہے۔ قواعد کی اصطلاح میں ایسے افعال کو ماضی احتمالی یا ماضی شکیہ کہتے ہیں۔

قاعدہ۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب کے بعد "ہ" اور "باشد" لگا دو۔ ماضی شکیہ کا واحد غائب بن جائیگا۔ بقیہ صیغوں کے لئے روابط تشخصی لگا کر گردان اس طرح مکمل کرلو:۔

گردان

واحد	جمع	صیغہ
آمدہ باشد	آمدہ باشند	غائب
آمدہ باشی	آمدہ باشید	مخاطب
آمدہ باشم	آمدہ باشیم	متکلم

گردان ماضی شکیہ (مجہول)

واحد	جمع	صیغہ
آوردہ شدہ باشد (وہ لایا گیا ہوگا)	آوردہ شدہ باشند (وہ لائے گئے ہونگے)	غائب

صیغہ	جمع	واحد
مخاطب	آوردہ شدہ باشید (تم لائے گئے ہونگے)	آوردہ شدہ باشی (تو لایا گیا ہوگا)
متکلم	آوردہ شدہ باشیم (ہم لائے گئے ہونگے)	آوردہ شدہ باشم (میں لایا گیا ہوں گا)

ماضی تمنائی یا شرطی (معروف)

۱۔ اگر او در امتحان محنت کردے کامیاب شدے (اگر وہ امتحان میں محنت کرتا کامیاب ہو جاتا)

۲۔ اگر ایشان اینجا آمدندے انعام یافتندے (اگر وہ اس جگہ آتے انعام پاتے)

۳۔ کاش کہ من دران وقت نزد شما بودمے (کیا اچھا ہوتا کہ میں اس وقت تمہارے پاس ہوتا)

اوپر کی مثالوں میں کامیاب شدے (کامیاب ہوتا)، انعام یافتندے (وہ انعام پاتے) اور بودمے (میں ہوتا) ایسے افعال ہیں جن سے گذشتہ زمانے میں کسی کام کی تمنا یا شرط پائی جاتی ہے۔ گرامر کی اصطلاح میں ایسی ماضی کو ماضی تمنائی یا شرطی کہتے ہیں۔ اہل قواعد کبھی ان دونوں محاوروں کے درمیان فرق کرنے کے لئے ماضی تمنائی کے شروع میں لفظ کاشکہ یا کاش اور ماضی شرطی کے شروع میں اگر یا اگرچہ کا اضافہ کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اس صورت میں ماضی تمنائی یا

شرطی باقی ماضیوں کی طرح پورے چھ صیغے بھی گردان دیتی ہے مثلاً :-

واحد	جمع	صیغہ
کاش بود (بودے)	کاش بودند (بودندے)	غائب
کاش بودی	کاش بودید	مخاطب
کاش بودم (بودمے)	کاش بودیم	متکلم
اگر بود (بودے)	اگر بودند (بودندے)	غائب
اگر بودی	اگر بودید	مخاطب
اگر بودم (بودمے)	اگر بودیم	متکلم

ورنہ تو حسب ذیل تین صیغے آتے ہیں :-

گردان

واحد	جمع	صیغہ
آمدے	آمدندے	غائب
آمدمے	×	متکلم

فاعدہ - ماضی مطلق کے واحد غائب، جمع غائب اور واحد متکلم کے اخیر میں یائے مجہول لگا دو، ماضی تمنائی یا شرطی بن جائیگی - مثلاً جیسے یافت سے یافتے، یافتندے اور یافتمے -

ماضی تمنائی یا شرطی مجہول

گردان

واحد		جمع		صیغہ
یافتہ شدے	کاشکہ وہ پایا جاتا	یافتہ شدندے	کاشکہ وہ پائے جاتے	غائب
یافتہ شدمے	کاشکہ میں پایا جاتا	×		متکلم

مضارع معروف،

۱- چہ داند آنکہ اُشتر مے چراند (وہ کیا جانے جو اونٹ چراتا ہے)

۲- اگر ایشان نزد تو آیند مرا خبر کن (اگر وہ تیرے پاس آئیں تو مجھے خبر کر-

۳- ازین کتاب چہ قدر اوراق یاد داری (تو اس کتاب کے کتنے ورق یاد رکھتا ہے؟)

۴- بر خُردان رحمت کنید (چھوٹوں پر رحم کرو)

۵- مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد (میرے دل میں درد ہے، اگر کہوں تو زبان جلتی ہے)

۶- بیا و قدرے بر سبزہ نشینیم (آ کچھ دیر سبزہ پر ہم بیٹھیں)

اوپر کی مثالوں میں داند (جانے یا جانتا ہے)، آیند (وہ آئیں)، داری (تو رکھتا ہے)، کنید (تم کرو)، گویم (میں کہوں) اور

نشینیم (ہم بیٹھیں) ایسے فعل ہیں جن سے کام کا کرنا یا ہونا موجودہ یا آیندہ زمانہ میں پایا جاتا ہے۔ قواعد کی اصطلاح میں ایسے افعال کو "مضارع" کہتے ہیں۔ مضارع عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں دودھ پلانے والا۔ چونکہ یہ فعل ایک بطن (صیغہ) سے یکے بعد دیگرے دو زمانوں (حال و مستقبل) کو دودھ پلاتا ہے اس لئے اہل قواعد کے نزدیک اس کا یہ نام ٹھہرا۔

مضارع کے بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ یہ ماضی مطلق کے آخری حروف میں مختلف الفاظ کی تبدیلیوں سے بنتا ہے البتہ اسکی عام پہچان یہ ہے کہ اسکے آخر میں ایسی "د" ساکن جس کا ماقبل مفتوح (زبر والا) ہو، ہوتی ہے۔ جیسے آوردن سے آوُرْدْ ماضی مطلق اور آوَرَدْ مضارع اور خوردن سے خُورْدْ ماضی اور خُورَدْ مضارع۔

تنبیہ۔ بعض صرفیوں نے مضارع بنانے کے بہت سے قواعد قلمبند کئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ سب کے سب تکلّف ہیں۔ اُن سے طالبِ علم کو سوائے پریشانی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اِس لئے افعال مضارع قواعد سے تعلّق رکھنے کی بجائے زیادہ تر سماع (سُننے سے) تعلّق رکھتے ہیں۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اُسے کثرت سے افعال مضارع معلوم ہوں تو اُسے چاہئیے کہ وہ مصادر کے ساتھ اہل قواعد کے دئیے ہوئے افعال مضارع

کا نقشہ دیکھے اور دوسرے کثرت سے فارسی کتب کا مطالعہ کرے ایسی صورت میں ایک محصّل کو یہ خود بخود یاد ہو جائینگے۔

ماضی مطلق کی طرح اہل زبان مضارع کے شروع میں بھی زینت کے لئے کثرت سے ب لگا دیا کرتے ہیں۔ مثلاً چون بدولت برسی (رسی، اصل) مست نگردی مردی۔ اور مردے از غیب برون آید و کارے بکند (کند)

گردان مضارع معروف

صیغہ	جمع	واحد
غائب	آیند	آید
مخاطب	آئید	آئی
متکلم	آئیم	آیم

مضارع مجہول کے لئے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد "ہ" اور "شود" لگا دو مضارع مجہول بن جائیگا۔ جیسے آوردے آوردہ شود (لایا جائے)۔

گردان مضارع مجہول

صیغہ	جمع	واحد
غائب	آوردہ شوند	آوردہ شود

آوردہ شوی آوردہ شوم	آوردہ شوید آوردہ شویم	مخاطب متکلم

فعلِ حال معروف

۱- استاد بر تختہ سیاہ می نویسد (استاد بلیک بورڈ پر لکھتا ہے)

۲- ہر روز در قلعہ طنبور مے زنند (قلعہ میں ہر دن طنبور بجاتے ہیں)

۳- تو ہر روز بوقت شام کجا مے روی (تو ہر دن شام کے وقت کہاں جاتا ہے)

۴- شما یک نان مے خورید (تم روٹی کھاتے ہو)

۵- من سبق مے خوانم (میں سبق پڑھتا ہوں)

۶- ما در موسم سرما در اطاق مے خوابیم (ہم سردیوں کے موسم میں کمرہ میں سوتے ہیں)

اوپر کی چھ مثالوں میں می نویسد (لکھتا ہے) مے زنند (بجاتے ہیں) مے روی (تو جاتا ہے) مے خورید (تم کھاتے ہو) مے خوانم (میں پڑھتا ہوں) اور مے خوابیم (ہم سوتے ہیں) ایسے افعال ہیں جن سے کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانہ Time Present میں پایا جاتا ہے۔ ایسے افعال کو حال کہتے ہیں ان کے بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ حسب ذیل طور پر مضارع کے واحد غائب کے پہلے لفظ "مے" لے آؤ۔ حال کا واحد غائب بن جائیگا

بقیہ صیغوں Forms کے لئے حسب معمول "روابط شخصی" لگادو

گردان فعل حال معروف

صیغہ	جمع	واحد
غائب	مے آورند	مے آورد
مخاطب	مے آورید	مے آوری
متکلم	مے آوریم	مے آورم

فعل حال مجہول کے لئے ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے آخر میں "ہ" اور مے شود لگا دو۔ فعل حال مجہول کا واحد غائب بن جائیگا جیسے کرد سے کردہ مے شود۔ باقی صیغوں کے لئے حسب ذیل طور پر "روابط شخصی" لگادو مثلاً:۔

گردان فعل حال مجہول

صیغہ	جمع	واحد
غائب	کردہ مے شوند	کردہ مے شود
مخاطب	کردہ مے شوید	کردہ مے شوی
متکلم	کردہ مے شویم	کردہ مے شوم

فعل مستقبل معروف

۱۔ اسعد امسال کامیاب خواہد شد (اسعد اس سال پاس ہو جائیگا)

۲- طفلان عقب شما بازی خواهند کرد (لڑکے تمہارے پیچھے کھیلیں گے)
۳- روزے نزد من ضرور خواہی آمد (تو ایکدن میرے پاس ضرور آئیگا)
۴- شما از سرینگر برائے من چہ خواہید آورد (تم میرے لئے سرینگر سے کیا لاؤ گے)۔
۵- من در ماہ جولائی بکشمیر خواہم رفت (میں جولائی کے مہینہ میں کشمیر جاؤں گا)
۶- ما تا کے جور شما خواہیم کشید (ہم کب تک تیرا ظلم اٹھائیں گے)
ان مثالوں میں خواہد شد (ہو جائیگا)، خواہند کرد (کریں گے)، خواہی آمد (تو آئیگا)، خواہید آورد (تم لاؤ گے)، خواہم رفت (میں جاؤں گا)، اور خواہیم کشید (ہم اٹھائیں گے) ایسے افعال ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کام آنے والے زمانہ میں ہوگا۔ ایسے افعال کو مستقبل کہتے ہیں۔ فعل مستقبل کے بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے پہلے لفظ خواہد لگا دو فعل مستقبل کا واحد غائب بن جائیگا۔ باقی صیغوں کے لئے "خواہد" کو بدلتے جاؤ اور "کرد" کو اسم جامد کی طرح ویسا ہی باقی رکھو۔

گردانِ فعل مستقبل معروف

صیغہ	جمع	واحد
غائب	خواہند رفت	خواہد رفت

خواہی رفت	خواہید رفت	مخاطب
خواہم رفت	خواہیم رفت	متکلم

فعل مستقبل مجہول کے لئے ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب کے بعد ہ اور خواہد شد لگا دو۔ فعل مستقبل مجہول کا واحد غائب بن جائیگا جیسے آوردسے آوردہ خواہد شد۔ باقی صیغوں کے لئے وہی کچھ کرو جو پچھلے افعال کے صیغوں میں کرتے چلے آئے ہو۔ فعل مستقبل مجہول میں بھی فعل مستقبل معروف کی طرح صرف لفظ خواہد کی گردان ہوگی اور باقی الفاظ اسم جامد کی طرح اپنی حالت پر قائم رہینگے۔

گردانِ فعلِ مستقبل مجہول

واحد	جمع	صیغہ
نوشتہ خواہد شد	نوشتہ خواہند شد	غائب
نوشتہ خواہی شد	نوشتہ خواہید شد	مخاطب
نوشتہ خواہم شد	نوشتہ خواہیم شد	متکلم

فعلِ امرِ معروف

۱۔ صبح زود برخاستہ عبادت خدا کن (صبح جلدی اٹھ کر خدا کی عبادت کر)

۲۔ گرد از جامہ ہا صاف کنید (گرد کپڑوں سے صاف کرو)

اوپر کے دو جملوں میں کن (کر تو) اور کنید (کرو تم) ایسے فعل ہیں جن سے مستقبل میں کسی کام کرنیکا حکم دیا جارہا ہے قواعد کی اصطلاح میں ایسے افعال کو "امر" کہتے ہیں۔

اس کے بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے اخیر سے "د" دور کردو امر حاضر بن جائیگا۔ جیسے کند سے کن، خواند سے خوان۔ امر کے شروع میں عموماً "ب" زائد آتی ہے مثلاً بکن، بخوان اور برو۔ فعل امر کے لئے حسب ذیل طریقہ پہ صرف دو ہی صیغے (امر حاضر واحد اور امر حاضر جمع) ہی استعمال ہوتے ہیں۔

گردان امر حاضر معروف

صیغہ	جمع	واحد
امر	بخورید	بخور

تنبیہ:۔ (۱) امر غائب کے لئے مضارع غائب استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً اشرف را بگو کہ حالا برود۔

(۲) امر حاضر کے پہلے مے یا ہمے لگانے سے امر دوامی بنتا ہے جیسے می کن (کرتا رہ) اور می باش (رہتا رہ) وغیرہ۔

فعل امر مجہول

نہی مطلق معروف صیغہ واحد غائب کے بعد "ہ" اور "شو"

لگا دو امر مجہول کا واحد حاضر بن جائیگا جیسے کردہ سے کردہ شو۔

گردانِ فعلِ امر مجہول

واحد حاضر	جمع حاضر	صیغہ
گرفتہ شو (تو پکڑا جا)	گرفتہ شوید (تم پکڑے جاؤ)	امر

فعل نہی معروف

۱۔ نامِ نیک رفتگان ضائع مکن (گذرے ہوئے لوگوں کا نیک نام ضائع مت کر)

۲۔ فرزندانِ من کار امروز را بر فردا مگذارید (میرے بیٹو آج کا کام کل پر مت چھوڑو)

ان مثالوں میں مکن (مت کر) اور مگذارید (مت چھوڑو) ایسے فعل ہیں جن سے کسی کام کا نہ کیا جانا حکم کے ساتھ سمجھا جا رہا ہے قواعد میں ایسے افعال کو "افعالِ نہی" کہتے ہیں۔ ان کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ امر حاضر کے دونوں صیغوں کے شروع میں زبر والے حرف میم کا اضافہ کر دو افعال نہی بن جائینگے جیسے خور سے مخور، شنو سے مشنو اور دار سے مدار وغیرہ۔

گردانِ امر نہی معروف (از مصدر دانستن)

واحد	جمع	صیغہ
مدار	مدارید	نہی

گردانِ فعلِ نہی مجہول

واحد	جمع	صیغہ
داشتہ مشو	داشتہ مشوید	نہی

فعل منفی اور مثبت

۱۔ اکرم سبق خواند (اکرم نے سبق پڑھا)
۲۔ اکرم سبق نخواند (اکرم نے سبق نہیں پڑھا)
۳۔ من امسال بکشمیر خواہم رفت (میں اس سال کشمیر جاؤنگا)
۴۔ من امسال بکشمیر نخواہم رفت (میں اس سال کشمیر نہیں جاؤنگا)
۵۔ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد (شاید کہ چیتا سوتا ہو)
۶۔ شاید کہ پلنگ نہ خفتہ باشد (شاید کہ چیتا نہ سوتا ہو)
۷۔ گویند کہ زید گرفتہ شد (کہتے ہیں کہ زید پکڑا گیا)
۸۔ گویند کہ زید گرفتہ نشد (کہتے ہیں کہ زید پکڑا نہیں گیا)

اوپر کی آٹھ مثالوں میں چار فعل یعنی خواند (پڑھا)، خواہم رفت (میں جاؤں گا)، خفتہ باشد (سویا ہوا ہو) اور گرفتہ شد (پکڑا گیا) ایسے ہیں جن سے کام کا واقع ہونا پایا جاتا ہے

ان کے بالمقابل چار فعل یعنی نخواند (نہیں پڑھا)، نخواہم رفت (نہیں جاؤں گا)، نخفتہ باشد (نہ سویا ہوا ہو) اور گرفتہ نشد (نہیں پکڑا گیا) ایسے ہیں جن سے کسی کام کا نہ ہونا پایا جاتا ہے۔ گرامر والوں کی اصطلاح میں ان میں سے اول الذکر مجموعہ Group کے فعلوں کو افعال مثبت اور دوسرے مجموعہ کے افعال کو "افعالِ منفی" کہتے ہیں۔

قاعدہ۔ فعل مثبت تو براہِ راست مصدر سے بنتا ہے لیکن فعل منفی کے بنانیکا قاعدہ یہ ہے کہ مثبت فعل کے پہلے "نہ" یا "ن" لگا دو۔ فعل منفی بن جائیگا۔ جیسے شود سے نشود اور رود سے نرود وغیرہ۔

فعل نہی اور فعل منفی کا باہمی لفظی فرق یہ ہے کہ فعل نہی امر سے بنتا ہے اور اُس کے شروع میں "م" مفتوح (زبر والا) ہوتا ہے اور فعل منفی کے شروع میں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا "نہ" یا "ن" مفتوح جیسے مخور (مت کھا) نہی اور نخورد (وہ نہیں کھاتا) فعل منفی مضارع۔ اور معنوی فرق یہ ہے کہ فعل نہی میں کسی کام کے کرنے سے حکماً روکا جاتا ہے اور فعلِ منفی میں کسی کام کے نہ کئے جانے کی خبر دی جاتی ہے۔

فعلِ لازم اور متعدّی

۱۔ اکرم از من ترسید (اکرم مجھ سے ڈرا)۔

۲- اکرم را ترسانیدم (اکرم کو میں نے ڈرایا)

اوپر کے دو فقروں میں ترسید (وہ ڈرا) اور ترسانیدم (میں نے ڈرایا) ایسے فعل ہیں جن میں سے اول الذکر سے فقط فاعل Subject اور ثانی الذکر سے فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول Object بھی سمجھ میں آتا ہے۔ تو جو فعل ایسا ہو کہ اپنے تکمّل ہونے میں صرف فاعل کو چاہے اُسے فعل لازم Verb Intransitive اور جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے اُسے فعل متعدّی Transitive Verb کہتے ہیں۔ انگریزی میں مؤخر الذکر کا دوسرا نام Causitive Verb بھی ہے۔ انگریزی میں عموماً فعل متعدی دو فعلوں سے بنتا ہے مثلاً I made him bring میں نے اس سے یہ چیز منگوائی اور He caused me to bring it up اس نے مجھ سے یہ چیز چھڑوائی۔ لیکن فارسی میں عام طور پر یہ مطلب فقط ایک فعل سے پورا ہو جاتا ہے۔ جیسے من او را دوانیدم (میں نے اُسے دوڑایا) یعنی انگریزی میں کہیں گے I made him run

قاعدہ۔ عام طور پر مصدر لازم سے فعل لازم اور مصدر متعدی سے فعل متعدی بنتا ہے۔ لیکن اہل قواعد نے فعل لازم سے فعل متعدی بنانیکا اہم طریقہ یہ بیان کیا ہے کہ مصدر لازم سے پہلے امر نکال لو۔ مثلاً ترسیدن سے ترس۔ اس کے بعد

امر کے آخیر میں "ان" زاید کرو مثلاً ترسان (ڈرنے والا) اس کے بعد اس صورت میں گردان کرو:۔

گردان "ترسان"

ترسان (وہ ڈرنے والا)، ترسانم (میں ڈر رہا ہوں)، ترسانی (تو ڈر رہا یا رہی ہے)، ترسانیم (ہم ڈر رہے ہیں)، ترسانید (تم ڈر رہے ہو)۔ لہذا یہ جو آخری لفظ ہے، اس کے آخر میں "ن" لگا دو تو "ترسانیدن" (ایکدوسرے کو ڈرانا یا فقط ڈرانا) مصدر متعدی بن جائیگا۔ "ترسان" (تو ڈرا) اس کا امر ہے۔

ترسانیدن (ڈرانا) مصدر سے گردانیں

۱۔ امر حاضر کی گردان

واحد	جمع	صیغہ
ترسان (تو ڈرا)	ترسانید (تم ڈراؤ)	امر حاضر

۲۔ ماضی مطلق کی گردان

واحد	جمع	صیغہ
ترسانید (اسنے ڈرایا)	ترسانیدند (انھوں نے ڈرایا)	غائب
ترسانیدی (تو نے ڈرایا)	ترسانیدید (تم نے ڈرایا)	مخاطب
ترسانیدم (میں نے ڈرایا)	ترسانیدیم (ہم نے ڈرایا)	متکلم

۳- ماضی قریب Compound preterite کی گردان

صیغہ	جمع	واحد
غائب	ترسانیدہ اند (انہوں نے ڈرایا ہے)	ترسانیدہ ست (اُس نے ڈرایا ہے)
مخاطب	ترسانیدہ اید (تم نے ڈرایا ہے)	ترسانیدہ ای (تو نے ڈرایا ہے)
متکلم	ترسانیدہ ایم (ہم نے ڈرایا ہے)	ترسانیدہ ام (میں نے ڈرایا ہے)

۴- ماضی استمراری preterite imperfect

غائب	مے ترسانیدند (وہ ڈرا رہے تھے)	مے ترسانید (وہ ڈرا رہا تھا)
مخاطب	مے ترسانیدید (تم ڈراتے تھے)	مے ترسانیدی (تو ڈراتا تھا)
متکلم	می ترسانیدیم (ہم ڈراتے تھے)	می ترسانیدم (میں ڈراتا تھا)

۵- ماضی بعید preterite pluperfect

صیغہ	جمع	واحد
غائب	ترسانیدہ بودند (انہوں نے ڈرایا تھا)	ترسانیدہ بود (اُس نے ڈرایا تھا)
مخاطب	ترسانیدہ بودید (تم نے ڈرایا تھا)	ترسانیدہ بودی (تو نے ڈرایا تھا)
متکلم	ترسانیدہ بودیم (ہم نے ڈرایا تھا)	ترسانیدہ بودم (میں نے ڈرایا تھا)

۶- مفعول past participle

صیغہ	جمع	واحد
مفعول	×	ترسیدہ (ڈرایا ہوا)

Present Tense   ۷- حال

صیغہ	جمع	واحد
غائب	می ترسانند (وہ ڈرا رہے ہیں)	می ترساند (وہ ڈرا رہا ہے)
مخاطب	مے ترسانید (تم ڈرانے ہو)	مے ترسانی (تو ڈراتا ہے)
متکلم	می ترسانیم (ہم ڈرا رہے ہیں)	می ترسانم (میں ڈرا رہا ہوں)

Aorist   ۸- مضارع

صیغہ	جمع	واحد
غائب	ترسانند (وہ ڈرا سکتے ہیں)	ترساند (وہ ڈرا سکتا ہے)
مخاطب	ترسانید (تم ڈرا سکتے ہو)	ترسانی (تو ڈرا سکتا ہے)
متکلم	ترسانیم (ہم ڈرا سکتے ہیں)	ترسانم (میں ڈرا سکتا ہوں)

Participle Active   ۹- اسم فاعل بشکل فعل

صیغہ	جمع	واحد
غائب	ترسانندہ اند (وہ ڈرانیوالے ہیں)	ترسانندہ است (وہ ڈرانے والا ہے)
مخاطب	ترسانندہ اید (تم ڈرانے والے ہو)	ترسانندہ ای (تو ڈرانے والا ہے)
متکلم	ترسانندہ ایم (ہم ڈرانے والے ہیں)	ترسانندہ ام (میں ڈرانے والا ہوں)

متعدّی کی قسمیں

۱- متعدّی بنفسہ - وہ ہے جو اصل ہی میں متعدّی ہو مثلاً خورد (کھایا) بُرد (لے گیا)، نوشید (پیا) اور نوشت (لکھا) وغیرہ

۲- مُتعدّی بالواسطہ - وہ ہے جو لازم سے متعدی بنایا گیا ہو جیسے خفت (سویا) سے خوابانید (سُلایا)، سوزد (جلا) سے سوزانید (جلایا) وغیرہ۔

۳- متعدی المتعدی - وہ ہے جو متعدی سے پھر متعدی بنالیا ہو جیسے خورد (کھایا) سے خورانید (کھِلایا) اور آمرزید (بخشا) سے آمرزانید (بخشوایا) وغیرہ۔

مشقی سوالات از صفحہ ۴۸ تا صفحہ ۷۲

۱- مشتق کی تعریف کرنے کے بعد کم از کم پانچ مشتقوں کا ذکر کیجئے۔

۲- "روابط شخصی" سے کیا مراد ہے اور وہ کن کن جگہوں میں حذف ہو جاتے ہیں؟

۳- مضارع مجہول، امر حاضر، ماضی استمراری، ماضی بعید مجہول، فعل مستقبل، ماضی شکیہ منفی اور امر دوامی کے بنانے کے قاعدے لکھکر مثالوں سے واضح کرو۔

۴- نہفتن (چھپانا) مصدر سے ماضی تمنّائی، فعل حال مجہول، ماضی قریب اور نہی حاضر کی گردانیں لکھو۔

۵۔ فعل مثبت اور فعل منفی کی تعریفیں کرنے کے بعد اُن کا آپس کا فرق بھی واضح کرو۔

۶۔ فعل لازم اور فعل متعدی کی تعریفیں کرنے کے بعد ذیل کے مصادر سے ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، حال اور اسم فاعل بشکل فعل کی گردانیں لکھو:-

دوانیدن، گذرانیدن اور پوشانیدن۔

۷۔ ذیل میں دئے ہوئے افعال کس قسم کے ہیں۔ متعین کیجئے؟

پرسیده می شوند، طلبیده ے، مگوئید، مگوئید، گشته بشوم، داشته خواهید، مپیچ، نیازرده ست، نشود، انداز، انداخته، مگسل، شده بودید، میخوان، گویانم، بگذیم، دانستمے، خندیده باشی، آغشته نمی شد، نه پیچید، ے خواستیم، خواه، مشمر، پرسیده بشوند۔

۸۔ ذیل کے خالی جگہوں میں مناسب افعال لگائیے:-

ا۔ من این کتاب را باو ....

ب۔ پدر من از خانه بیازار ....

ج۔ دیروز کدام نزد شما ....

د۔ .... که این کار مکنید

ہ۔ .... که بروم۔

و۔ حالا باران ....

ز- کار امروز بہ فردا ......

ح- قبائے من چہ کہن ......

ط- این پیرہن تکمہ ......

ی- کاشکہ من آنروز نزد شما ......

ک- نامۂ شما تا ہنوز ......

ل- اگر بگوئید برائے شما سفارشے ......

م- اگر این طفل خوب .... امید است کہ وقتے مرد بزرگ شود

ن- در جنگ عمومی بسیارے از مردمان ......

س- ...... کہ امروز نتیجۂ امتحان نشر خواہد شد۔

ع- نعیم امروز در مدرسہ ......

ف- در این ہفتہ ما چند کتب ......

ص- شام و پگاہ از یاد خدا غافل ......

دوم درجہ کے افعال

۱- افعالِ معاون (Auxiliary verbs)

۱- من فردا اینجا خواہم بود (میں کل یہاں ہونگا)

۲- ساغر از دست بگیرید کہ از کار شدم (پیالہ ہاتھ سے پکڑو کہ میں چلا)

۳- من مے خواہم کہ این کتاب را خرید کنم (میں چاہتا ہوں کہ

اس کتاب کو خرید کروں)

۴- دست از من بدارید (مجھ سے ہاتھ اٹھا لو)

۵- گفتمش قتل منِ خستہ چسان خواہی کرد (میں نے اُس سے کہا

مجھ زخمی کو کس طرح قتل کرے گا)

۶- اگر قتل محسن کنی شرمندہ باشی (اگر محسن کو قتل کروگے تو پچھتا

۷- او زاغ را نتوانست گرفت (وہ کوّے کو نہ پکڑ سکا)

۸- بگذارید کہ بنویسم (مجھے لکھنے دو)

۹- اشرف خواندن گرفتہ است (اشرف نے پڑھنا شروع کردیا

اوپر کے فقروں میں خواہم بود (ہوں گا)، شدم (میں گیا، چل

مے خواہم (میں چاہتا ہوں)، دارید (اٹھا لو)، خواہی کرد (تو کر

اور باشی (تو ہوگا)، نتوانست گرفت (نہ پکڑ سکا)، بگذار

(دو، let me) اور خواندن گرفتہ ست (پڑھنا شروع

کردیا ہے) ایسے افعال ہیں جو فارسی کے دیگر افعال معروف اور مجہو

کے ساتھ گردان کئے جاتے ہیں اور اصل افعال کے ساتھ اُسی طرح لاز

طور پر وابستہ رہتے ہیں جس طرح کہ حروف جار یعنی انگریزی ک

prepositions رہتی ہیں۔ قواعد میں ایسے افعال کو افعا

معاون Auxiliary verb کہتے ہیں۔ یہ عام طور پر یہی افعال ہیں

جو اوپر کی نو مثالوں میں مذکور ہوئے۔ اور جن مصادر سے یہ افعال

نکلے ہیں وہ بالترتیب حسب ذیل ہیں:-

بودن (ہونا)، شدن (ہو جانا)، خواستن (چاہنا)، داشتن (رکھنا)، کردن (کرنا)، باش (ہو)، توانستن (سکنا، طاقت رکھنا)، گذاشتن (چھوڑنا) اور گرفتن (شروع ہونا، پکڑنا)

مبتدی (Beginner) کی رہنمائی کے لئے ذیل میں صرف ایک مصدر کی گردان پر اکتفا کیا جاتا ہے:-

گردان افعال معاون

مصدر	امر
بودن	باش

۱- ماضی مطلق (Simple pretirite)

واحد	جمع
بود (وہ تھا یا تھی)	بودند (وہ تھے)
بودی (تو تھا)	بودید (تم تھے)
بودم (میں تھا)	بودیم (ہم تھے)

۲- ماضی قریب (compound pretirite)

واحد	جمع
بودہ است (وہ ہوا یا ہوئی ہے)	بودہ اند (وہ ہوئے ہیں)

بودہ اید (تم ہوئے ہو)	بودہ ای (تو ہوا ہے)
بودہ ایم (ہم ہوئے ہیں)	بودہ ام (میں ہوا ہوں)

۳- ماضی استمراری Preterite Imperfect

جمع	واحد
مے بودند (وہ ہوتے تھے)	مے بود یا ہمی بود (وہ ہوتا تھا)
می بودید (تم ہوتے تھے)	می بودی (تو ہوتا تھا)
می بودیم (ہم ہوتے تھے)	می بودم (میں ہوتا تھا)

فعل معاون کے اس مصدر کی ماضی بعید (Tense Pluperfect) نہیں آتی - دیگر مصادر کی ماضیوں میں اسے ماضی مطلق کے ساتھ مرکب کرکے (مثلاً آمدہ بود) استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر اس مصدر سے اسکی ماضی بعید بنانی ہو تو اسم مفعول کی طرح اس کے آخر "ہ" لگا کر بود سے "بودہ" پڑھا جائے۔ اس وقت اس کی گردان یوں ہوگی۔

۴- ماضی بعید Pluperfect Tense

جمع	واحد
بودہ بودند (وہ ہوئے یا ہوئیں تھیں)	بودہ بود (وہ ہوا یا ہوئی تھی)
بودہ بودید (تم ہوئے تھے)	بودہ بودی (تو ہوا تھا)

بودہ بودم (میں ہوا تھا)	بودہ بودیم (ہم ہوئے تھے)

۵۔ دیگر ماضیوں کی طرح اس کا مفعول بھی وہی "بودہ" ہے۔

۶۔ فعل مستقبل Future Tense

واحد	جمع
خواہد بود (وہ ہوگا یا ہوگی)	خواہند بود (وہ ہونگے)
خواہی بود تو ہوگا	خواہید بود (تم ہوگے)
خواہم بود (میں ہونگا)	خواہیم بود (ہم ہونگے)

تنبیہ:۔ سوائے نظم کے عام طور گفتگو میں صیغۂ امر ہمیشہ ب کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

۷۔ امر حاضر (Imperative mood)

واحد	جمع	صیغہ
باش یا بباش (تو ہو)	باشید یا بباشید (تم ہو)	امر حاضر

۸۔ مضارع Aorist اسکے شروع میں ہمیشہ ب ہوتی ہے

واحد	جمع	صیغہ
بباشد (وہ ہو)	بباشند (وہ ہوویں)	
بباشی (تو ہو)	بباشید (تم ہوؤ)	
بباشم (میں ہوؤں)	بباشیم (ہم ہوویں)	

۹۔ لیکن جب مضارع Aorist بطور Subjunctive استعمال ہو تو حرف جر حذف ہو جاتا ہے۔

گردان

واحد	جمع	صیغہ
باشد (وہ ہو سکتی ہے یا ہو سکتا ہے)	باشند (وہ ہو سکتے ہیں)	
باشی (تو ہو سکتا ہے)	باشید (تم ہو سکتے ہو)	
باشم (میں ہو سکتا ہوں)	باشیم (ہم ہو سکتے ہیں)	

۱۰۔ فعل حال Present Tense

واحد	جمع	صیغہ
مے باشد (وہ ہے)	مے باشند (وہ ہیں)	
مے باشی (تو ہے)	مے باشید (تم ہو)	
مے باشم (میں ہوں)	مے باشیم (ہم ہیں)	

۱۱۔ present participle

واحد	جمع	صیغہ
باشانست (وہ ہو رہا یا ہو رہی ہے)	باشانند (وہ ہو رہے ہیں)	
باشانی (تو ہو رہا ہے)	باشانید (تم ہو رہے ہو)	
باشانم (میں ہو رہا ہوں)	باشانیم (ہم ہو رہے ہیں)	

باش کے آخر میں "آن" زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔

۱۲- Active or Substantive participle

صیغہ	جمع	واحد
غائب	باشندہ اند (وہ ہیں)	باشندہ ست (وہ ہے)
مخاطب	باشندہ اید (تم ہو)	باشندہ ای (تو ہے)
متکلم	باشندہ ایم (ہم ہیں)	باشندہ ام (میں ہوں)

تنبیہ:- قاری پر یہ بات واضح ہو جانی چاہئیے کہ فعل معاون بودن (ہونا) پورا فعل نہیں ہے۔ اسکے علاوہ کئی گردانیں در افعال مثلاً ماضی بعید بودہ بودم اور Present participle باشندہ اور باشان فارسی میں Active کے استعمال نہیں ہوتے لیکن مبتدی کے لئے بقیہ افعال کی گردانوں کی رہنمائی سلسلہ میں ان چند مہمل گردانوں کا تذکرہ نہایت ضروری معلوم ہوا۔

۲- فعلِ تاکیدی

۱- شمار این کار نباید کرد (تمہیں یہ کام نہیں کرنا چاہئیے)

۲- راز خود بہ ہیچ کس نباید گفت (اپنا راز کسی سے نہیں کہنا چاہئیے)

۳- شمار باید کہ این کار بکنید (تمہیں چاہئیے کہ یہ کام کرو) اوپر کے تین جملوں میں نباید کرد (نہیں کرنا چاہئیے) نباید گفت (نہیں کہنا چاہئیے) اور باید کرد (کرنا چاہئیے) ایسے افعال ہیں

جن سے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی تاکید پائی جا رہی ہے۔ فارسی میں ایسے افعال کو افعالِ تاکیدی کہتے ہیں۔ اردو زبان میں ایسے افعال کی پہچان یہ ہے کہ ان میں مصادر کے بعد لفظ "چاہیئے" ہوتا ہے

قاعدہ (۱) اردو مصدر کے بجائے فارسی مصدر لو۔ پھر اس فارسی مصدر سے ماضی مطلق صیغۂ واحد غائب بنا کر اس کے پہلے "باید" لگا دو مثلاً شمارا این کار بباید کرد۔

قاعدہ (۲) "باید کہ" جملے کے شروع لگاؤ پھر مصدر کا ترجمہ فعل مضارع سے کر کے آخر میں لگا دو۔ مثلاً باید کہ شما این کار بکنید۔

۳۔ افعالِ دعائیہ

Optative Mood

۱۔ عمرت دراز باد (خدا کرے تیری عمر لمبی ہو)

۲۔ خدا ترا روزی دہاد (خدا تجھے روزی دے)

۳۔ خدا دلش را شاد گرداناد (خدا اُس کے دل کو شاد کرے)

۴۔ بختش برگشتہ شواد (خدا کرے اُس کی قسمت پھر جائے)

۵۔ از گردشِ روزگاراں آسیب مباد (خدا کرے کہ زمانہ کی گردش سے تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے)

اوپر کی مثالوں میں دراز باد (لمبی ہو)، دہاد (دے)، گرداناد (کرے)، شواد (ہو) اور مباد (نہ ہو) ایسے افعال ہیں جن سے کوئی نیک یا بد دعا سمجھ میں آتی ہے۔ اہلِ قواعد ایسے افعال کو

افعال دعائیہ کہتے ہیں۔ اس کے بنانیکا طریقہ یہ ہے کہ مضارع Aorist کے صیغۂ واحد غائب کے آخری دال سے پہلے ایک ا بڑھا دو۔ جیسے کند سے کناد۔ شود سے شواد اور بود سے بواد یا باد وغیرہ۔ فارسی زبان میں عام طور پر "افعال دعائیہ" کردن (کرنا)، شدن (ہونا)، گردانیدن (پھرنا، ہونا)، دادن (دینا) اور بودن (ہونا) مصادر سے آتے ہیں۔

Interrogative Verbs

۴۔ افعال سوالیہ

۱۔ تو دیروز کجا بودی (تو کل کہاں تھا)۔

۲۔ نزد من چرا نمی نشینی (میرے پاس کیوں نہیں بیٹھتا)

۳۔ مگر که مرا نمے شناسید (شاید کہ تم مجھے نہیں جانتے)

۴۔ مگر انجا چون روم (میں وہاں کس طرح جاؤں)

۵۔ شاید بدہلی کے خواہید رفت (تم دہلی کب جاؤ گے)

۶۔ کو میروی (تو کہاں جاتا ہے)

اوپر کے فقروں میں کجا بودی (تو کہاں تھا)، چرا نمے نشینی (کیوں نہیں بیٹھتا ہے) مگر نمے شناسید (شاید نہیں پہچانتے)، چوں روم (کس طرح جاؤں)، کے خواہید رفت (کب جاؤ گے) اور کو میروی (کہاں جاتا ہے) ایسے افعال ہیں جن سے کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کے متعلق سوال ہو رہا ہے۔ فارسی میں ایسے افعال کو افعال سوالیہ

کہتے ہیں۔ انگریزی زبان کی طرح فارسی زبان میں ان کے بنانے کا
کوئی خاص قاعدہ نہیں۔ البتہ عام طور پر سوال پیدا کرنے کے
لئے ان افعال کے شروع میں چرا (کیوں)، چون (کس طرح)، مگر
(شاید)، کے (کب)، کو (کہاں)، اور کجا (کس جگہ)، وغیرہ افعال
مزید Adverbs کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ لیکن کبھی گفتگو کی
نوعیت سے فعل کا سوالیہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص
کسی ہندوستانی سے کہے "شما انگلیسی مے دانید" (تم انگریزی
جانتے ہو) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سوال کیا جاتا
ہے ورنہ ایک ہندوستانی سے انگریزی کے متعلق پوچھنے کے کیا
معنی؟ لیکن کبھی آخر میں حرف "نہ" بڑھا کر یقینی طور پر سوالیہ
فعل بنا لیا جاتا ہے جیسے اس مثال میں پدر شما آنجا رفت یا نہ
(کیا تمہارا باپ وہاں گیا یا نہیں؟)، شما فارسی مے دانید یا نہ
(کیا تم فارسی جانتے ہو یا نہیں؟)۔

۵۔ افعال مرکبہ Compound Verbs

۱۔ زید نان خوردن گرفت (زید روٹی کھانے لگا)

۲۔ او مرا از دیدار خود خرم ساخت (اس نے مجھے اپنے دیدار سے
خوش کیا)

۳۔ سخن گفت با عابدے کلّہ اے (ایک عابد سے ایک

کھوپڑی نے بات چیت کی)

۴۔ از غم دنیا بہ عقبی شاد شد (دنیا کے غم سے آخرت کی طرف خوش گیا)

اوپر کے چار جملوں میں خوردن گرفت (کھانا شروع کیا)، خرم ساخت (خوش کیا)، سخن گفت (بات چیت کی) اور شاد شد (خوش گیا) ایسے افعال ہیں جو اکیلے اپنے معنی نہیں دیتے بلکہ ایسا کرنے میں ایک اور کلمہ کے محتاج ہیں۔ فارسی میں اس قسم کے افعال کو "افعال مرکبہ" کہتے ہیں۔ یہ افعال عام طور پر ذیل کے فارسی مصادر سے آتے ہیں اور ان کے ساتھ زیادہ تر عربی الفاظ کی ترکیب ہوتی ہے:۔

آوردن (لانا)، کشیدن (کھینچنا)، ساختن (بنانا)، فرمودن (حکم دینا)، شدن، گشتن، گردیدن (تبدیل ہونا یا ہونا)، کردن (کرنا)، خوردن (کھانا یا تکلیف اٹھانا)، داشتن (رکھنا)، زدن (مارنا)، آمدن (آنا یا ہونا)، گرفتن (لینا، پکڑنا)، یافتن (پانا)، جستن (تلاش کرنا، پانا)، نشستن (بیٹھنا)، بردن (لیجانا)، نمودن (دکھانا)، خواستن (چاہنا، پوچھنا) اور بودن (ہونا)

۱۔ مثالیں (عربی الفاظ کی ترکیب فارسی مصادر)

۱۔ انتظار کشیدن (امید رکھنا)

۲۔ حسد بردن (حسد کرنا)
۳۔ اعتقاد داشتن (یقین رکھنا)
۴۔ ہجوم آوردن (حملہ کرنا)
۵۔ ضربت زدن (طمانچہ مارنا)
۶۔ طالع آمدن (نکلنا)
۷۔ نفع گرفتن (فائدہ اٹھانا)
۸۔ مریض شدن (بیمار ہونا)
۹۔ محروم یافتن (مایوس پانا)
۱۰۔ تمام کردن (مکمل کرنا)
۱۱۔ رجوع نمودن (لوٹنا)
۱۲۔ غصّہ خوردن (غمگین ہونا)
۱۳۔ عذر خواستن (عذر چاہنا)
۱۴۔ متعجب گردیدن (حیران ہونا)
۱۵۔ احسان فرمودن (احسان کرنا)
۱۶۔ ہجران دیدن (جدائی دیکھنا)
۱۷۔ عیب جُستن (غلطیاں ڈھونڈنا)
۱۸۔ مغموم بودن (غمگین ہونا)

۲۔ مثالیں (فارسی الفاظ کی ترکیب کے فارسی مصادر)

سخن گفتن (بات کہنا)۔ داد خواستن (انصاف چاہنا)۔ نیک ورزیدن (اچھی طرح یاد کرنا یا نیک کاموں کی مشق کرنا) بیمار شدن (بیمار ہونا)۔ خرم ساختن (خوش ہونا)۔ رنگ آمیختن (رنگ آمیزی کرنا۔ اپنی طرف سے کچھ ملا لینا)۔ جویندہ گردیدن (متلاشی ہونا)۔ پویاں بودن (چلنا یا کسی کی تلاش میں سفر کرنا۔ خنداں نشستن (ہنستے ہوئے بیٹھنا)۔ بالا رفتن (اوپر جانا)۔ پائیں آمدن (نیچے اُترنا)

۶۔ فعلِ معطوف

۱۔ او دُزد را دیدہ دوید (وہ چور کو دیکھکر بھاگا)

۲۔ او بہ کالسکہ سوار شدہ بہ قہوہ خانہ رفت (وہ موٹر پر سوار ہوکر قہوہ خانہ گیا)۔

اوپر کی مثالوں میں دیدہ دوید (دیکھکر بھاگا) اور سوار شدہ رفت (سوار ہوکر گیا) ایسے افعال ہیں جو ایک کام کے ساتھ ہی دوسرے کام کے آغاز کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے افعال کو افعال معطوف کہتے ہیں۔ بنانیکا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے بعد ہ لگاکر کوئی دوسرا فعل لگا دیتے ہیں۔ مثلاً آمدہ رفت (آکر چلا گیا) اور نوشیدہ خسپید (پی کر سوگیا)

مشقی سوالات

۱- ذیل کے جملوں میں افعالِ معاون، فعلِ تاکیدی، افعالِ دعائیہ افعالِ سوالیہ، افعالِ مرکبہ اور فعلِ معطوف تلاش کرو:-

ا- مرد باید کہ ہراساں نشود-

ب- بخدا کہ واجب آمد زتو احتراز کردن-

ج- انیس کنج تنہائی کجائی-

د- خدا ترا در نفسِ آخرین بیامرزاد-

ھ- اے گرفتارِ تکبر ہرچہ باشی زود باش-

۲- ذیل کے خالی فقروں میں مناسب افعال لگائیے:-

ا- خدا ترا در امتحان کامیاب . . . . . .

ب- . . . . . . کہ تو بر دیوار مدرسہ بنویسی-

ج- . . . . . . دیروز بمدرسہ آمدید؟

د- من این کار . . . . . .

ھ- چندانکہ . . . . . . بیامد-

و- اسپ از شہر . . . . . . می دود-

۳- افعالِ معاون، فعلِ تاکیدی، افعالِ دعائیہ، افعالِ سوالیہ افعالِ مرکبہ، اور فعلِ معطوف میں سے ہر ایک کی دو دو مثالیں اپنی کاپی پر درج کرو-

۴۔ افعال معاون توانستن، گذاشتن اور گرفتن سے فعل مضارع کی ایک گردان قلمبند کرو۔

۵۔ ذیل کے مرکب مصادر کو "افعال مرکبہ" کی صورت میں استعمال کیجئے:۔

ا۔ رشک بردن (حسد کرنا)۔

ب۔ نامہ نوشتن (خط لکھنا)۔

ج۔ شکار کردن (شکار کرنا)۔

د۔ از پا نشستن (تھک جانا، عاجز آنا)۔

ھ۔ پاس داشتن (خیال رکھنا، نظر رکھنا)۔

۶۔ افعال سوالیہ چون، چرا، کے، کجا، کو اور مگر کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔

بقیہ اقسام مشتقات (اسماء)

ا۔ اسم فاعل (قیاسی) Active participle

۱۔ خدا آفرینندۂ ماست (خدا ہمارا پیدا کرنے والا ہے)

۲۔ نویسندہ داند کہ در نامہ چیست (لکھنے والا ہی جانتا ہے کہ خط میں کیا ہے)

۳۔ روندگان بوقت سحر در سرائی قیام کردند (چلنے والوں نے

صبح کے وقت ایک سرائے میں قیام کیا)۔
اوپر کی مثالوں میں آفرینندہ (پیدا کرنے والا)، نویسندہ (لکھنے والا اور روندگاں (چلنے والے ایسے مشتق ہیں جو کسی کام کے کرنے والے کو ظاہر کرتے ہیں۔ قواعد میں ایسے مشتقات (نکالے ہوئے) کو "اسم فاعل" کہتے ہیں۔ اردو میں اس کے ترجمہ کی علامت آخر میں "والا، والے، والی، اور والیاں" ہوتی ہے۔ مثلاً جانے والا، جانے والے، جانے والی اور جانے والیاں۔

قاعدہ:۔ اسم فاعل امر حاضر سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ اسکے اخیر میں "ندہ" بڑھا دیا جائے۔ مثلاً بخش سے بخشندہ اور آمرز سے آمرزندہ وغیرہ۔ اسم فاعل کے حسب ذیل دو صیغے آتے ہیں:۔

گردانِ اسم فاعل

جمع	واحد
بینندگاں (دیکھنے والے)	بینندہ (دیکھنے والا)

عربی اسم فاعل بھی فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں اور اِن اوزان پر آتے ہیں:۔

ا۔ خود فاعل کے وزن پر جیسے عاقل، غافل، جاہل، حاکم، ناصر، عادل، سائل، قاتل، عالم اور قائم وغیرہ۔

ب۔ باقی اوزان میں پہلا حرف مِیم پیش والا اور اخیر سے پہلا

حرف ہمیشہ مکسور (زیر والا) ہوتا ہے جیسے مُنعِم (انعام کرنے والا)، مُفسِد (فساد کرنے والا)، منصِف (انصاف کرنے والا)
محقِّق (تحقیق کرنے والا)، مخالِف (اختلاف کرنے والا)،
متحمِّل (تحمل کرنے والا) اور مُستنصِر (مدد چاہنے والا) وغیرہ
اسم فاعل کی دوسری قسم وہ ہے جس کا تعلق اسم جامد (خشک اسم)
سے ہے۔ اِسے اسم فاعل قیاسی کے مقابلہ میں اسم فاعل سماعی
Irregular کہتے ہیں۔ اسم فاعل قیاسی وہ ہے جو کسی لفظ سے
نکلا ہو اور اُس کے بنانے کا کوئی مخصوص قاعدہ ہو۔ اس کے
بالمقابل اسم فاعل سماعی وہ ہے جس کا تعلق اہل زبان سے
محض سننے پر ہو اور اُسے بغیر کسی قاعدہ اور قانون کے بنا لیا گیا ہو
لیکن اس کے باوجود اہل قواعد نے اسم فاعل سماعی کے کچھ قاعدہ
درج ذیل بیان کئے ہیں:۔

١۔ امر کے آخر میں ا زیادہ کرنا جیسے دان (جان تو) سے دانا (جاننے والا) اور بین (دیکھ تو) سے بینا (دیکھنے والا)۔

٢۔ کبھی امر کے بعد "ان" بڑھاتے ہیں مثلاً خواہ (چاہ تو) سے خواہان (چاہنے والا) اور درخش (چمک تو) سے درخشان (چمکنے والا)

٣۔ بعض اوقات ایک اسم اور ایک امر ملنے سے جیسے خطا بخش (خطا بخشنے والا) پوزش پذیر عذر قبول کرنے والا، کارکُن

(کام کرنے والا)۔ ان تینوں مثالوں میں بخش، پذیر اور کن امر ہیں۔

۴۔ کبھی اسم کے بعد ذیل کی علامتیں لگاتے ہیں:۔

گر، بان، چی، دار، گار، ور، گین، سار، ناک، مند، آور، اور می۔ مثلاً (بالترتیب)، آہنگر، فیل بان، مشعلچی، فوجدار، خدمتگار، کینہ ور، غمگین، شرمسار، شرمناک، دولتمند، خواب آور اور جوہری۔

اسم فاعل سماعی کی متفرق مثالیں:۔ گل فروش (پھول بیچنے والا) آتش پز (باورچی)، کفش دوز (موچی)، کلاہ دوز (ٹوپی سینے والا) زین ساز (زین بنانے والا)، باغبان، دربان، زندان بان (جیلر) آہنگر (لوہار)، زرگر (سنار) اور کوزہ گر (کمہار)۔

اسم فاعل اور فاعل Agent کا فرق

فارسی میں اسم فاعل مشتق ہوتا ہے۔ لیکن فاعل اسم جامد ہوتے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ سے ایسی حالت کو ظاہر کرتا ہے جس سے وہ فعل سرزد ہوا ہو جس کے ساتھ وہ مذکور ہو مثلاً "تا نہ بخشد خدائے بخشندہ (جب تک کہ بخشنے والا خدا نہ بخشے) میں بخشندہ اسم فاعل اور خدا (بخشد فعل کا) فاعل ہے۔

۲- اسم مفعول (قیاسی) passive participle

۱- داشتہ آید بکار (رکھا ہوا کام آتا ہے)
۲- شلغم پختہ بہ زنقرۂ خام (پکا ہوا شلغم کچی چاندی سے بہتر ہے)
۳- کشتگانِ خنجرِ تسلیم را (تسلیم کے خنجر سے مارے ہوئے لوگوں کو)

اوپر کی مثالوں میں داشتہ (رکھا ہوا) پختہ (پکا ہوا) اور کشتگان (مارے ہوئے) ایسے مشتق ہیں جن پر فعل واقع ہوا ہے۔ ایسے مشتق اسم مفعول کہلاتے ہیں۔

فاعدہ :- ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد "ہ" بڑھانے سے اسم مفعول قیاسی بن جاتا ہے جیسے پرداخت سے پرداختہ اور آزمود سے آزمودہ۔

گردان اسم مفعول (قیاسی)

جمع	واحد
خوردگان (کھائے ہوئے)	خوردہ (کھایا ہوا)

یاد رہے اسم مفعول ہمیشہ متعدی مصدروں سے بنتا ہے۔ اسم فاعل کی طرح عربی اسم مفعول بھی فارسی میں استعمال ہوتے ہیں اور ان کا وزن یا تو (۱) خود مفعول کے وزن پہ ہوتا ہے جیسے مطلوب (طلب کیا گیا)، مقصود (قصد کیا گیا)، مردود (رد کیا گیا)

مشکور (شکر کیا گیا) اور معقول (عقل میں لایا گیا) وغیرہ اور یا
(۲) باقی اوزان میں پہلا حرف میم مضموم (پیش والا) اور ماقبل
آخر (اخیر سے پہلا حرف) مفتوح (زبر والا) ہوتا ہے جیسے
مُنکَر (انکار کیا گیا)، مصوَّر (تصویر کیا گیا)، مقرَّر (قرار دیا گیا)
متعلق (تعلق کیا گیا)، متقابَل (مقابلہ کیا گیا)، مشتہر (اشتہار
دیا گیا) اور مستغرق (غرق کیا گیا)، مناظرہ (نظر، بحث کیا گیا)
اور مندرَج (درج کیا گیا) وغیرہ۔

اسم مفعول کی دوسری قسم اسم مفعول سماعی ہے۔ یہ اسم مفعول
قیاسی کے مقابلہ میں وہ ہے کہ جس کے بنانیکا کوئی مقرر قاعدہ
نہ ہو۔ بلکہ صرف اہل زبان سے سماع (سننے) پر موقوف ہو
لیکن باایں ہمہ اہل زبان نے اس کے بنانے کے یہ کچھ قواعد بتائے ہیں:-

۱- کبھی ایک اسم اور امر کو ملانا جیسے خداساز (خدا کا بنایا ہوا)،
نصیحت آمیز (نصیحت سے ملا ہوا)، دلگیر (پکڑا ہوا دل)۔

۲- کبھی اسم اور ماضی کو ملانا جیسے خداداد (خدا کا دیا ہوا)،
زراندود (سونے کا ملمع کیا ہوا)۔

۳- کبھی اسم جامد کے بعد اسم مفعول مشتق کے لگانے سے جیسے
پابریدہ (پاؤں کٹا ہوا)، نازپروردہ (ناز کا پالا ہوا) اور
جہاندیدہ (جہاں کا دیکھا ہوا)۔

۴- کبھی ماضی مطلق کے بعد ار لگانے سے مثلاً گرفت سے گرفتار

تنبیہ :- جو فرق اسم فاعل اور فاعل میں بیان کیا گیا ہے۔ وہی فرق اسم مفعول اور مفعول میں ہے مثلاً دہن سگ بہ لقمہ دوختہ به (کتے کا منہ لقمہ سے سیا ہوا بہتر ہے) میں دوختہ اسم مفعول اور دہن سگ مفعول ہے ایک دوسرا فرق یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ اس مثال میں نام کے لحاظ سے دوختہ اسم مفعول اور دہن سگ مفعول بہ (جس پر فعل واقع ہوا ہو) ہے۔

۳- صفتِ مشبّہہ

۱- زید سوختہ سامان نزد من آمد (جلا ہوا سامان زید میرے پاس آیا)

۲- آب رفتہ در جو آمد (گیا ہوا پانی نہر میں آ گیا)

اوپر کی مثالوں میں سوختہ (جلا ہوا) اور رفتہ (گیا ہوا) ایسے مشتق ہیں جو اپنے سے پہلے اسم زید اور آب کی صفت تو نہیں البتہ صفت جیسے بن رہے ہیں۔ ایسے مشتقات کو "صفت مشبہ" کہتے ہیں۔ ان کے بنانے کا وہی کچھ قاعدہ ہے جو اسم مفعول کا ہے۔ البتہ اس میں اور اسم مفعول میں فرق یہ ہے کہ اسم مفعول متعدی مصدروں سے بنتا ہے اور صفت مشبہ لازم مصدروں سے۔ عربی صفات مشبہ بھی بکثرت فارسی میں استعمال ہوتی ہیں اور ان کا وزن عموماً فعیل ہوتا ہے جیسے شریف، کریم، خلیق، جریح (جراحت، زخم کی صفت والا) اور لطیف وغیرہ۔

Abstract Noun

۴۔ حاصل مصدر

۱۔ کردار نکو باید، گفتار نمی شاید (عمل اچھا چاہئے، بات مناسب نہیں)۔

۲۔ ساخت این مکان عجیب خوشنما است (اس مکان کی بناوٹ عجیب خوشنما ہے)

۳۔ از مرگ گریز ممکن نیست (موت سے بچاؤ ناممکن ہے)

اوپر کی مثالوں میں کردار (عمل)، گفتار (بات)، ساخت (بناوٹ) اور گریز (بچاؤ) ایسے مشتقات ہیں جو اس کیفیت یا اثر کو ظاہر کرتے ہیں جو ان کے مصدروں یعنی کردن، گفتن، ساختن، اور گریختن میں موجود ہیں۔ ایسے مشتقات کو حاصل مصدر (مصدر کا خلاصہ) کہتے ہیں۔ اس کے بنانے کا کوئی مقررہ قاعدہ نہیں ہے لیکن پھر بھی اہل قواعد نے اس کے بنانے کی درج ذیل صورتیں لکھی ہیں:-

۱۔ فعل امر کے آخری حرف کو زیر دیکر اس کے آگے "ش" لگا دیتے ہیں۔ جیسے کوش سے کوشش، جوش سے جوشش اور سوز سے سوزش۔

۲۔ فعل امر کے اخیر میں "ہ" زیادہ کر دیتے ہیں جیسے خند سے خندہ

۳۔ کبھی ماضی مطلق اور امر ملا کر جیسے گفتگو۔

۴۔ دو امروں کے درمیان ا لگا کر جیسے کشاکش۔

۵۔ کبھی امر حاصل مصدر کا کام دیتا ہے جیسے شمار، رنج وغیرہ۔

۶- کبھی ایک ہی مصدر کے فعل امر اور نہی مل کر مثلاً کش مکش، خواہ مخواہ۔
۷- کبھی دو مختلف مصدروں کی ماضی مطلق ملا کر مثلاً آمد و رفت خرید و فروخت۔
۸- کبھی فعل امر یا اسم کے بعد ی لگا کر جیسے خموشی۔
۹- کبھی اسم اور فعل امر کے ملنے سے جیسے دسترس، گوشمال۔
۱۰- کبھی دو امر مل کر جیسے سوز و گداز، پیچ و تاب۔
۱۱- عربی زبان کے حاصل مصادر بھی فارسی زبان میں مستعمل ہوتے ہیں جیسے کراہیّت (ناگواری)، انسانیّت (انسان ہونا)، فوقیّت (بڑھائی)، کیفیت (مزہ)، امنیّت (امن)، ذہنیّت (ذہن)، حماقت (بیوقوفی)۔

تنبیہ:- فارسی حاصل مصادر سے مزید واقفیت کے لئے کسی پچھلی جگہ پہ کی گئی۔ فارسی مصادر کی بحث کا مطالعہ کیجئے۔

۵- اسم حالیہ

۱- روباہ افتاں و خیزاں میرفت (لومڑی گرتی پڑتی جا رہی تھی)
۲- شبیر غرّاں سوئے دشت گریخت (شبیر غراتے ہوئے جنگل کی طرف دوڑا)
۳- زید را گریہ کناں دیدم (زید کو روتے ہوئے میں نے دیکھا)
ان مثالوں میں افتاں و خیزاں (گرتے پڑتے)، غرّاں (غراتے ہوئے)

اور گریہ کناں (روتے ہوئے) ایسے مشتقات ہیں جو فاعل یا مفعول کی حالت ظاہر کر رہے ہیں۔ ایسے مشتقات کو اسمائے حالیہ کہتے ہیں ان کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل امر کے اخیر "ان" لگا دو جیسے خندہ سے خندان اور رنج سے رنجان وغیرہ۔

تنبیہ ۱۔ اسم حالیہ واحد اور جمع دونوں صورتوں یکساں یعنی واحد آتا ہے مثلاً طفلاں رقصاں و پائے کوباں بمدرسہ آمدند (لڑکے ناچتے ہوئے اور پاؤں کوٹتے ہوئے مدرسہ میں آئے۔

(۲) فارسی میں اسم حالیہ مکرّر (دوبار) بھی آتا ہے جیسے غلطان غلطاں می رود تا لب گو (لڑھکتے لڑھکتے گڑھے کے کنارہ تک جاتا ہے)

مشقی سوالات

۱۔ ذیل کی مثالوں میں اسم فاعل قیاسی، اسم فاعل سماعی، اسم مفعول قیاسی، اسم مفعول سماعی، صفت مشبہہ، حاصل مصدر اور اسم حالیہ دریافت کیجئے:۔

نعرہ زناں، شکستگی، جدّت، توانائی، شکوہ کناں، مجادلہ، منفرد، امیرزادہ، غم آلود، کوفتہ، نشستہ، مار گزیدہ، آمدہ، غریب نواز، خیاط، دہشت، آیندہ، جویندہ، مساجد، زندگی، معلم،

۲۔ ذیل کی خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کرو:۔

ا۔ .... راست می گوید۔

ب۔ خدا ...... ہم است۔

ج۔ خفتہ را ...... کے کند بیدار۔

د۔ ...... شما بوقت دوپہر موصول شد۔

ھ۔ مردہ را بگور دفن کردند۔

و۔ ...... شما لذت عجیب دارد۔

ز۔ ...... ایں چاقو بسیار ملائم افتادہ۔

ح۔ احمد ...... نزد من آمد۔

۳۔ اسم فاعل، فاعل، اسم مفعول، مفعول اور صفت مشبہ میں فرق بیان کر کے مثالیں بھی دو۔

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ سے اسم فاعل بناؤ:۔
گیر، گار، بان، ور، دار، چی، بر اور آور۔

۵۔ مندرجہ ذیل مصادر سے حاصل مصدر بناؤ:۔
تپیدن، جنبیدن، خریدن، پرداختن، ژولیدن، غنودن، شمردن، گریختن، فشردن، نگارش، یافتن، وزیدن۔

۶۔ اسم فاعل بنانے کے پانچ قاعدے لکھو۔

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے اسم فاعل و اسم مفعول الگ الگ کرو:
مقرَّر، مقدِّس، مقابلہ، مصوِّر، مساوی، مؤدِّب، مؤخَّر، معیَّن، مستقبل، مقدَّم، مستحکم۔

۸- فاعل اور مفعول کے وزن پر اسم فاعل اور مفعول کی پانچ مثالیں قلمبند کیجئے۔

تیسری بحث اسم جامد میں

۱- معرفہ اور نکرہ

۱- سرینگر پایۂ تخت کشمیر است (سرینگر کشمیر کا پایۂ تخت ہے)

۲- سلطان زین العابدین پادشاہ کشمیر بود (سلطان زین العابدین کشمیر کا پادشاہ تھا)۔

۳- رودخانۂ جہلم از کوہستان کشمیر منبع گیرد (دریائے جہلم کشمیر کے پہاڑوں سے پھوٹتا ہے)

۴- سگ زرد برادر شغال مے باشد (زرد کتا گیدڑ کا بھائی ہوتا ہے)

۵- بزرگے دیدم اندر کوہسارے (ایک بزرگ ایک پہاڑ پر میں نے دیکھا)۔

۶- شیر درندہ معروف است (شیر ایک مشہور درندہ ہے)

اوپر کی مثالوں میں سرینگر، سلطان زین العابدین اور جہلم ایسے اسماء ہیں جو خاص چیزوں کے نام کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے مقابل سگ زرد، بزرگ اور شیر ایسے اسماء ہیں جن سے کوئی مقررہ کتا، بزرگ اور شیر سمجھ میں نہیں آتا۔ فارسی قواعد میں اول الذکر

قسم کو اسماءِ معرفہ اور ثانی الذکر کو "اسمائے نکرہ" کہتے ہیں۔ اس بناء پر اول الذکر کی تعریف یہ ہو گی:۔

اسمِ معرفہ (Proper Noun) وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کا نام ہو جیسے افضل، قرآن مجید، سرینگر، اسلام آباد، کشمیر۔

اور ثانی الذکر کی یہ:۔

اسمِ نکرہ (Common Noun) وہ اسم ہے جو ایک قسم کی کئی چیزوں پر بولا جا سکے۔ جیسے مردم، شتر، کتاب۔

معرفہ کی قسمیں

۱۔ اسمِ علم

۱۔ محمد طاہر غنی یکے از شعراء کشمیر بود (محمد طاہر غنی کشمیر کے شاعروں میں سے ایک تھا)

۲۔ شمس العلماء مولوی نذیر احمد یکے از علماء ہند بود (شمس العلماء مولوی نذیر احمد ہندوستان کے عالموں میں سے ایک تھا)

۳۔ اسماعیل ذبیح اللہ فرستادۂ خدا بود (اسماعیل ذبیح اللہ خدا کا بھیجا ہوا تھا)

۴۔ سلطان العارفین حضرت مخدوم حمزہ یکے از عرفائے کشمیر بود

(سلطان العارفین مخدوم حمزہ کشمیر کے صوفیوں میں سے تھے)

۵۔ للہ عارفہ نام زن از سرزمین کشمیر بود (للہ عارفہ نام کی عورت سرزمین کشمیر سے تھی)

۶۔ کشمیر در آب وہوا از بہترین ممالک دنیا ست (آب وہوا میں کشمیر دنیا کے بہترین ملکوں میں سے ہے)

اوپر کی مثالوں میں محمد طاہر، مولوی نذیر احمد، اسماعیل، حمزہ للہ اور کشمیر ایسے اسم ہیں جو خاص جگہ یا اشخاص کے نام ہیں۔ ایسے اسموں کو اسم علم کہتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہی غنی، شمس العلماء، ذبیح اللہ سلطان العارفین اور عارفہ ایسے اسماء ہیں جو اگرچہ کسی شخص کے ذاتی نام تو نہیں البتہ وہ یا تو کسی شخص نے اپنے لئے خود مقرر کر لئے ہیں یا حکومت اور لوگوں کی طرف سے انہیں بطور عزت عطا کئے ہیں۔ ایسے اسماء کو خطاب، لقب، تخلص، عرف اور کنیّت کہتے ہیں۔

تعریفات

علم وہ اسم ہے جو کسی شخص یا چیز کا ذاتی نام ہو۔ جیسے نورالدین محمد اقبال، سکندر خان، محمد ابراہیم۔

خطاب۔ وہ وضعی نام ہے جو کسی کارگزاری یا قابلیت کے سلسلہ میں حکومت کی طرف سے کسی شخص کو دیا جائے جیسے امیر کبیر

علی ثانی (میر سید علی ہمدانی رح کا لقب)، سلطان العارفین (حضرت مخدوم حمزہ کا لقب)، عارفہ (للہ، کا لقب۔

تخلص۔ وہ مختصر نام ہے جو شاعر لوگ اپنے اشعار میں استعمال کرتے ہیں جیسے غنی، جویا، بیدل اور غالب (بالترتیب محمد طاہر کشمیری، مرزا داراب کشمیری، مرزا عبدالقادر عظیم آبادی اور مرزا اسداللہ خان دہلوی کے تخلص ہیں)

عرف۔ وہ وضعی نام ہے جو لوگوں میں محبّت یا حقارت کی وجہ سے مشہور ہو جائے۔ جیسے ریشی صاحب (شیخ نورالدین ولی کا عرف)، اور پُونز (کشمیری زبان میں بندر) کسی کا حقارت سے عرف

کنیت۔ کسی شخص کا وہ وضعی نام ہے جو والدین یا اولاد کی نسبت سے مشہور ہو جائے۔ جیسے ابومسلم، ابوالحسن، ابن قتیبہ، ام عمر، ابن کلثوم، ابوالکلام۔

۲۔ اسمِ ضمیر

۱۔ من اورا گفتم (میں نے اُسے کہا)۔

۲۔ ترا کہ گفت آنجا مرو (تجھے کس نے کہا کہ وہاں نہ جا)۔

۳۔ تو خودت میدانی کہ من مرد ذی دولت نیستم (تو خود جانتا ہے کہ میں دولتمند آدمی نہیں ہوں)۔

۴۔ گفتمش کہ با من فریب مکن (میں نے اُس سے کہا کہ میرے ساتھ

دھوکہ نہ کرو)۔

۵۔ ما فردا نزد تو خواہیم آمد (ہم کل تیرے پاس آئینگے)

۶۔ شفا بایدت داروئے تلخ نوش (اگر تجھے شفا چاہئے تو کڑوی دوا پی)

۷۔ خسرو غریب ست وگدا افتادہ در شہر شما (خسرو ایک فقیر اور پردیسی ہے اور تمہارے شہر میں پڑا ہوا ہے۔

اوپر کی مثالوں میں من، او، تو، ات، ام، اش، ما اور شما ایسے الفاظ ہیں جو ناموں کے قائم مقام ہیں۔ ایسے الفاظ کو ضمیر یا اسم ضمیر کہا جاتا ہے۔ اہل زبان کے نزدیک ضمیروں کی وضع بنانے کا مقصد یہ ہے کہ ایک اسم کو بار بار دُہرانے سے زبان پر جو ثقل اور بھدا پن ہوجاتا ہے، اُس گرانی کو اُس مختصر اسم کے ذریعہ جسے اسم ضمیر کہتے ہیں دور کردیا جاتا ہے۔ اس بناء پر اسم ضمیر کی تعریف یہ ہوئی کہ وہ مختصر سا کلمہ کسی نام کی تکرار سے بچنے کے لئے اُس کی جگہ استعمال کیا ئے، اسم ضمیر کہلاتا ہے۔ اور جس اسم کی طرف یہ ضمیر لوٹے اُسے ضمیر کا "مرجع" کہتے ہیں۔ ضمیر کی حسب ذیل دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ منفصلہ (Seperate pronoun) وہ ضمیر ہے جو فعل سے الگ لکھی جائے۔ مثلاً شما این کار چرا کردید میں لفظ "شما" ضمیر منفصل ہے اور یہ حسب ذیل ضمیریں ہیں:۔

	واحد	جمع	واحد	جمع
غائب	او	وے		ایشان

جمع	واحد	صیغہ
ایشان را	اورا	غائب
شما	تو	حاضر
شمارا	ترا	"
ما	من	متکلم
مارا	مرا	"

۲- متصلہ (Adjunct pronoun) وہ ضمیر ہے جو فعل اور اسم سے ملا کر لکھی جائے۔ مثلاً "کہ بر عارضم صبح پیری دمید" میں عارضم کا "م" ضمیر متصل ہے۔ یہ ضمائر بھی حسب ذیل ہیں:-

جمع	واحد	صیغہ
شان، ند	ش	غائب
ید	ی	حاضر
تان	ت	"
یم، مان، مایان-	م	متکلم

ضمیروں کے حالات

۱- حالت فاعلی

۱- شما کجا مے روید (تم کہاں جاتے ہو؟)

۲- من او را گفتہ بودم (میں نے اس سے کہا تھا)-

۳- ایشان این کار کردہ اند (انہوں نے یہ کام کیا ہے)-

۴- او نزد من آمد (وہ میرے پاس آیا)-

۵- تو این کار چرا کردی (تو نے یہ کام کیوں کیا؟)-

۶- جملہ برادر تو این جا آمدند (تیرے تمام بھائی یہاں آئے ہیں)-

۷- من نکردم شما حذر بکنید (میں نے نہیں کیا تم پرہیز کرو)-

ان مثالوں میں شما، من، ایشان اور او، کردی کی ی، آمدند کا ند کردم کا م اور بکنید کا ید ایسی ضمیریں ہیں جو اپنے فاعل ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ ایسی ضمیروں کو "فاعلی ضمیریں" کہتے ہیں۔ ان میں سے اول الذکر چار فقروں کی ضمیریں "ضمائر منفصلہ" اور آخر الذکر تین فقروں کی ضمیریں "ضمائر متصلہ" ہیں۔

۲- حالتِ مفعولی

۱- او را گفتم (میں نے اُس سے کہا)-

۲- او مرا ایک کتاب داد (اُس نے مجھے ایک کتاب دی)-

۳- ایشان را نزد من بفرست (انہیں میرے پاس بھیج)-

۴- دیروز ترا یک سیب دادم (کل رات میں نے تجھے ایک سیب دیا)-

۵- ما را نیز یک قلم بدہید (ہمکو بھی ایک قلم دو)-

۶- دیروز شما را یک اشرفی دادم چہ کردید (کل تمہیں میں نے ایک

اشرفی دی، اس کا کیا کیا)۔

۷۔ شفا بایدت داروی تلخ نوش (اگر تجھے شفا چاہئے تو کڑوی دوا پی)۔

۸۔ گفتمش نزد من کے آئی (میں نے اس سے کہا میرے پاس کب آئیگا)۔

۹۔ بہ برادرتاں در بازار برخوردم (تمہارے بھائیوں سے میں بازار میں ملا)

۱۰۔ دوش از غصہ نجاتم دادند (کل رات انہوں نے مجھے غصہ سے نجات دی)

اوپر کی مثالوں میں اورا، مرا، ایشاں را، ترا، مارا، شمارا، ت، ش اورم ایسی ضمیریں ہیں جو مفعول ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ ایسی ضمیروں کو "مفعولی ضمیریں" کہتے ہیں۔

۳۔ حالت اضافی

۱۔ برادرا وامروز خواہد آمد (اس کا بھائی آج آئیگا)۔

۲۔ خادم شما آدم خوب است (تمہارا نوکر اچھا آدمی ہے)۔

۳۔ کتابت چہ شد (تیری کتاب کیا ہوئی)۔

۴۔ ملک ما آب وہوائے خوب دارد (ہمارا ملک اچھی آب وہوا رکھتا ہے)

۵۔ معاملہ ایشان باما خوب نیست (ان کا معاملہ ہمارے ساتھ اچھا نہیں ہے)

۶۔ برادرت دیروز اینجا بود (تیرا بھائی کل یہاں تھا)۔

۷۔ امروز دلم خیلے پریشان است (آج میرا دل بہت پریشان ہے)۔

اوپر کی مثالوں میں او، شما، تو، ما، ایشان، ت اورم ایسی

ضمیریں ہیں جن سے ایک چیز کی نسبت دوسری چیز کی طرف ہو رہی ہے۔ ایسی ضمیروں کو "ضمائر اضافی" کہتے ہیں۔ ان میں سے اول الذکر پانچ ضمیریں "ضمائر منفصلہ" اور آخر الذکر دو "ضمائر متصلہ" ہیں۔

اضمار قبل الذکر

۱- قلمت چہ شد (تیرا قلم کیا ہوا)۔

۲- خادمش نزد من آمد (اُس کا خادم میرے پاس آیا)۔

۳- پدرت کجا رفت (تیرا باپ کہاں گیا)۔

۴- ایشان مارا آواز کردند (انہوں نے ہمیں آواز دی)۔

۵- من اورا گفتم این کار چرا کردی (میں نے اس کو کہا یہ کام تو نے کیوں کیا)

ان مثالوں میں ت، ش، ت، ایشان اور من ایسی ضمیریں ہیں۔ جو کسی نہ کسی اسم کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ لیکن قاعدہ ہے کہ جن اسماء کی طرف یہ ضمیریں لوٹیں، ان کا ذکر پہلے ہونا چاہئے یہاں چونکہ اُن اسماء کا ذکر پہلے نہیں ہوا، اس لئے کلام میں ایسا ہونا اضمار قبل الذکر (یعنی ضمیر کا اپنے مرجع سے پہلے مذکور ہونا) کہلاتا ہے۔ اور یہ فارسی کلام بالخصوص نظم میں بالکل جائز ہے۔ اور اضمار قبل الذکر کے درست ہونیکی وجہ یہ ہے کہ سننے والے کو اُس کا مرجع عموماً معلوم ہوتا ہے

تنبیہ:- خود، خویش اور خویشتن بھی ضمیر کی جگہ استعمال ہوتے ہیں اور اپنا، اپنے کے معنی دیتے ہیں۔ جیسے

چو خود کردند راز خویشتن فاش -

میں لفظ خود اور خویشتن - ایسی ضمیروں کو "ضمائر تاکیدی" کہتے ہیں

ضمیر بارز اور ضمیر مستتر

۱- قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند (فال کا قرعہ مجھ دیوانہ کے نام پر اُنہوں (قضا و قدر کے فرشتوں) نے ڈالا -

۲- این کار از تو آید و مردان چنین کنند (یہ کام تجھ ہی سے ہوتا ہے اور مرد لوگ ایسا ہی کرتے ہیں) -

پہلی مثال میں "زدند" فعل ماضی مطلق کا جمع غائب ہے اور اس کا فاعل قضا و قدر کے فرشتے ہیں جو "ایشان" کی پوشیدہ ضمیر سے مفہوم ہوتے ہیں - ایسی ضمیر کو جو لفظوں میں مذکور نہ ہو لیکن مفہوم میں موجود ہو، اُسے ضمیر مستتر (پوشیدہ) کہتے ہیں - اسکے برعکس دوسری مثال میں "تو" ایسی ضمیر ہے - جس کا مفہوم نہ صرف معنوں میں موجود ہے بلکہ یہ ضمیر لفظوں میں بھی مذکور ہے - ایسی ضمیر کو ضمیر بارز (ظاہر) کہتے ہیں -

۳- اسم اشارہ

۱- این کتاب از من ہست (یہ کتاب میری ہے) -

۲- آن طفل کیست (وہ کون لڑکا ہے) -

۳- آنان ہمسایگان من اند (وہ میرے ہمسائے ہیں) -
۴- ایناں ہمدرساں من اند (یہ لوگ میرے ہم سبق Fellow class ہیں) -

اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھنے پر معلوم ہوگا کہ کتاب، طفل، ہمسایگاں اور ہم درساں درصل اسمائے نکرہ Noun Common ہیں۔ لیکن ان سے پہلے این و آن، آنان اور اینان لگنے سے اِن میں تخصیص پیدا ہوگئی ہے۔ اس لئے اِن اسماء کو "اسماء اشارہ" اور جس چیز کی طرف اِن سے اشارہ ہو اسکو "مشارٌالیہ" کہتے ہیں۔ اِس بنا پر:-

اسم اشارہ وہ اسم معرفہ Proper Noun ہے جس کے ذریعہ کسی چیز یا جگہ کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے این، آں، آنان اور اینان۔ اور:-

مشارٌالیہ وہ شخص یا چیز یا جگہ ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے۔ این قلم آن دوات میں قلم اور کتاب مشارٌالیہ ہیں۔

اسم اشارہ کی حسب ذیل دو قسمیں ہیں:-

(۱) اشارہ قریب وہ اسم اشارہ ہے جس سے نزدیک چیز کی طرف اشارہ ہو جیسے این مدرسہ۔ یہ اشارہ حسب ذیل الفاظ ہیں:-
این، اینان، اینک، اینہا، ہمیں۔

(۲) اشارۂ بعید وہ اسم اشارہ ہے جس سے کسی دور چیز کی

طرف اشارہ ہو جیسے آن کتاب ۔ یہ اشارہ حسب ذیل الفاظ ہیں :-
آن، آنان، آنہا، ہماں ۔

تنبیہ ا۔ اگر مشارالیہ جمع غیر ذوی العقول (بے جان چیز کی جمع ہو تو اسم اشارہ واحد آئیگا جیسے این جامہا از دہلی آوردہ ام (یہ کپڑے دہلی سے لایا ہوں) اور اگر مشارالیہ جمع محذوف ہو یا اسم اشارہ سے دور واقع ہو تو ایسی صورت میں "جمع مشارالیہ" کے لئے اسم اشارہ بھی جمع ہی آئیگا جیسے آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند۔ یا اینہا کہ مے بینید جامہائے من اند (یہ جو تم دیکھتے ہو میرے کپڑے ہیں) ۔

(۲) اگر اسم اشارہ سے پہلے زائد ب ہو تو ا کو د سے بدل دیتے ہیں جیسے بدانکہ، بدین وجہ، بدینہا ۔

(۳) آں اور ایں، اسی طرح اینان اور آنہا عام طور حرف از کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ اس صورت میں وصل کلمہ کے وقت ان کا ا گر کر از آن سے ازاں اور ازایں سے ازیں رہ جاتے ہیں اور از کا ا بھی حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے زان سبب، زین جہت

(۴) روز و شب اور سال سے پہلے بجائے "این" کے "اِم" استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے امروز، امشب اور امسال ۔

(۵) اسم اشارہ اور اسم ضمیر میں فرق یہ ہے کہ ضمیر کے لئے صرف الفاظ ہی استعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر اشارہ کے لئے الفاظ کے علاوہ

ہاتھ، پاؤں، آنکھ یا جسم کے کسی دوسرے حصہ سے بھی کام لیا جاتا

(۶) این، اینہا، آں اور آنہا ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن ایناں اور آناں فقط ذوی العقول کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(۷) مذکورہ بالا اسمائے اشارہ کے بعد لفظ خود بھی فارسی میں عام طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس صورت میں کسی چیز یا واقعہ سے انکار کا فائدہ دیتا ہے جیسے این خودش، ایناں خودشاں این کار کردند۔

۴۔ ضمیر موصول

۱۔ ہرچہ بادا باد ماکشتی در آب انداختیم (جو کچھ بھی ہو ہو ہم نے تو کشتی پانی میں ڈال دی ہے)۔

۲۔ ہرکہ آمد عمارت نو ساخت (جو کوئی بھی آیا اس نے نئی عمارت بنائی)

۳۔ ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت۔ دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست۔ (جس آدمی نے کہ بدی کا بیج بویا اور نیکی کی امید رکھی، اس نے بیہودہ دماغ پکایا اور باطل خیال باندھا۔

۴۔ آنانکہ غنی تراند محتاج تراند (جو لوگ زیادہ دولتمند ہیں، زیادہ ہی محتاج ہیں)۔

۵۔ آنکس کہ نداند و نداند کہ نداند۔ در جہل مرکب ابدالدہر بماند
جو آدمی کہ نہیں جانتا اور نہیں جانتا کہ وہ نہیں جانتا وہ آدمی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہل مرکب میں رہتا ہے۔

اوپر کی مثالوں میں ہرچہ، ہرکہ، ہرآنکہ، آنانکہ اور آنکس ایسی ضمیریں جو اُس وقت اپنے مکمل معنی نہیں دیتیں جب تک کہ اِن کے ساتھ ایک اور جملہ مذکور نہ ہو مثلاً ہرکہ آمد عمارتِ نو ساخت" میں "ہرکہ آمد" کا مطلب اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک کہ "عمارتِ نو ساخت" بھی اس کے ساتھ مذکور نہ ہو۔ ایسی ضمیروں کو "ضمائر موصولہ" Relative pronoun کہتے ہیں اور جو جملہ ان کے مطلب کو مکمل کرنے کے لئے ان کے ساتھ ذکر ہوتا ہے وہ ان کا "صلہ" کہلاتا ہے۔ اِن میں سے آنکہ، ہرکہ، ہرآنکہ، آنانکہ اور آنکس کہ اشخاص کے لئے اور ہرچہ، آنچہ اور ہرآنچہ اشیاء کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

تنبیہ:۔ جاننا چاہیئے کہ اصل "ضمائر موصولہ" کہ اور چہ ہیں اور فارسی میں جو کئی صورتیں ان کی ملتی ہیں وہ حقیقتاً کہ اور چہ کا مزید علیہ ہیں۔ ان ضمیروں کے مفہوم کی اسم اشارہ یا ضمائر تاکیدی اور دیگر ضمیروں میں سے ایک داخل کرنے سے تردید کی جا سکتی ہے جیسے من کہ خودم اور ایشان کہ خودشان وغیرہ۔

مشقی سوالات

۱۔ ذیل کی مثالوں میں معرفہ اور نکرہ دریافت کیجئے :۔

ا۔ زید مرد دانا ہست (زید دانا آدمی ہے)۔

ب۔ یوسف شاہ چک یکے از معروف ترین سلاطین کشمیر بود (یوسف شاہ چک کشمیر کے مشہور ترین سلاطین میں سے تھا)۔

ج۔ بزرگے دیدم اندر کوہسارے (ایک پہاڑ میں میں نے ایک بزرگ کو دیکھا)۔

۲۔ اسم علم کی تعریف کرنے کے بعد اس کی اقسام لکھئے۔

۳۔ ذیل کی مثالوں میں ضمیروں کی حالت فاعلی، حالت مفعولی اور حالت اضافی دریافت کیجئے :۔

ا۔ این اسپ من است (یہ میرا گھوڑا ہے)۔

ب۔ دیروز شما کجا مے رفتید (کل تم کہاں جاتے تھے)۔

ج۔ ترا کہ گفت با من سخن کنی (تجھے کس نے کہا کہ میرے ساتھ بات کر)

۴۔ ذیل کی خالی جگہوں کو پورا کیجئے :۔

۱۔ ہر کہ محنت کند . . . . .

۲۔ آنچہ بر خود نہ پسندی بر . . . .

۳۔ ہر چہ بفرمائید . . . . . .

۴۔ آنانکہ دانا اند . . . . . .

۵۔ ضمیر بارز اور مستتر کی تعریفیں کرنے کے بعد اُن کی مثالیں بھی دیجئے۔

۶۔ ذیل کے الفاظ کو اپنے فقروں میں استعمال کرو:۔
خود، خویشتن، ہمیں، آنہا، آنکہ، آنکس، بدیں، بدینہا خودماں، خودشاں، ازیں، ہرچہ اور اینک۔

اسم نکرہ اور اسکی قسمیں

Indefinite

۱۔ اسم ذات

Substantive Noun

۱۔ گربہ و سگ باہم دشمن جانی اند (بلّی اور کُتّا آپس میں جانی دشمن ہیں)۔

۲۔ ماکیاں بیضہ مے دہد (مرغی انڈہ دیتی ہے)۔

۳۔ آدم از ہمہ مخلوقات اشرف است (آدمی تمام مخلوق سے اشرف ہے)

۴۔ مسکیں خر اگرچہ بے تمیز است۔ چوں بار ہمے برد عزیز است (مسکین گدھا اگرچہ بے تمیز ہے لیکن جب بوجھ اٹھاتا ہے تو پیارا ہے)

اوپر کی مثالوں میں گربہ، سگ، ماکیاں، آدم اور خر ایسے اسماء ہیں جو کسی خاص بلّی، کُتّا، مرغی، آدمی اور گدھے پر نہیں بولے جا رہے بلکہ انہیں حیوانوں کی پوری نوع پر بولے جا رہا ہیں۔ ایسے اسماء "اسماء ذات" کہلاتے ہیں۔

تعریف۔ اسم ذات وہ اسم نکرہ ہے جو اپنے موسوم کی خصوصیت

کو ظاہر کرکے اُسے دوسری چیزوں سے ممتاز کرے جیسے بیل، شتر، اسپ، کارد، شجر، سنگ وغیرہ۔

۲- اسم آلہ

۱- مقراض بیار کہ جامہ ببرانم (قینچی لاتا کہ میں کپڑا کاٹوں)
۲- گزلک بقلم تراشی بکار مے آید (چاقو قلم تراشی کے کام آتا ہے)
۳- این مسطر قدرے کج شدہ است (یہ پیمانہ کسی قدر ٹیڑھا ہو گیا ہے)
ان مثالوں میں مقراض، گزلک اور مسطر ایسے اسماء ہیں جو کسی آلہ یا اوزار کا نام بتلا رہے ہیں۔ جو اسماء اس قسم کے ہوں انہیں اسمائے آلہ کہتے ہیں جیسے تیغ، دوات، قلم وغیرہ۔

فارسی میں اسمائے آلہ مندرجۂ ذیل طریقوں سے آتے ہیں :-

۱- بعض اسم آلہ جامد ہوتے ہیں یعنی کسی مصدر سے نکلے ہوئے نہیں ہوتے اور مفرد ہوتے ہیں جیسے خنجر، خامہ، کارد اور تیغ وغیرہ۔

۲- بعض اسم آلہ مشتق ہوتے ہیں یعنی مصدر سے نکلتے ہیں جیسے پیمانہ (پیمودن بمعنی ناپنا سے)، استرہ (ستردن بمعنی مونڈنا سے) اور دمہ (دمیدن بمعنی پھونکنا سے)۔

۳- بعض اسم آلہ مرکب ہوتے ہیں اور عموماً کسی اسم اور امر حاضر کے ملنے سے بنتے ہیں جیسے آتش گیر (چمٹا)، قلم تراش،

مگس ران (پنکھا) اور جاروب (جھاڑو)

۴- عربی اسم آلہ مِفعَل اور مِفعال کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے مسطر، مجمر (انگیٹھی)، مِنْفَخ (پھکنی)، مسواک، مفتاح (کنجی)، معراج (سیڑھی) وغیرہ۔

۳- اسم ظرف

۱- من بمدرسہ رفتم (میں مدرسہ گیا)۔

۲- نیم شب دزد داخل اطاق شد (آدھی رات کو چور کمرہ میں داخل ہوا)۔

۳- قلم در قلمدان بنہ (قلم قلمدان میں رکھ)۔

۴- من امروز صبح زود برخاستم (میں آج صبح جلدی اُٹھ گیا)۔

اوپر کی مثالوں پر غور کرو۔ ان میں مدرسہ اور قلمدان ایسے اسم ہیں جو جگہ یا مکان کے معنی دیتے ہیں۔ اور نیم شب، امروز اور صبح ایسے اسم ہیں جو وقت یا زمان کے معنی دیتے ہیں۔ ایسے اسموں کو اسم ظرف کہتے ہیں۔ جو اسم جگہ کے معنی دیں وہ اسم ظرف مکان اور جو اسم وقت یا زمانہ کے معنی دیں وہ اسم ظرف زمان کہلاتے ہیں

اسم ظرف مکان بنانے کے قاعدے

۱- اسماء کے بعد مندرجہ ذیل علامات لگانے سے ظرف مکان بنتے ہیں:-

ا- خانہ- جیسے کتاب خانہ، فیل خانہ، مہمان خانہ، کبوترخانہ
ب- دان- جیسے قلمدان، دیگدان، آتشدان، عطردان-
ج- گاہ- جیسے نشستگاہ، قبلہ گاہ، آرامگاہ، خوابگاہ، نزہت گاہ-
د- سرائے- جیسے محفل سرائے، کارواں سرائے، جہانسرائے، حرم سرائے، ماتم سرائے-
ہ- زار- جیسے سبزہ زار، گلزار، چمن زار، لالہ زار، مرغزار، سمن زار، زعفران زار، شورہ زار اور نمک زار-
و- ستان- جیسے لالہ ستان، گلستان، بوستان، ہندوستان، ترکستان، شبستان-
ز- بار- جیسے جویبار، رودبار، زنگبار-
ح- سار- جیسے کوہسار، شاخسار، چشمہ سار-
ط- آباد- جیسے مرادآباد، حیدرآباد، شاہ آباد-
ی- لاخ- جیسے سنگ لاخ، دیولاخ-
ک- کدہ- جیسے بتکدہ، آتشکدہ-

ان کے علاوہ کبھی حسب ذیل الفاظ بھی جب وہ کسی اسم کے ساتھ مل کر استعمال ہوں ظرف مکان کا کام دے جاتے ہیں:-

مرزبوم، زمین، آشیان، مکان، جیسے مرزبوم ایران، ایران زمین، خلد آشیانی، جنت مکانی-

۲- کبھی اسم اور فعل مل کر ظرفیت کے معنی دیتے ہیں جیسے آبگیر (تالاب)، بدررو (پرنالہ)۔

۳- کبھی اسم ظرف مصدر سے مشتق ہوتا ہے جیسے دوشہ (دوہنے کا برتن) دوشیدن مصدر سے مشتق ہے۔

۴- عربی زبان کے ظروف مکان بھی فارسی میں مستعمل ہیں اور عموماً مَفْعِل، مَفْعَل اور مَفْعَلہ کے وزنوں پر آتے ہیں۔ اول الذکر کی مثالیں جیسے مشرق، مغرب، مسجد، محمل، منزل، مجلس اور معدن وغیرہ اور ثانی الذکر کی جیسے مصدر، منبع، مرقد، مدفن، مقطع، مطلع، مشعل وغیرہ اور ثالث الذکر کی جیسے مقبرہ، مدرسہ، مکتبہ اور مزبلہ (پاخانہ پھرنے کی جگہ)۔

اسم ظرف زمان بنانے کے قاعدے

ظرف زمان عموماً مفرد الفاظ ہوتے ہیں اور مختلف اوقات ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً صبح، شام، بامداد، سحر، شب، نیم روز، امروز، دیروز وغیرہ۔ لیکن بعض اوقات مفرد الفاظ کے آخر میں گاہ، گاہاں اور گاہی زیادہ کرتے ہیں جیسے سحرگاہ، سحرگاہاں، سحرگاہی، صبح گاہ، صبح گاہاں اور صبح گاہی۔

تنبیہ:- ظرف زمان کے سلسلہ میں ذیل کے امور کا یاد رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔

دنوں کے نام

شنبہ (سنیچر)، یک شنبہ (اتوار)، دوشنبہ (پیر)، سہ شنبہ (منگل)، چہارشنبہ (بدھ)، پنجشنبہ (جمعرات)، آدینہ یا جمعہ (جمعہ)۔

ایضاً

اردو	فارسی	اردو	فارسی
کل کی گذری ہوئی رات	دی شب	کل کا گذرا ہوا دن	دیروز
پرسوں کی "	پری شب	پرسوں کا "	پریروز
اترسوں "	پری پری شب	اترسوں کا "	پری پریروز
کل کی رات جو آئیگی	شب فردا	کل کا دن جو آئیگا	فردا
پرسوں کی رات "	شب پس فردا	پرسوں "	پس فردا
دوپہر	نیم روز	اترسوں "	پس پس فردا
آج رات	امشب	آج کا دن	امروز
آدھی رات	نیم شب	آدھا گھنٹہ	نیم ساعت

مہینوں کے نام

فروردین، اُردی بہشت، خورداد، تیر، خرداد، شہریور، مہر، آبان، آذر، دی، بہمن، اسفندار۔

۴- اسم صوت

۱- زید قاہ قاہ میخندید (زید قہقہہ مار کر ہنستا تھا)۔
۲- فاختہ کو کو کند بر قصرِ آں شیرِ ژیاں (اُس مست شیر کے محل پر فاختہ کو کو کرتی ہے)۔
۳- در نیم شب از در آواز طق طق شنیدم (آدھی رات کے وقت میں نے دروازہ سے کھٹ کھٹ کی آواز سنی)۔

اِن مثالوں میں قاہ قاہ، کو کو اور طق طق ایسے نام ہیں جو کسی جانور یا چیز کی آواز کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے اسماء "اسماءِ صوت" کہلاتے ہیں۔ فارسی زبان میں کُتّے کی آواز کی نقل عَف عَف، چڑیا کی چوں چوں، بلّی کی مُومُو، صراحی کی قُلقُل، کباب کے جلنے کی چِر چِر، خنجر اور تلوار کی ضرب کی چکا چاک، تیروں کے متواتر چلنے کی فشا فش، بادل کی گرج کی غریدنِ ابر، چلّا کر رونے کی نالہ و زاری، نوحہ و شیون، قلم کی آواز کی صریر، چکّی کی گھڑ گھڑاہٹ کی غریوِ آسیا، ڈھنڈورہ پیٹنے کی منادی، جار زدن، چھینک کی عطسہ، راگ کی نغمہ، ترانہ، سرود اور سارنگی یا طنبورہ کی آواز طنطنہ، راگ کی اونچی سُر بم اور نیچی سر زیر سے کی جاتی ہے۔

۵- اسم عدد (Ordinal Number)

۱- امروز چہار راس اسپ خریدم (میں نے آج چار گھوڑے خرید کئے)

۲- این دو ماکیان از کجا آوردی (یہ دو مرغیاں تو کہاں سے لایا)

۳- من او را یک زنجیر فیل فرستادم (میں نے اسے ایک ہاتھی بھیجا)

اوپر کی مثالوں میں چہار، دو اور یک گنتی کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے کلمات کو جو گنتی کو ظاہر کریں "اسماء عدد" کہلاتے ہیں۔ اور جس چیز کی تعداد کو ظاہر کریں وہ "معدود" کہلاتے ہیں۔ اس لئے:-

۱- اسم عدد وہ کلمہ ہے جو کسی چیز کی تعداد کو ظاہر کرے اور

۲- معدود وہ چیز ہے جس کی تعداد اسم عدد کے ذریعہ ظاہر کی جائے۔ اسم عدد کی چار قسمیں ہیں:-

۱- اعداد ذاتی وہ اسماء عدد ہیں جو اپنے معدود کی مطلق تعداد کو ظاہر کریں جیسے:-

شمار فارسی

یک، دو، سہ، چہار، پنج، شش، ہفت، ہشت، نہ، دہ، یازدہ، دوازدہ، سیزدہ، چہاردہ، پانزدہ، شانزدہ، ہفدہ، ہژدہ، نوزدہ، بیست، بیست و یک، بیست و دو، بیست و سہ، بیست و چہار، بیست و پنج، بیست و شش، بیست و ہفت، بیست و ہشت، بیست و نہ، سی، سی و یک، سی و دو، سی و سہ، سی و چہار، سی و پنج، سی و شش، سی و ہفت، سی و ہشت، سی و نہ، چہل، چہل و یک، چہل و دو

چہل وسہ، چہل وچہار، چہل وپنج، چہل وشش، چہل وہفت
چہل وہشت، چہل ونہ، پنجاہ، شصت یا شست، ہفتاد،
ہشتاد، نود، صد، دوصد یا دویست، سی صد، چہار صد
پانصد، ششصد، ہفصد، ہشصد، نہصد، ہزار۔

۲۔ اعداد ترتیبی وہ اسماء اعداد ہیں جو تعداد کے علاوہ معدود کا درجہ ترتیب میں ظاہر کریں۔ اعداد ترتیبی بنانے کے لئے اعداد ذاتی کے ساتھ "م" کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے:۔

فارسی اعداد ترتیبی

یکم یا اول پہلا	دوم دوسرا	سیوم تیسرا	چہارم چوتھا	پنجم پانچواں
ششم چھٹا	ہفتم ساتواں	ہشتم آٹھواں	نہم نواں	دہم دسواں
یازدہم گیارہواں	دوازدہم بارہواں	سیزدہم تیرھواں	چہاردہم چودھواں	پانزدہم پندرھواں
شانزدہم سولہواں	ہفدہم سترھواں	ہجدہم اٹھارہواں	نوزدہم انیسواں	بیستم بیسواں
بیست ویکم اکیسواں	سی ام تیسواں	چہلم چالیسواں	پنجاہم پچاسواں	شصتم ساٹھواں

ہفتادم	ہشتادم	نودم	صدم ۔
سترھواں	اسی واں	نوے واں	سو واں ۔

۳۔ اعداد کسری۔ جو عدد اپنے معدود کی کسی کسر کو ظاہر کرے۔ اُسے "عدد کسری" کہتے ہیں جیسے سہ یک $\frac{1}{3}$، پنج یک $\frac{1}{5}$ وغیرہ۔

۴۔ اعداد ضعفی۔ اپنے معدود کا ضعف یعنی گُنا ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے دو چند، سہ چند، چہار چند وغیرہ۔

تنبیہ (۱) بعض اوقات اعداد کے ساتھ راس، زنجیر، موازی، مبلغ، قبضہ اور عدد وغیرہ کلمات کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔ ان کلمات کو اصطلاح میں "ردیف اعداد" کہتے ہیں۔ "ردیف اعداد" عدد اور معدود کے شروع اور درمیان میں لگائے جاتے ہیں۔ جیسے دو راس اسپ، چہار زنجیر فیل، موازی ہشت آنہ، اور مبلغ پنج روپیہ۔

(۲) فارسی زبان میں دوسری زبانوں کے خلاف معدود ہمیشہ واحد آتا ہے۔ اور فعل اسم عدد کے مطابق لایا جاتا ہے جیسے چہار مرد داخل اُطاق شدند، یک نفر ایرانی نزد ما آمد۔

۶۔ اسم صفت (Adjectives)

۱۔ مردِ نیک (نیک آدمی)۔

۲۔ مادرِ جوان (جوان ماں)۔

۳۔ دوستِ مہربان (مہربان دوست)۔

ان مثالوں میں نیک، جوان اور مہربان ایسے اسماء ہیں جو بالترتیب مرد، مادر اور دوست کی صفات کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے اسموں کو جو کسی دوسرے اسم کی صفات کو ظاہر کریں "صفت" کہتے ہیں۔ اور جن اسموں کی صفات کو ظاہر کیا جائے اُن کو "موصوف" کہتے ہیں۔ اس لئے:۔

۱۔ صفت وہ اسم نکرہ ہے جو کسی چیز کی خوبی یا برائی کو ظاہر کرے جیسے خوب، بد، زشت، جوان، پیر، بیمار۔

۲۔ موصوف۔ جس چیز کی صفت کو اسم صفت کے ذریعہ ظاہر کیا جائے اُس کو موصوف کہتے ہیں۔ جیسے اسپ چابک، طفل نیک میں چابک اور نیک اسپ اور طفل کی صفت ہیں اور یہ دونوں موصوف۔

فارسی میں عام طور پر موصوف پہلے آتا ہے اور پھر صفت جیسے آبِ خنک (ٹھنڈا پانی)، اسپِ تازی (عربی گھوڑا) وغیرہ۔ ایسی صورت میں موصوف کا آخری حرف مکسور ہوتا ہے۔ بعض اوقات شاعر ضرورتِ شعری کے پیشِ نظر صفت اور موصوف کی ترتیب کو بدل دیتے ہیں۔ یعنی پہلے صفت اور بعد میں موصوف لاتے ہیں۔ ایسی صورت میں موصوف کا حرف آخر مکسور نہیں ہوتا جیسے

لالہ رخ، خندہ پیشانی، فگندہ سر وغیرہ۔

فارسی صفات پر (سوائے مقابلہ کے درجوں کے) موصوف کی تذکیر و تانیث اور واحد اور جمع کا کچھ اثر نہیں پڑتا بلکہ صفات موصوف کی تبدیلی پر بھی ایک ہی حالت پر قائم رہتی ہیں۔

اگر صفت عربی ہو تو تذکیر و تانیث کا خیال رکھا جاتا ہے۔ جیسے مرد فاضل، زن فاضلہ۔

جب صفت اور موصوف دونوں عربی ہوں تو اس وقت تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں فرق کرنا ضروری ہوتا ہے جیسے علمائے کرام، مومنات قانتات اور عموی محترم وغیرہ۔

بعض اوقات موصوف کو حذف کر دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر موصوفِ محذوف جمع ہو تو اُس کی جگہ صفت جمع استعمال ہوتی ہے۔ جیسے پسرِ نوح بابدان بنشست۔ یہاں مرداں جو بداں کا موصوف ہے محذوف ہے۔

فارسی زبان میں اکثر ایسے الفاظ ہیں جو بناوٹ میں ہی صفات واقع ہوئے ہیں جیسے نیک، بد، خوب، زشت، جوان، پیر، بیمار وغیرہ انہیں "صفات مفردہ" کہتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات اسموں اور فعلوں کو ملا کر بھی صفات بنائی جاتی ہیں۔ انہیں "صفات مرکبہ" کہتے ہیں جیسے پری رو، جنگ آزما وغیرہ۔

صفات مرکبہ کے بنانے کے عام قاعدے حسب ذیل ہیں:۔

۱- اسم جامد کو مختصر شدہ اسم فاعل کے پہلے بڑھا کر جیسے جہاں آفریں (جہاں کا پیدا کرنے والا) - یہاں آفریں آفرینندہ اسم فاعل کا اختصار کیا ہوا ہے -

۲- اسم جامد سے پہلے صفت لاکر جیسے شیریں زبان -

۳- اسم جامد سے پہلے اسم جامد لاکر جیسے پری پیکر -

۴- صفت کے بعد امر لگا کر جیسے نیک خواہ ، زود نویس -

۵- اسم مفعول کے بعد اسم لگا کر جیسے حواس باختہ -

۶- امر کے بعد الف لگا کر جیسے دانا ، بینا -

۷- اسم سے پہلے لا ، بے ، نا اور ہم لگا کر جیسے لاعلم ، بے خرد ، نادرست اور ہمدرد -

۸- اسم کے بعد وش ، سار ، گوں ، ناک ، مند اور آگیں لگا کر جیسے حوروش ، شرمسار ، گلگوں ، دردناک ، دولتمند اور نیاز آگیں -

۹- ایسے دو اسموں کو ملا کر جن کے درمیان حرف جار ہو جیسے سربمہر ، پابزنجیر -

تنبیہ :- بعض صفات مرکبہ باوجود متعدد ہونے کے ایک ہی ترجمہ دیتی ہیں جیسے شیریں زبان ، شیریں گفتار ، شیریں سخن ، نوش لب ، شکرخا اور شکر دہان - یہ تمام کی تمام صفات منہ کے میٹھا ہونے کو ظاہر کرتی ہیں -

اِس قسم کی مرکب صفتیں کبھی تو دونوں فارسی کبھی دونوں عربی اور کبھی ایک فارسی اور ایک عربی لفظوں سے بنتی ہیں۔ ان میں سے آخر الذکر صفت کی ترکیب ہمیشہ ایک عربی اسم اور ایک مختصر شدہ فارسی اسم فاعل اور اسم مفعول سے ہوتی ہے۔ فرق اور تمیز کے لئے انہیں "مرکب القاب" کا نام دیا جاسکتا ہے۔ ذیل کے الفاظ ان کی مثالیں ہیں:-

مرکب القاب

مجلس آرا	محفل کو زینت دینے والا	جہانگیر	جہاں کو فتح کرنے والا
روح آسا	روح کو آسایش دینے والا	عدو بند	دشمن کو بند کرنے والا
دلآرام	دل کو آرام پہنچانے والا	دُرافشاں	موتی بکھیرنے والا
خطا بخش	خطا بخشنے والا	عنبرآگیں	عنبر کی خوشبو والا۔
بہجت افزا	تازگی بڑھانے والا	مردافگن	مرد کو گرانے والا۔
شہر آشوب	شہر کو پریشان کرنے والا	دل آزار	دل کو ستانے والا۔
غبار آلود	غبار سے لتھڑا ہوا	گل افشاں	پھول برسانے والا۔
خونریز	خون بکھیرنے والا	خجلت زدہ	شرم کا مارا ہوا۔
دل کشا	دل کو فرحت دینے والا	شہد آمیز	شہد کا ملا ہوا
عطر بیز	عطر چھاننے والا	گیتی افروز	دنیا کو روشن کرنے والا
جاں آفرین	جان کو پیدا کرنے والا	وحشت افزا	وحشت کو بڑھانے والا

خوش خواں	اچھا پڑھنے والا	دہشت انگیز	دہشت اٹھانے والا
عالمتاب	دنیا کو چمکانے والا	جنگجوی	لڑائی کی تلاش کرنیوالا
ظلمت زُدا	تاریکی چھانٹنے والا	سحر خیز	سحر کو اٹھنے والا۔
صف شکن	صف کو توڑنے والا	تن پرور	تن کو پالنے والا۔
غم زُدا	غم گھٹانے والا	ضیا گستر	روشنی پھیلانے والا
غریب نواز	پردیسی پر مہربانی کرنیوالا		

۲۔ صفات مرکبہ

ذیل کی صفات میں بعض دونوں عربی، بعض دونوں فارسی اور بعض ایک عربی اور ایک فارسی اسم سے مرکب ہیں:۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی
شریف نہاد	خاندانی	پری رخسار	پری چہرہ
سلطنت پناہ	بادشاہی شان	ملک اخلاق	فرشتہ سیرت
عدالت آئین	انصاف پسند	شیر دل	شیر دل
محزون خاطر	غمگین	کریم طبع	سخی
سمن بوئے	چنبیلی کی خوشبو والا	غنچہ دہان	غنچہ کے منہ والا
فصیح کلام	فصیح کلام	یاقوت لب	یاقوت کے ہونٹ والا
دریا نوال	دریا کی مانند	انجم سپاہ	ستاروں جتنی فوج والا
بلیغ خطاب	عمدہ تقریر والا۔		

۳- اسم اور صفت سے مرکب صفتیں

شیریں زبان	میٹھی زبان والا	خوب روئے	اچھے چہرہ والا
سرخ روئے	سرخ چہرہ والا	صاف دل	صاف دل والا
سفید موئے	سفید بال والا	سلیم قلب	سادہ دل والا
کج خلق	بد عادت والا	پاکیزہ خوئے	نیک عادت والا
تلخ گفتار	کڑوا بولنے "	نیک محضر	نیک دل "
تیز فہم	تیز ذہن "	خوش الحان	اچھی آواز "
سبک سیر	تیز رفتار "	زشت روی	برے چہرہ "
بد روش	بری چال "	سنگین دل	پتھر کا دل "
پاک طبیعت	پاک طبیعت والا	ترش ابرو	تیز مزاج "
نیک اخلاق	اچھے اخلاق "	صافی ضمیر	صاف دل والا
روشن عقل	روشن عقل "	پاک طینت	پاک خصلت "
شکستہ بال	ٹوٹے ہوئے دل "	سیاہ چشم	کالی آنکھوں "

۴- شروع میں لفظ "ہم" سے مرکب ہونیوالی صفتیں

ہمخانہ	ایک ہی گھر کا رہنے والا	ہم صحبت	ساتھی
ہمدم	ایک ساتھ زندگی بسر کرنیوالا	ہمدرد	اپنا درد رکھنے والا
ہم مکتب	مدرسہ کا ساتھی	ہمراز	معتمد

ہم بستر (ایک ہی بستر کا ساتھی)

۵- لفظ نا، بے اور کم سے مرکب ہونے والی صفتیں

بے دین	لا مذہب	بے باک	نڈر
بے خرد	بے عقل	بے تمیز	بدتہذیب
بے مصرف	بے فائدہ	کم تجربہ	تھوڑے تجربہ والا
کم بہا	کم قیمت	کم ریش	تھوڑی داڑھی "
کم مایہ	تھوڑی دولت والا	نادان	بے وقوف
نامرد	بزدل	ناپاک	ناپاک

صفت کے درجے

۱- احمد طفل خوب ست (احمد اچھا لڑکا ہے)

۲- کتاب از بازی بہتر است (کتاب کھیل سے اچھی ہے)

۳- بدترین گناہان دروغ ست (جھوٹ بدترین گناہ ہے)

اوپر کی تینوں مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی مثال میں احمد کے اچھا ہونے کا کسی سے مقابلہ نہیں۔ دوسری مثال میں کتاب کا کھیل سے اور آخر الذکر میں جھوٹ کا بے شمار گناہوں سے مقابلہ ہے۔ فارسی قواعد میں اول الذکر صفت کو "تفضیل نفسی" ثانی الذکر "تفضیل بعض" اور آخر الذکر کو "تفضیل کل" کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں تفضیل نفسی میں

دوسری ہم جنس چیزوں کے ساتھ صفت میں مقابلہ نہیں ہوتا جیسے زید آدم خوب ہست (زید اچھا آدمی ہے)، تفضیل بعض میں ایک جنس کی بعض چیزوں کے ساتھ صفت میں مقابلہ ہوتا ہے جیسے فارسی آسان تر از عربی ہست (فارسی عربی سے آسان ہے) تفضیل کل میں تمام ہم جنس افراد کے ساتھ صفت میں مقابلہ ہوتا ہے۔ جیسے طمع بدترین عیب ہا ہست (لالچ سارے عیبوں میں بدترین ہے)۔

تفضیل بعض اور تفضیل کل تفضیل نفسی Adjective Positive سے بنتی ہیں اسطرح کہ اوّل الذکر کے لئے تفضیل نفسی کے شروع میں "تر" اور آخر الذکر کے لئے "ترین" لگا دیا جائے جیسے بہ، بہتر، بہترین، بد، بدتر اور بدترین۔

بعض اوقات صفت کی کمی اور زیادتی کو ظاہر کرنے کے لئے اسم صفت سے پہلے خیلے، بسیار اور بغایت کے الفاظ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ خیلے خوب، بسیار ذہین اور بغایت نیکو۔

فارسی زبان میں عام طور پر عربی کے اسمائے تفضیل استعمال ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں اسم تفضیل اَفعَل کے وزن پر آتا ہے جیسے احسن، اشرف، انسب، اکرم۔

فارسی اسم صفت بنانے کے مزید قاعدے

بعض صفات جن میں قبضہ، کثرت، ملاوٹ یا رنگ کے معنی ہوں وہ اسم جامد کے اخیر میں گین، آگین، وار، ور، مند، ناک، سار، ین، فام اور گوں لگانے سے تشکیل میں آتی ہیں جیسے غمگین، شرم آگین، امیدوار، دانشور، خردمند، زہرناک، خوفناک، شرمسار، زمردین، سیہ فام اور گلگون - وہ اسمائے صفت جن میں تشبیہ یا قابلیت کے معنی ہوں وہ سا، آسا، وش، آنہ، سان اور وار کے شروع میں اسم لگانے سے بنتی ہیں۔ جیسے سحر سا (جادو جیسا)، عنبر آسا (عنبر کی مانند)، ماہ وش (چاند کی مانند)، مردانہ (مردوں کی طرح)، زنانہ (عورتوں کے مناسب)، دیوسان (دیو کی طرح)، شاہوار (بادشاہ کے لائق) -

جن اسمائے صفت سے بھرپوری اور مکمل ہونے کا ترجمہ لیا جائے اُن کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہی جنس کے دو اسموں کے درمیان ا کا اضافہ کر دیا جائے۔ جیسے لبالب (کناروں تک بھرا ہوا)، سراسر (مکمل) اور گوناگون (قسم بہ قسم) وغیرہ -

صفتِ نسبتی

۱- حافظ شیرازی از بہترین نغز گویان ایران بود (حافظ شیرازی ایران کے بہترین نغز گویوں میں سے تھا) -

۲- او از مذہب موسوی تعلق دارد (وہ موسوی مذہب سے

تعلق رکھتا ہے)۔

۳۔ سیب کشمیری مرا بغایت مرغوب افتادہ (سیب کشمیری مجھے بہت ہی پسند واقع ہوا ہے)۔

۴۔ محمد انور کشمیری از جید ترین علمائے ہند بود (محمد انور کشمیری ہندوستان کے جید عالموں میں سے تھا)۔

۵۔ ابن احمد رازی مصنّف تذکرۂ ہفت اقلیم آدم خوب بودہ (تذکرۂ ہفت اقلیم کا مصنّف ابن احمد اچھا آدمی تھا)۔

اوپر کے فقروں میں شیراز کو حافظ کی طرف، موسیٰ کو ضمیر او کی طرف، کشمیر کو سیب کی طرف، اور محمد انور کی طرف اور رازی کو ابن احمد کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ایسی صفات کو صفت نسبتی کہتے ہیں۔ جس اسم کی نسبت کی جائے اُسے "منسوب" اور جس کی طرف نسبت کی جائے اُسے "منسوب الیہ" کہتے ہیں۔

صفت نسبتی منسوب الیہ کے آخر میں "یائے معروف" لگانے سے بنتی ہے۔ اس "ی" کو "یائے نسبت" کہتے ہیں۔ یائے نسبت لگانے کے لئے بعض اسماء کے آخر میں کچھ ردّ و بدل کرنی پڑتی ہے جس کے لئے ذیل کے قواعد کا یاد رکھنا ضروری ہے۔

صفت نسبتی بنانے کے قاعدے

۱۔ اسم کے آخر میں "یائے معروف" زیادہ کرنے سے جیسے

ہند سے ہندی، کشمیر سے کشمیری۔

۲۔ اسم کے آخر میں "ہائے ہوز" یعنی "ہ" تو حذف ہو جاتی ہے مگر بعض حالتوں میں "ہ" واو سے بدل جاتی ہے جیسے بنگالہ سے بنگالی، مکہ سے مکی، سرسہ سے سرسوی، گنجہ سے گنجوی اور بادیہ سے بدوی وغیرہ۔

۳۔ اگر اسم کے آخر میں "ی" ہو تو واؤ زیادہ کرتے ہیں جیسے دہلی سے دہلوی، غزنی سے غزنوی اور علی سے علوی وغیرہ۔

۴۔ اگر اسم کے آخیر میں الف ہو تو یائے سے پہلے ہمزہ زیادہ کرتے ہیں جیسے طلا سے طلائی۔

۵۔ جس اسم کے آخر میں "ستان" ہو اُسے حذف کر کے یائے نسبت لگاتے ہیں جیسے ہندوستان سے ہندی، افغانستان سے افغانی، ترکستان سے ترکی۔ اول الذکر اور آخر الذکر مثالوں میں ہندوستانی اور ترکستانی کہنا بھی ٹھیک ہے۔

۶۔ اسی طرح اگر کسی اسم کے آخر میں "ان" ہو تو اُسے حذف کر کے "یائے نسبتی" لگاتے ہیں۔ جیسے بدخشان سے بدخشی، کاشان سے کاشی۔

۷۔ اسم کے آخر میں ا مقصورہ ہو تو اسے و یا ہمزہ سے بدل کر یائے نسبتی کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے عیسیٰ سے عیسوی یا عیسائی، موسیٰ سے موسوی یا موسائی۔

۸۔ معدنیات کے ساتھ "ین" کا اضافہ کرکے صفت نسبتی بنائی جاتی ہے جیسے سیم سے سیمیں، زر سے زرّین، آہن سے آہنیں، بلّور سے بلّورین اور رنگ سے رنگین وغیرہ۔

۹۔ بعض اسماء کے آخر میں الف و نون کا اضافہ کرکے "یائے نسبت" لگاتے ہیں۔ جیسے رب سے ربّانی، نور سے نورانی، حق سے حقّانی، غضب سے غضبانی۔

۱۰۔ بعض اسموں میں خلاف قیاس تصرّف کیا جاتا ہے جیسے مرو سے مروزی، رے سے رازی، آرمینیا سے ارمنی اور طے سے طائی، الماتیا سے جرمنی (المانوی) اور فرانس سے فرانسیسی۔

یاء کے مزید استعمالات

اوپر کے بیان سے آپ کو معلوم ہوا ہے کہ فارسی میں "ی" نسبت کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ لیکن یاء کا محض یہی استعمال سمجھ لینا غلطی ہے۔ فارسی میں یاء اور بھی کئی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ حاصل مصدر بنانے کے لئے جیسے دوست سے دوستی، مرد سے مردی اور بادشاہ سے بادشاہی۔ اور اگر اسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو حاصل مصدر کی صورت میں وہ ہاء "گ" سے بدل جائیگی جیسے بچّہ سے بچگی، ہرزہ سے ہرزگی، بیہودہ سے

بیہودگی اور پختہ سے پختگی وغیرہ۔

حاصل مصدر اور اسم نکرہ

میں شناخت یہ ہے کہ اول الذکر میں اسم کے آخری جزء سے زور ہوتا ہے اور ثانی الذکر میں اسم کے پہلے جزء پر مثال کے طور پر اسم نکرہ کی صورت لفظ "مردی" کے "مر" پر اور حاصل مصدر میں "دی" پر زور ہوگا۔ حاصل مصدر اور نکرہ میں تحریروں میں امتیاز کرنے کے لئے یہ بہتر ہے کہ اول الذکر کے لئے "ی" کے اوپر ہمزہ لگا دیا جائے جیسے بیکاری اور مہمانی سے بیکارئ اور مہمانئ وغیرہ۔

ب۔ لیاقت کے معنی پیدا کرنے کے لئے جیسے کردنی (کرنے کے قابل) اور خوردنی (کھانے کے قابل)۔ ایسی "یاء" یائے لیاقت کہلاتی ہے۔

ج۔ کسی واقعہ یا حالت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے جیسے وقتے کہ اور روزے کہ۔ اس صورت میں اس یاء کا نام "یاء اشارت" ہوتا ہے۔

۷۔ اسم تصغیر

ا۔ طفلک من بیمار ہست (میرا پیارا لڑکا بیمار ہے)۔

ب۔ این زنکہ ہست کہ شما مے گوئید (یہ وہ حقیر عورت ہے جس کا تم ذکر کرتے ہو)۔

ج۔ اے دخترک بے حیا از اینجا برو (اے بے حیا لڑکی یہاں سے چلی جا)

دیکھو ان مثالوں میں طفلک، زنکہ اور دخترہ ایسے اسم ہیں جن میں چھٹائی کے معنی پائے جاتے ہیں ایسے اسموں کو اسم تصغیر کہتے ہیں۔ فارسی زبان میں اس کے بنانے کا طریقہ نہایت پیچیدہ ہے۔ لیکن جہاں تک معلوم ہو سکا پھر بھی اسم تصغیر بنانے کے چند طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔

اسم تصغیر بنانے کے قاعدے

۱۔ کبھی اسم کے آخیر میں "ک" لگاتے ہیں۔ جیسے مردک (چھوٹا آدمی)، زنک (چھوٹی عورت)، پسرک (ایک چھوٹا لڑکا) دخترک (ایک چھوٹی لڑکی)، حوضک (ایک چھوٹا حوض)، صورتک (ایک چھوٹی سی تصویر) اور کاغذک (ایک چھوٹا سا کاغذ)۔ مرکب صفتی کی صورت میں مردکِ پارسا اور مردکِ شریر کہیں گے

۲۔ کاف کے ساتھ "ہ" لگانے سے جیسے اے مردکہ (او حقیر مرد)، این زنکہ (یہ حقیر عورت)۔ اس صورت میں تصغیر صرف حقارت کے معنی دیتی ہے اور صرف بڑی عمر کے لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے صرف "ہ" کافی ہوتی ہے۔ جیسے پسرہ (شریر لڑکا) دخترہ (بیکار لڑکی)۔ یا پسرہ ہرزہ (آوارہ گرد لڑکا)، دخترہ بے حیا (بے شرم لڑکی)۔

۳- یچہ لگانے سے جیسے صندوقچہ، درباچہ، دیگچہ۔
یاد رہے کہ "چہ" ہمیشہ غیر ذوی العقول چیزوں کی تصغیر کیلئے آتا ہے
۴- ہ لگانے سے جیسے شکنزہ، ناویزہ (چھوٹی کشتی)۔
۵- یچہ لگانے سے جیسے باغیچہ اور دریچہ وغیرہ۔

۸- اسم تکبیر (مکبّر)

۱- این شاہراہ کجا مے رود (یہ بڑی سڑک کہاں جاتی ہے)
۲- شاہبازے بشکار مگسے می آید (ایک شاہباز ایک مکھی کے شکار کے لئے آرہا ہے)۔

اِن مثالوں میں شاہراہ اور شاہباز ایسے اسم ہیں جن میں بڑائی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ ایسے اسم جن میں بڑائی کے معنی پائے جائیں اسم مکبّر کہلاتے ہیں۔

اسم تکبیر بنانے کے قاعدے

اسم کے بعد مندرجہ ذیل علامتیں لگانے سے اسم مکبر بناتے ہیں:-

ا- شاہ جیسے شاہباز، شہپر، شاہکار، شاہراہ، شہتوت، شاہ مرغ اور شاہبیت وغیرہ۔

ب- خر- جیسے خرمن، خراس، خرگاہ، خرچنگ، خرمگس، خرگاہ، خرتوت، خرلشہ وغیرہ۔

تنبیہ:- جب من اور گاہ کے ساتھ خر کا لفظ آئے تو خ مکسور پڑھی جاتی ہے۔

ج- دیو۔ مثلاً دیو کلوخ، دیو مردم، دیو گندم۔

مشقی سوالات

۱- ذیل میں دئے ہوئے الفاظ کس قسم کے اسماء ہیں:-

موش، سگ، مگس ران، متقراض، پیل، مدرسہ، جوبیار، کنز لک، کاغ کاغ، قلقل، بامداد، نیم روز، شش، بیست و چہار، ہشتادم، ماتم کدہ، جلنگ، پاک طینت، نامرد، سیاہ فام، خیلے، بسیار، زرین، لاہوری، جانورک، باغچہ۔

۲- ذیل کے الفاظ سے صفت مرکب بنائیے:-

ابرو، مایہ، ضمیر، عنبر، دہان، گفتار، روئے، چشم، خرد، مکتب، رخسار، لب، مثال۔

۳- تفضیل نفسی، تفضیل بعض اور تفضیل کل سے کیا مراد ہے۔ مثالوں سے واضح کیجئے۔

۴- ذیل کے الفاظ سے اسم آلہ، اسم ظرف اور اسم تصغیر بنائیے:-

کش، گیر، تراش، گاہ، دان، سرائے، بار، ک، چہ، دہ، یزہ۔

۵- عربی اسم آلہ اور اسم ظرف کس کس وزن پر آتے ہیں۔ ہر ایک کی چار چار مثالیں دو۔

۶۔ ذیل کے الفاظ کے اسم مکبّر بنایئے :۔

راہ، تیر، مگس، پشہ، من، گندم، مردم، مرغ ۔

۷۔ ذیل کی آوازوں کو فارسی میں بیان کیجئے :۔

بجلی کی آواز، تالی بجانا، بادل کی گرج، پرندوں کا چہکنا، بوتل سے پانی وغیرہ نکلنے کی آواز، لکھتے وقت قلم کی آواز، جمائی اور پاؤں کی آہٹ ۔

۸۔ ذیل کی خالی جگہوں کو مناسب اسمائے نکرہ سے پُر کیجئے :۔

ا۔ ...... از ہمہ حیوانات بزرگتر است ۔

ب ...... بیار کہ نویسیم ۔

ج۔ قلم را در .... بنہ ۔

د۔ مثل است کہ مسافر می گذرد و سگ ...... می کند ۔

۵۔ دیروز برای شما ...... اسپ فرستادہ ام ۔

۶۔ چون از کشمیر مراجعت کنی برای من یک شال ...... ہمراہ خود بیار

۷۔ ...... ہر روز برای سیر می روم

۸۔ فارسی آسان ...... از عربی است ۔

۹۔ خدا ...... یاوران است ۔

۱۰۔ ما ہر روز در ...... برای سیر و گردش می رویم ۔

۱۱۔ این تصویر از بہترین ...... من است ۔

تذکیر و تانیث

ا۔ مادہ گاو شیر داد (گائے نے دودھ دیا)۔

ب۔ گاو نر بار آورد (بیل نے بوجھ اٹھایا)۔

ج۔ پسر پدر را سلام کرد (لڑکے نے باپ کو سلام کیا)۔

د۔ دختر بمدرسہ رفت (لڑکی مدرسہ کو گئی)۔

اوپر کی مثالوں میں مادہ گاو (گائے)، گاوِ نر (بیل)، پسر (لڑکا) اور دختر (لڑکی) ایسے اسم ہیں جو جنسیت پر دلالت کرتے ہیں۔ اِن میں سے پہلا اور تیسرا اسم نر اور دوسرا اور چوتھا اسم مادہ کا ہے۔ گرامر میں نر اسموں کو مذکر اور مادہ اسموں کو مؤنث کہتے ہیں۔ فارسی زبان میں تذکیر و تانیث کا معاملہ بہت سی زبانوں کے مقابلہ میں نہایت آسان ہے۔ تمام غیر جاندار چیزیں نہ مذکر ہیں اور نہ مؤنث جاندار چیزیں اپنی جنسیت کی پہچان کے لئے الگ الگ نام رکھتی ہیں جیسے مرد، زن، پسر، دختر وغیرہ۔ رہے حیوانات تو ان کے ساتھ جنسیت کے امتیاز کے لئے یا تو نر اور مادہ کی صفت لگی ہوتی ہے جیسے شیر نر، شیر مادہ، گاوِ نر اور گاوِ مادہ وغیرہ اور یا وہ اپنے مذکر اور مؤنث ہونے کے لحاظ سے مختلف نام رکھتے ہیں جیسے میش (بھیڑ)، قوچ (مینڈھا)، نریان (گھوڑا)، مادیان (گھوڑی)، خروس (مرغا)، ماکیان (مرغی)، وغیرہ۔

مذکر اور مؤنث کے مزید الفاظ

۱- نر اور مادہ کی صفت کی زیادتی کے بغیر:-

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
پدر (باپ)	مادر (ماں)	پسر (لڑکا)	دختر (لڑکی)
برادر (بھائی)	خواہر (بہن)	داماد (دولہا)	عروس (دولھن)
مرد (مرد)	زن (عورت)	خروس (مرغا)	ماکیان (مرغی)
کدخدا (گھر کا مالک)	کدبانو (گھر کی مالکہ)	بندہ (غلام)	کنیز (باندی)
دیو (دیو)	پری (پری)	شوئے (خاوند)	زن (عورت)

۲- نر اور مادہ کی صفت کے ساتھ:-

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
خوک نر (سور)	خوک مادہ (سورنی)	شتر نر (اونٹ)	شتر مادہ (اونٹنی)
خر (گدھا)	مادہ خر (گدھیا)	گرگ نر (بھیڑیا)	گرگ مادہ (بھیڑن)
گنجشک نر (چڑا)	گنجشک مادہ (چڑیا)	فرزند نرینہ (لڑکا)	فرزند مادینہ (لڑکی)
زاغ نر (کوا)	زاغ مادہ (کوّن)	طاؤس نر (مور)	طاؤس مادہ (مورنی)

عربی الفاظ جو فارسی میں استعمال ہیں ان کے آخر میں تانیث کی علامت کے لئے ہائے مختفی ہوتی ہے جیسے:-

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
والد	والدہ	عم	عمہ

خالق	خالقہ	خادم	خادمہ
معلم	معلمہ	ملک	ملکہ
سلطان	سلطانہ	حاکم	حاکمہ
عالم	عالمہ	شاعر	شاعرہ
حسین	حسینہ	شریف	شریفہ
خبیث	خبیثہ	جمیل	جمیلہ
عابد	عابدہ	زاہد	زاہدہ
قاتل	قاتلہ	محبوب	محبوبہ
رفیق	رفیقہ	معشوق	معشوقہ
صاحب	صاحبہ	جد	جدہ
مسلم	مسلمہ	ملازم	ملازمہ
قابل	قابلہ	زوج	زوجہ
عاقل	عاقلہ	ساجد	ساجدہ

ترکی زبان میں تانیث کی علامت "م" ہے جیسے بیگ سے بیگم اور خان سے خانم۔

بعض اسم نر اور مادہ دونوں میں مشترک ہوتے ہیں جیسے بچہ، فرزند اور دوست۔ ایسے اسم کے آخیر میں تخصیص کے موقعہ پہ نر یا مادہ کی صفت بڑھاتے ہیں جیسے فرزند نرینہ یا فرزند مادینہ۔

مشقی سوالات

۱- ذیل کے اسموں میں مذکر اور مؤنث الگ کرو:-

خروس، عروس، جمیلہ، ساجد، بندہ، جدّہ، شوے،

۲- ذیل کے اسموں میں مذکر کے بالمقابل مؤنث اور مؤنث کے بالمقابل مذکر لکھو:-

دیو- زاہد، کدخدا، کنیز، معلّم، خروس، خالہ، عروس-

۳- فارسی میں جاندار چیزوں کی تذکیر و تانیث کا عام کیا قاعدہ ہے- ہر ایک کی تین تین مثالیں بھی دو-

واحد جمع اور تثنیہ

Singular & plural

۱- اسپ شما بد نیست (تمہارا گھوڑا برا نہیں ہے)-

۲- این کتاب از کجا خریدی (یہ کتاب تونے کہاں سے خریدی)

۳- مردان از زنان محنت کش اند (مرد عورتوں سے محنتی ہیں)-

۴- تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا (جب تک کوئی چیز نہ ہو تو آدمی بھی بہت سی چیزیں نہیں کہتے)-

۵- سخیاں ز اموال برمے خورند (سخی لوگ اپنے مالوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں)

۶- فرشتگانِ خدا از گناہ معصوم اند (خدا کے فرشتے گناہ سے معصوم ہیں)

۷- نوشتہ جات مرا چہ کردید (میری تحریروں کا تم نے کیا کیا)-

غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دو مثالوں میں اسپ اور کتاب ایسے اسم ہیں جن سے ایک چیز سمجھی جاتی ہے ان کو واحد کہتے ہیں۔ ان کے بالمقابل نمبر ۳ سے لیکر ۷ تک کی مثالوں میں مرداں، زناں، چیزہا، اموال، فرشتہ گاں اور نوشتہ جات ایسے اسما ہیں جن سے ایک سے زیادہ چیزیں سمجھی جاتی ہیں ایسے اسموں کو جمع (plural) کہتے ہیں۔ اس لئے اسم بلحاظ تعداد دو طرح کا ہوتا ہے :-

۱۔ واحد - اسم کی وہ صورت ہے جو ایک فرد یا چیز کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

۲۔ جمع - اسم کی وہ صورت ہے جو ایک سے زیادہ چیزوں کے استعمال ہوتی ہے۔

واحد سے جمع بنانیکے قاعدے

۱۔ ذوی العقول چیزیں خواہ مذکر ہو یا مؤنث، اُن کی جمع اسم کے آخر میں "ان" زیادہ کرنے سے بنتی ہے جیسے مرد سے مرداں اور زن سے زناں وغیرہ۔

۲۔ غیر ذوی العقول اسماء کی جمع کے لئے کبھی "ان" زیادہ کرتے ہیں اور کبھی "ہا" جیسے اسپ سے اسپان یا اسپہا۔ لیکن فارسی کے مسلّمہ ادیب آخر الذکر ہی کو پسند کرتے ہیں۔

۳۔ بے جان چیزوں کی جمع کے لئے اسم کے آخر میں ہمیشہ "ہا" لاتے ہیں جیسے جامہا، ورق ہا اور چیز ہا وغیرہ۔ لیکن فارسی کے مشہور اور اہل زبان شاعر شیخ سعدی کے اس شعر سے

برگ درختانِ سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

میں جو درخت کی جمع درختاں "ان" کے ساتھ آئی ہے تو وہ یا تو ضرورت شعری پر مبنی ہے اور یا اس بناء پر اس کا جواز درست ہے کہ اس کا واقع ہونا ایک نہایت ہی فصیح و بلیغ بیت میں ہوا ہے جس نے سعدی جیسے مشہور شاعر کی قواعد کی اس غلطی کو بھی درست کر دیا ہے۔ بہر حال درخت کی جمع درختاں صرف سعدی ہی پر موقوف ہے اور فارسی زبان میں غالباً اس کی کوئی دوسری مثال نہیں۔

۴۔ جو اسم کے واحد میں الف یا واؤ پر ختم ہوتے ہوں تو جمع بناتے وقت "ان" سے پہلے "ی" کا اضافہ کر دو جیسے گدا سے گدایاں اور بدگو سے بدگویاں وغیرہ۔

۵۔ جو اسماء کے واحد میں ہائے مختفی پر ختم ہوتے ہوں اور جمع بنانے کی صورت میں ان کے آخر "گاں" لگا دو جیسے بچہ سے بچگاں اور فرشتہ سے فرشتگاں وغیرہ۔

۶۔ اہل فارس عربی زبان کی جمع مونث کی نقل میں بعض اسماء کے اخیر میں "ات" اور اگر وہ اسماء ہائے مختفی پر ختم ہوں تو جات لگاتے ہیں جیسے نوازش سے نوازشات اور نوشتہ سے نوشتہ جات

وغیرہ - لیکن اس قسم کی مثالیں بہت تھوڑی ہیں اور زبان کے قابل ادیب اسے گنوار پن کہتے ہیں - اور اس قسم کی نقل کے سخت مخالف ہیں -

تنبیہ :- فارسی کی بعض سادہ صفات (Adjectives simple) اکثر جمع کی صورت میں استعمال ہوتی ہیں جیسے خوبان (اچھے آدمی) بداں (بُرے آدمی) ، جواناں ، پیراں ،

۲- بعض جمعیں بلا امتیاز تذکیر و تانیث سب کے لئے یکساں استعمال ہوتی ہیں جیسے دلبراں ، دل آوراں اور دل خستگان

۳- بعض اسماء ایسے ہیں جن کے آخر میں " ان " ہوتا ہے ، لیکن وہ واحد ہیں جیسے ماکیاں ، مادیان ، بازرگان ، سامان ، جہان ، چوپان ، آبادان ، خیابان ، بیابان ، دربان ، دہان وغیرہ -

۴- بعض فارسی الفاظ کی جمع عربی اوزان کے طریقوں پر بنائی گئی ہے جیسے فرمان کی جمع فرامین اور توپ کی جمع اتواپ

۵- بعض عربی اسماء جمع کو واحد مان کر فارسی طریق سے اُن کی جمع بنائی گئی ہے جیسے :-

عربی واحد	عربی جمع	فارسی کی مستعملہ جمع
امل (امید)	آمال	آمالہا
صورت	صُوَر	صُورہا
طرف	اطراف	اطراف ہا

حَوراء	حور	حُوران
قول	اقوال	اقوالہا
سبب	اسباب	اسباب ہا
عجیب	عجائب	عجائبات
حال	احوال	احوالات

عربی الفاظ کی جمع

عربی زبان کا سب بڑا حصّہ جو فارسی زبان میں استعمال ہوتا ہے وہ عربی الفاظ کی جمع ہے۔ عربی زبان میں جمع کئی طریقوں سے استعمال ہوتی ہے جسے اہل قواعد نے مختصر طور پہ جمع صحیح یا سالم اور مکسر (ٹوٹی ہوئی) میں تقسیم کیا ہے۔ فارسی زبان میں اوّل الذکر جمع یعنی جمع سالم سوائے جمع موئنث کی چند صورتوں کے جن کے آخر میں حرف "ات" آتا ہے جیسے خطرہ سے خطرات، مہم سے مہمّات، واقعہ سے واقعات، مکتوب سے مکتوبات اور تعلیم سے تعلیمات بہت کم استعمال ہوتی ہے۔ اسلئے اُس کا تذکرہ یہاں اُتنی تفصیل سے نہیں کیا جائیگا جسقدر کہ اُسکی دوسری بہن جمع مکسّر (ٹوٹی ہوئی) جمع کا کیا جائیگا۔ یہ جمع فارسی زبان میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ جمع مکسّر کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک جمع قلّت، دوسری جمع کثرت، تیسری جمع الجمع یا جمع منتہی الجموع۔

عام تعریفات

۱۔ جمع سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کی بنا قائم اور سلامت رہے۔ دوسرے لفظوں میں اس سے اگر جمع کی علامت الگ کر دی جائے تو واحد نکل آئے جیسے قارئین اور سامعین۔

۲۔ جمع مکسّر وہ جمع ہے جس میں واحد کی بنا قائم نہ رہے یعنی اگر اس سے واحد نکالنا چاہیں تو نکل نہ سکے جیسے کتاب سے کتب اور ہدیہ سے ہدایا وغیرہ۔

۳۔ جمع قلّت جمع مکسر کی وہ پہلی قسم ہے جو تین سے لیکر دس تک کی چیزوں کو شامل ہو جیسے انفس جمع نفس بمعنی روح اور اطعمہ جمع طعام بمعنی کھانا وغیرہ۔

۴۔ جمع کثرۃ جمع مکسر کی وہ دوسری قسم ہے جو دس سے اوپر لاتعداد افراد کو شامل ہو جیسے غرباء جمع غریب اور نعم جمع نعمت کی۔

۵۔ جمعُ الجمع یا جمع منتہی الجموع جمع کثرت ہی کی وہ قسم ہے جو مزید کثرت کے معنی پیدا کرنے کے جمع کثرت سے بنائی گئی ہو جیسے سفن اور ارکان جمع کثرت سے جمعُ الجمع سفائن اور اراکین وغیرہ۔

تنبیہ:۔ یاد رہے فارسی زبان میں استعمال ہونے کی

صورت میں جمع کے قلیل یا کثیر ہونیکا کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔

عربی زبان میں جمع قلت کے حسب ذیل چار وزن ہیں:۔

۱۔ اَفْعُلْ۔ جیسے اَنْفُسْ جمع نفس (روح)، اَذْرُعْ جمع ذرع (بازو)، اَیْمُنْ جمع یمین (قسم)، اَرْجُلْ جمع رِجل (پاؤں)، اَعْنُقْ جمع عناق (بھیڑ) اور اَکْرُعْ جمع کُراع (گائے کا کھر)۔ ان میں واحد کا وزن بالترتیب فَعْل، فِعَال، فَعِیْل، فِعْل، فَعَال اور فُعَال ہے۔

۲۔ اَفْعَال جیسے:۔

واحد کا وزن	واحد	جمع
فَعْل	لَوْح (تختی)	اَلْواح
فُعْل	حُکْم	اَحْکام
فِعْل	مِلْک (قبضہ)	اَمْلاک
فَعَلْ	بَطَلْ (بہادر)	اَبْطال
فَعِلْ	عَقِبْ (ایڑھی)	اَعْقاب
فَعُلْ	عَضُدْ (بازو)	اَعْضاد
فُعُلْ	عُنُقْ (گردن)	اَعْناق

۳۔ اَفْعِلَہ جیسے:۔

واحد کا وزن	واحد	جمع
فَعَال	طَعَام (کھانا)	اَطْعِمَہ

فِعَال	حِمَار (گدھا)	اَحْمِرَہ
فُعَال	غُرَاب (کوّا)	اَغْرِبَہ
فَعِیْل	رَغِیْف (چپاتی)	اَرْغِفَہ
فَعُوْل	عَمُوْد (تھم)	اَعْمِدَہ

۴- فِعْلَہ جیسے:-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فُعَالْ	غُلَام (لڑکا یا بندہ)	غِلْمَہ
فَعَال	غَزَال (ہرن)	غِزْلَہ
فَعِیْل	خَلِیْل (دوست)	خِلَّہ
فَعْل	ثَوْر (بیل)	ثِیَرَہ
فَعَل	وَلَد (لڑکا یا لڑکی)	وِلْدَہ

لیکن جمع کثرت کے جمع قلّت کے برعکس حسب ذیل اُنیس[19] اوزان ہیں۔ اِن میں بھی جمع قِلّت کی طرح ہر جمع کے واحد کا وزن مختلف ہوتا ہے۔

جمع کثرت کے اوزان

۱- فُعْل - جیسے:-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فَعْلَاء	حَوْرَاء (چمکدار آنکھوں والی عورت)	حُوْر
اَفْعَل	اَحْمَر	حُمْر

فَعَلٌ	اَسَدٌ (شیر)	اُسُد
فَاعَلٌ	نَاقَۃٌ	نُوق

۲- فُعُلٌ - جیسے :-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فِعَالٌ	کِتَاب	کُتُبٌ
فَعُوْلٌ	رَسُوْلٌ (قاصد)	رُسُلٌ
فَعَلٌ	فَلَكٌ (آسمان)	فُلُكٌ
فَعِیْلَہ	سَفِیْنَہ (کشتی)	سُفُنٌ

۳- فُعَلٌ - جیسے :-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فُعْلَہ	سُورَۃٌ (کسی چیز کا حصّہ اور قرآن کی بھی ایک سورہ)	سُوَر
فُعْلیٰ	اُخْریٰ (آخری)	اُخَر
فَعْلَہ	قَرْیہ (گاؤں)	قُریٰ
فِعْلَہ	لِحْیَہ (داڑھی)	لُحیٰ

۴- فِعَلٌ - جیسے :-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فِعْلَہ	نِعْمَہ	نِعَم
	مِحْنَہ	مِحَن

فِعْلَہ	صِیغہ (شکل یا شخص)	صِیَغ
	حِرْفہ (پیشہ)	حِرَف
	حِیلہ (دہوکہ)	حِیَل

۵- فَعَلَہ - جیسے:-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فاعِل	طالِب (تلاش کرنیوالا)	طَلَبَہ
فَیْعِل	سَیِّد (سردار)	سادَۃ
فَعْل	بَرّ (نیک)	بَرَرَہ
فَعِیل	خَبِیث (ناپاک)	خَبَثَہ

۶- فُعَلَہ - جیسے:-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فاعِل	قاضِی	قُضاۃ
فَعِیل	کَمِیّ (بہادر)	کُماۃ

۷- فِعَلَہ - جیسے:-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فِعْل	قِرْد (بندر)	قِرَدَۃ
فاعِل	راکِب (سوار)	رِکَبَہ
فُعْل	قُرْط (گوشوارہ)	قِرَطَہ

۸- فُعَّل - جیسے:-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فَاعِلٌ	کَامِلٌ	کُمَّلٌ
فَعِلٌ	سَخِلٌ (بیمار، کمزور)	سُخَّلٌ
فَعِلٌ	هَطِلٌ (لگاتار بارش)	هُطَّلٌ
اَفْعَلٌ	اَعْزَلٌ (نہتّا)	عُزَّلٌ

۹۔ فُعَّالٌ۔ جیسے:۔

واحد کا وزن	واحد	جمع
فَاعِلٌ	جَاهِلٌ (اَن پڑھ)	جُهَّالٌ
〃	تَاجِرٌ (سوداگر)	تُجَّارٌ
〃	عَامِلٌ (ایک سرکاری نمائندہ)	عُمَّالٌ
〃	کَافِرٌ (منکرِ خدا)	کُفَّارٌ
〃	خَادِمٌ (نوکر)	خُدَّامٌ
〃	سَارِقٌ (چور)	سُرَّاقٌ
〃	زَارِعٌ (کسان)	زُرَّاعٌ
〃	حَاکِمٌ (گورنر)	حُکَّامٌ
〃	نَائِبٌ (قائم مقام)	نُوَّابٌ
〃	حَاذِقٌ (ماہر)	حُذَّاقٌ
〃	سَاکِنٌ (رہنے والا)	سُکَّانٌ
〃	عَاشِقٌ (محبت کرنے والا)	عُشَّاقٌ

١٠- فِعَال- جیسے:-		
واحد کا وزن	واحد	جمع
فَعِیل	عَظِیم (بڑا)	عِظَام
فَعْل	عَبْد (فرمانبردار، غلام)	عِبَاد
فَعْلَة	ظَبْیَة (ہرنی)	ظِبَاء
فَعَلَة	رَقَبَة (گردن)	رِقَاب
فُعْلٰی	حُبْلٰی (حاملہ عورت)	حِبَال
فَعَل	جَمَل (اونٹ)	جِمَال
فُعْل	رُمْح (نیزہ)	رِمَاح
فِعْل	ذِئْب (بھیڑیا)	ذِئَاب
فُعْلَة	نُقْطَة (نقطہ)	نِقَاط
فَعِیل	کَرِیم (سخی)	کِرَام
فَعِل	حَذِر (پیش بین)	حِذَار
فَیْعِل	خَیِّر (سخی)	خِیَار
فَعْلَان	عَطْشَان (پیاسا)	عِطَاش
فُعْلَان	خُمْصَان (بھوکا)	خِمَاص
فَعْلَانَة	نَدْمَانَة (شرمندہ)	نِدَام
فَعْلَاء	عَجْفَاء (پتلا)	عِجَاف
فَعُل	رَجُل (مرد)	رِجَال

فِعْلَة	نِسْوَة (عورت)	نِسَاء
فِعْلَان	سرحان (بھیڑیا)	سِرَاح

۱۱- فُعُول - جیسے:-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فِعْل	عِلْم (جاننا)	عُلُوم
فَعْل	قَلْب (دل)	قُلُوب
فُعْل	بُرْج (چھوٹا مینار)	بُرُوج
فَعَل	ذَكَر (نر)	ذُكُور
فَعْلَة	صَخْرَة (چٹان)	صُخُور
فَاعِل	رَاقِد (سونے والا)	رُقُود
فَعِل	مَلِك (بادشاہ)	مُلُوك

۱۲- فُعْلَان - جیسے:-

واحد کا وزن	واحد	جمع
أَفْعَل	أَسْوَد (حبشی)	سُودَان
فَعِيل	رَغِيف (چپاتی)	رُغْفَان
فَاعِل	رَاهِب (ایک عیسائی فقیر)	رُهْبَان

۱۳- فِعْلَان - جیسے:-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فُعَال	غُلَام (لڑکا یا غلام)	غِلْمَان

فُعَل	رُطَب (تازہ کھجور)	رِطْبَان
فَعْل	ضَیْف (مہمان)	ضِیْفَان
فُعْل	نُوْر (چمک)	نِیْرَان
فَعِیْل	صَبِیّ (شیرخوار بچہ)	صِبْیَان
فَعَال	غَزَال (ہرن)	غِزْلَان

۱۴- فَعْلیٰ - جیسے :-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فَعِیْل	قَتِیْل (مارا ہوا)	قَتْلیٰ
فَیْعِل	مَیِّت (مردہ)	مَوْتیٰ
فَاعِل	ہَالِک (فنا ہونے والا)	ہَلْکیٰ
اَفْعَل	اَحْمَق (بیوقوف)	حَمْقیٰ

۱۵- فِعْلیٰ - جیسے :-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فَعَل	حَجَل (تیتر)	حِجْلیٰ
فِعْلَان	ظِرْبَان (بلّی)	ظِرْبیٰ

۱۶- فُعَلَاء - جیسے :-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فَعِیْل	شَرِیْف	شُرَفَاء
"	نَجِیْب	نُجَبَاء

فَعِیْل	شَرِیْک	شُرَکَاء
"	فَقِیْر	فُقَرَاء
"	غَرِیْب	غُرَبَاء
فَعِیْلَہ	خَلِیْفَہ (نائب)	خُلَفَاء
فَعْل	سَمْح (سخی)	سُمَحَاء

۱۷- اَفْعِلَاء- جیسے:-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فَعِیْل	غَنِی (دولتمند)	اَغْنِیَاء
"	نَبِی (خبر دینے والا)	اَنْبِیَاء
"	وَلِی (خدا کا دوست)	اَوْلِیَاء
"	ذَکِیّ (ذہین)	اَذْکِیَاء
"	شَقِیّ (بدبخت)	اَشْقِیَاء
"	تَقِیّ (پرہیزگار)	اَتْقِیَاء
"	صَدِیْق (ایک وفادار دوست)	اَصْدِقَاء
"	حَبِیْب (پیارا دوست)	اَحِبَّاء

۱۸- فَعَالٰی- جیسے:-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فَعْلٰی	فَتْوٰی (شرعی فیصلہ)	فَتَاوٰی
فِعْلٰی	ذِفْرٰی (کنپٹی)	ذَفَارٰی

فُعْلیٰ	سُعْدیٰ (عورت کا نام)	سَعَادیٰ
فَعْلَآء	عَذْرَآء (کنواری)	عَذَارٰی
فَعْلَان	سَکْرَان (بے ہوش)	سَکَارٰی
فَعِیْل	یَتِیْم (یتیم)	یَتَامیٰ
فَعِّلْ	اَیِّم (بیوہ)	اَیَامیٰ

۱۹ - فُعَالیٰ - جیسے :-

واحد کا وزن	واحد	جمع
فَعْلَان	سَکْرَان (بے ہوش)	سُکَارٰی
فَعْلْ	فَرْدْ (ایک نیز خدا کی صفت)	فُرَادیٰ
فَعِیْل	قَدِیْم (پرانا نیز خدا کی صفت)	قُدَامیٰ

جمعُ الجمع یا جمعِ مُنتہی الجموع

عربی زبان میں عام طور پر یہ جمع کسی پہلی جمع کی ہوتی ہے جیسے سَفِیْنہ (کشتی) اور رُکْن (تھم)۔ ان دونوں لفظوں کی پہلی جمع سُفُن اور اَرْکَان ہیں۔ اور دوسری جمع سَفَائِن اور آرَاکِن یا آرَاکِیْن ہیں۔

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر جمعُ الجمع یا جمع مُنتہی الجمُوع اپنی سے پہلی جمع کی جمع ہوتی ہے۔ بلکہ عربی زبان میں ایسے بہت سے الفاظ ہیں جنکی ابتدائی جمع "منتہی الجموع" کے

جمع کہتے ہیں۔ تم نے جمع کا مفصل ذکر تو گذشتہ اوراق میں پڑھ لیا۔ اب یہاں ہم آپکو تثنیہ سے واقف کرانا چاہتے ہیں۔

اگرچہ عربی زبان میں تثنیہ واحد کے آخر میں "ان" اور "ین" لگانے سے بنتی ہے۔ جیسے رَجُل (مرد) واحد سے رَجُلَان اور رَجُلَین (دو آدمی)، لیکن فارسی زبان میں تثنیہ کی قریبًا بالکل مستعمل صورت آخر الذکر ہے۔ ذیل میں طالب علم کی آسانی کے لئے چند تثنیے بمع اُن کے واحد کے دئے جاتے ہیں

واحد	تثنیہ	واحد	تثنیہ
طرف (کنارہ)	طرفین (دونوں کنارے)	کون (ایک دنیا)	کونین (دونوں جہان)
فریق (ایک ٹکڑی)	فریقین۔	جانب (طرف)	جانبین۔
والد (باپ)	والدین (ماں باپ)	ضد (مخالف)	ضدین۔
عید (خوشی کا دن)	عیدین	دار (گھر)	دارین۔
حرم (خانہ کعبہ)	حرمین (مکہ و مدینہ)	عین (آنکھ)	عینین۔
قطب (محور)	قطبین	نعل (جوتا)	نعلین
مشرق (مشرق)	مشرقین (مشرق و مغرب)	سعد (نیک بختی)	سعدین
قرن (سینگ)	قرنین	اخ (بھائی)	اخوین۔

مشقی سوالات

۱- جمع اور اسم جمع میں کیا فرق ہے مثالوں سے واضح کرو۔

۲- ذیل کے الفاظ میں جو واحد ہیں اُن کی جمع اور جو جمع ہیں اُن کے واحد بیان کرو:-

تصویر، نکات، دولت، کبار، اعضاء، لوح، شریف، علوم، ملائکہ، قلم، منزل، رفقاء، حاجت، مدارس، یوم، ریاض، شیطان، صغار، طالب، کنوز، قلاع، حادثہ۔

۳- تثنیہ سے کیا مراد ہے۔ اس کی کم از کم چار مثالیں دو۔

۴- جمع سالم اور جمع مکسّر میں کیا فرق ہے؟۔

۵- جمع الجمع کی تعریف کرنے کے بعد اس کی پانچ مثالیں دیجئے۔

۶- فارسی میں جمع بنانے کے قواعد لکھنے کے بعد انکی مثالیں بھی دیجئے

۷- ذیل کے اوزان پر عربی جمع کی پانچ پانچ مثالیں دیجئے:-

فعالِلَہ، فعَالٰی، فعْلٰی، فُعْلان، فعُول، فعُل، فعِل۔

۸- ذیل کے فارسی جملوں میں واحد اور جمع شناخت کیجئے:-

ا- انگشت ہائے دست بشمارید (ہاتھ کی انگلیاں گنو)۔

ب- در مساجد نماز مے خوانند (مسجدوں میں لوگ نماز پڑھتے ہیں)

ج- پسر پدر را چہ گفت (لڑکے نے باپ سے کیا کہا)۔

د- سالہاست کہ من از و این خبر نہان دارم (برسوں سے میں یہ خبر اس سے پوشیدہ رکھتا ہوں)۔

ھ- این کتاب از کیست (یہ کتاب کس کی ہے)۔

وزن پر آتی ہے۔
عربی میں جمع منتہی الجموع کی عام اور قابل نوٹ پہچان یہ ہے کہ تیسرے حرف الف کے بعد جو ساکن ہوتا ہے ہمیشہ دو حرف یا تین حرف ہوتے ہیں۔ لیکن اگر الف کے بعد تین حرف ہوں تو بیچ والا حرف ساکن ہونا چاہیئے۔
مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق اس جمع کے سترہ اوزان ہوتے ہیں:۔

واحد	جمع	جمع کا وزن
دَعْوىٰ (دعویٰ)	دَعَاوِی	فَعَالِی
اِنْسَانْ (آدمی)	اَنَاسِیّ	فَعَالِیّ
رِسَالَہ (چٹھی یا کتاب)	رَسَائِلْ	فَعَائِلْ
جَوْهَر (ایک قیمتی پتھر)	جَوَاهِر	فَوَاعِلْ
قَانُونْ (قاعدہ)	قَوَانِیْن	فَوَاعِیْل
اَکْبَر (بڑا)	اَکَابِر	اَفَاعِلْ
اِقْلِیْم (ولایت)	اَقَالِیْم	اَفَاعِیْل
مَطْلَب (مقصد)	مَقَاصِدْ	مَفَاعِلْ
مِصْبَاح (چراغ)	مَصَابِیْح	مَفَاعِیْل
تَجْرِبَہ (تجربہ)	تَجَارِب	تَفَاعِلْ
تَصْوِیْر (صورت)	تَصَاوِیْر	تَفَاعِیْل

بُلغَن	بلاغِن	فعَالِن
سُلطَان (بادشاہ)	سلاطِین	فعالِین
دفتر (رجسٹر)	دَفاتِر	فعَالِل
قِرطاس (کاغذ)	قرَاطِیس	فعَالِیل
کشمیری (کشمیر کا باشندہ)	کشامِرۃ	فعَالِلہ
افغان (پٹھان)	آفاغِنہ	آفاعِلہ

اسمِ جمع

بعض الفاظ جیسے گروہ، طائفہ، جماعت، فوج، سپاہ، لشکر، قوم، قافلہ، جمعیت، جمہور، رعیت، خلقت، انبوہ، انجمن، اور کاروان وغیرہ ایسے اسم ہیں جو صورت میں واحد نظر آتے ہیں۔ ایسے اسموں کو اسم جمع کہتے ہیں۔ لفظ مردم واحد اور جمع دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کی جمع "مردماں" آتی ہے واحد کی مثال جیسے مردم نابینا چہ داند (اندھا آدمی کیا جانے) اور جمع کی جیسے سعدی ؎

چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست (لوگ کیا جانیں کہ کپڑے میں کیا ہے

تثنیہ (Dual)

عربی قواعد میں ایک کو واحد، دو کو تثنیہ اور دو سے زیادہ کو

برائے، بہر، قبل اور بعد کے بجائے حرف "از" ب (بمعنی کو، سے) بھی ایزادکی جاسکتی ہے۔

زِ، اَز کی مخفف یا مختصر صورت ہے۔ اِس لئے بجائے "از" کے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس صورت میں یہ کسی دوسرے حرف جر کے ساتھ جڑا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ "زِ" حرف جر کا استعمال فارسی میں زیادہ تر نظم میں ہوتا ہے۔

۲۔ حروفِ عطف

۱۔ احمد و محمود بمدرسہ آمدند (احمد اور محمود مدرسہ میں آئے)۔

۲۔ من خواہم رفت اگر او را رخصت دہد (میں جاؤں گا اگر وہ مجھے اجازت دے)۔

۳۔ پند پدر بشنو چہ او خیر خواہِ تست (باپ کی نصیحت سُن کیونکہ وہ تیرا خیر خواہ ہے)۔

۴۔ تو خدا ترسی زیرا کہ پدر و مادر را عزیز می داری (تو خدا سے ڈرتا ہے کیونکہ تو اپنے ماں باپ سے محبت کرتا ہے)۔

اوپر کی مثالوں میں و (اور)، اگر (اگر)، چہ (کیونکہ) اور زیرا کہ (اس لئے) ایسے حروف ہیں جو اسماء اور جملوں کو ایک ہی حکم میں شامل کردیتے ہیں۔ ایسے حروف کو حروف عطف کہتے ہیں۔ اِن حروف سے پہلا اسم یا جملہ معطوف علیہ اور ان کے بعد والا

اسم یا جملہ معطوف ہوتا ہے۔

فارسی زبان میں حروف عطف دو قسم کے ہوتے ہیں مفرد اور مرکب۔ مفرد حروف عطف وہ ہیں جو طرف ایک لفظ سے بنے ہوں اور وہ یہ ہیں:۔

وَ (اور)، ہم، نیز (بھی)، اگر یا گر (اگر، یا آیا)، جز (سوا)، مگر (ورنہ)، چہ، کہ (لئے، وجہ، سبب)۔

تنبیہ:۔ اِن حروف سے سب سے پہلا حرف عطف یعنی "وَ" عربی زبان سے مانگا ہوا ہے۔ اِس کا تلفظ وَ یعنی زبر کے ساتھ ہے۔ فارسی میں حرف عطف واؤ ہمیشہ دو لفظوں کے درمیان آتا ہے اور پیش کی آواز دیتا ہے جیسے پدر و مادر (ماں اور باپ)، روز و شب (رات اور دن) اور گرم و سرد (گرم اور سرد)۔ اِس لئے اِس کا تلفظ گرم وسرد کرنا غلط ہے بلکہ فارسی میں اس کا تلفظ "گرمُو سَرد" ہوتا ہے۔ اسی طرح حروف عطف امّا لیکن اور بل (سب کے معنی لیکن) عربی زبان سے لئے گئے ہیں۔

اور مرکب حروف عطف وہ ہیں جو دو حروف سے بنے ہوں اور اُن کی حسب ذیل قسمیں ہیں:۔

۱۔ وہ حروف عطف جو دو حرف عطف سے مرکّب ہوں جیسے واگر یا وگر (اور اگر)، ویا (اور یا)، وامّا یا ولیکن (اور لیکن، تاہم) ان میں سے پچھلا حرف ولے اور ولیک کی

چوتھی بحث حروف جارہ (prepositions) میں

۱- پدر من از خانہ ببازار رفت (میرا باپ گھر سے بازار کو گیا)۔

۲- من این کتاب را باو دادم (میں نے یہ کتاب اُسے دی)۔

۳- سپس این کار کن (اُس کے بعد یہ کام کر)۔

۴- او چرا نزد من نیاید (وہ کیوں میرے پاس نہیں آتا)۔

اوپر کی مثالوں میں از (سے)، بہ (کو)، سپس (اس کے بعد) چرا (کیوں) اور نزد (نزدیک) ایسے حروف ہیں جو اسموں یا ضمیروں پر داخل ہو کر ان کا تعلق افعال سے ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے حروف کو حروف جارہ یا حروف ربط prepositions کہتے ہیں۔

حروف جارہ فارسی زبان میں بڑے کام کی چیز ہے۔ فارسی زبان میں یہ حروف اسموں کی حالت فاعلی، مفعولی اور اضافی ظاہر کرنے کے علاوہ ایک لفظ کا دوسرے لفظ کے ساتھ ربط بتاتے ہیں۔

حروف جارہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک جُدا ہونے والے اور دوسرے جدا نہ ہونے والے۔ جُدا ہونے والے حروف جارہ وہ حروف ہیں جو الفاظ سے الگ استعمال ہوں اور وہ حسب ذیل ہیں:-

بالا (اوپر)، پایئں (نیچے)، زبر یا فراز (اوپر)، زیر (نیچے)، نشیب یا فرود (نیچے)، پیش (آگے، سامنے)، پس (پیچھے)،

سوئے (طرف)، میان (درمیاں)، پہلو (کنارہ کی طرف)، نزد یا نزدیک (قریب)، نزدیکی (متصل، قرب)، برائے یا بہر (لئے)، بیروں (باہر)، اندرون (اندر)۔ اور انہیں کے ساتھ عربی سے مانگے ہوئے یہ چار الفاظ بھی بڑھائے جا سکتے ہیں:۔

قبل (پہلے)، بعد (پیچھے)، جہت (طرف) اور جانب (کنارہ)

اور جدا نہ ہونے والے حروف جارہ وہ ہیں جو الفاظ سے الگ استعمال نہ ہوں اور وہ بھی حسب ذیل ہیں:۔

زِ یا از (سے، ذریعہ، کا)، اَبَر یا بر (پر، اوپر)، بہ (کو، با (ساتھ)، در (میں)، را (لئے، کو، کا)

اِن ہی میں سے بعض حروف جر مرکب ربط پیدا کرنے کے دو دو اکٹھے استعمال ہوتے ہیں مثلاً از زبر یا از بالا (اوپر سے یا چوٹی سے) از فراز (بلندی سے)، از نشیب یا از زیر یا از پائیں (نیچے سے) از پس (پیچھے سے)، پس از یا پس (تب یا اس کے بعد)، از پیش (آگے سے)، از سوئے (طرف سے)، از میان (درمیاں سے) از پہلو (طرف سے)، از نزدیک (قریب سے)، از جہت یا از نزد یا از جانب (سے)، از بہر یا از برائے (لئے، بہ سبب)، از بیرون (باہر سے)، از اندرون (اندر سے)، قبل از (پہلے) اور بعد از (بعد میں)۔

قاعدہ۔ مندرجہ بالا تمام حروف جارہ میں سوائے زِ، بہ،

جو خوشی اور غم کے جذبات کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے حروف کو جذبات Interjection یا Exclamations کے حروف کہتے ہیں۔

اہل فارس نے ان میں کے اکثر حروف عربی زبان سے مانگ لئے ہیں "حروف جذبات" کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:-

ا۔ رنج اور غم کو ظاہر کرنے والے حروف مثلاً افسوس، دریغ، حیف اور آہ۔

ب۔ مصیبت، غم اور کسی امداد کو جتانے والے حروف جیسے امان، فریاد، بیداد، اور یارب۔

ج۔ آہ وزاری اور ماتم کے حروف جیسے افغان، فُغان، واویلا، وائے، واحسرتاہ اور وامصیبتاہ۔

د۔ نفرت کے حروف اُف اور تُف۔

ھ ناراضگی اور نفرت کے حروف:- مبادا، نعوذباللہ، عیاذاً باللہ اور استغفر اللہ۔

و۔ طنزیہ اور غیر طنزیہ طور پر شاباش اور تحسین کے حروف:- آفرین، مرحبا، زہے، تبارک اللہ، بارک اللہ، ماشاءاللہ واہ واہ، وہ وہ، بخ بخ اور بہ بہ۔

ز۔ توجہ دلانے کے حروف:- اینک، ہاں، ہاں۔

۴- تعداد کے حروف

بارے یا یک بار (ایک بار)، دو بار (دوبارہ) اور سہ بار (سہ بارہ) وغیرہ۔

۵- ترتیب کے حروف

نخستین، اوّلاً، اول مرتبہ یا اولین، دوم، دومیں یا ثانیاً، سیوم، سوم، سیومیں، سیوم مرتبہ یا ثالثاً، چہارمیں، چہارم، چہارم مرتبہ یا رابعاً وغیرہ۔

جملہ

۶- جگہ کے حروف

این جا (یہاں)، این طرف، این جانب، این سو (ادھر، اِس طرف)، آن سو، آنجا (وہاں، اُس طرف)۔

۷- استفہام یا سوال کے حروف

کو (کہاں)، کُجا، کدام جا، کدام طرف (کہاں، کونسی جگہ)، چند (کِتنا)، چگونہ (کِس طرح)، چون (کیسے)، چرا (کیوں)، برائے چہ، از چہ رو، بچہ سبب (کِس لئے، کِس وجہ سے، کیوں)، چہ قدر (کِتنا، کتنی مقدار)۔

استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ (شاید، ذرا کچھ)، وگرچہ، واگرچہ، گرچہ، اگرچہ (اور اگرچہ یا اگرچہ)۔

مرکب حروف عطف کی ایک قسم وہ ہے جو حرف جر اور حرف عطف سے مرکب ہو جیسے بجز (سوا)، بہم اور باہم (اکٹھے)

مرکب حروف عطف کی ایک تیسری قسم صفات، حروف جر ضمیروں اور حروف عطف سے مرکب ہوتی ہے جیسے ہر چند، وہر چند، ہر چند کہ وہر چند کہ (گو، اگرچہ، باوجودیکہ)، بنابریں، زیرا، زیرا کہ، ازاین جہت، زین رو، ازاین سبب (بے سبب، اس لئے) وغیرہ۔

کبھی ایک اکیلا حرف جر مثلاً پس اور بے بحیثیت حرف عطف کے استعمال ہو جاتا ہے اور کبھی "خواہ" بھی بحیثیت اسم Noun

حروف عطف عام طور پر دو قسموں میں منقسم ہیں ربط اور غیر ربط ہیں۔ ربط کے حروف عطف دو لفظوں یا دو جملوں کو جن میں کچھ زیادتی یا ایک ہی خیال یا سبب مذکور ہو جوڑنے کا کام دیتے ہیں جیسے او وبرادرش در کشمیر مے باشند (وہ اور اس کا بھائی کشمیر میں رہتے ہیں)، من خواہم رفت اگر او مرا رخصت دہد (میں جاؤں گا اگر وہ مجھے اجازت دے) اور من نرفتم زیرا کہ مے ترسیدم (میں نہ گیا کیونکہ میں ڈرتا تھا)۔

اس کے بالمقابل غیر ربط کے حروفِ عطف

Disjunctive Conjunction بھی اگرچہ لفظوں اور جملوں کو ملانے کا کام دیتے ہیں، لیکن حروف عطف کے برخلاف معنی میں ملاپ کی بجائے یہ اُن کے معنی کو توڑ دیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ کہ یہ حروف ایک مطلب کو دوسرے مطلب کے بالمقابل بٹھا دیتے ہیں جیسے از ہمہ کس پرسید مگر از من (اُس نے میرے سوائے سب سے پوچھا) اور خادم من رفت اما برنگشت (میرا نوکر گیا مگر واپس نہ لوٹا)۔

معنی میں دو جملوں کا ربط توڑنے والے حروف علت کی کچھ اور مثالیں یہ ہیں:-

۱- آن یا اسپ ہست یا خر (وہ یا گھوڑا ہے یا گدھا)۔

۲- آن اسپ نیست بلکہ خر ہست (وہ گھوڑا نہیں ہے بلکہ گدھا ہے)۔

۳- اظہار جذبات کے حروف

۱- افسوس کہ مرگ اورا امان نداد (افسوس کہ موت نے اسے امن نہ دیا)

۲- فریاد از چرخ ستمگر فریاد (ظالم آسمان سے فریاد ہے فریاد)۔

۳- مرحبا این صفحہ را بسیار خوب نوشتہ (شاباش اس صفحہ کو تو نے بہت اچھا لکھا ہے)۔

۴- اُف چہ قدر زحمت بے فائدہ مے دہی (اُف ہو، کیسی بے فائدہ تکلیف دیتا ہے)۔

اوپر کے جملوں میں افسوس، فریاد، مرحبا اور اُف ایسے حروف ہیں

دلیرانہ، بہادرانہ، دانشورانہ، عقلمندانہ اور مردانہ۔

کبھی اسم حالیہ بھی بطور وصف کے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے او نالان بمن گفت (اُس نے مجھ سے روتے ہوئے کہا) اور "وے خندان از من پرسید (اُس نے مجھ سے ہنستے ہوئے پوچھا)۔ اِس طرح کبھی مرکب اسم مفعول بھی اوصاف کے حروف کا کام دیتا ہے جیسے او دل شکستہ بازگشت (وہ دل شکستہ واپس لوٹ گیا)۔

۱۴۔ شک کے حروف

شاید، باشد (ہو سکتا ہے)، تواند (ممکن ہے)، بو کہ (شاید)۔

۱۵۔ یقین کے حروف

ہر آئینہ، ہمانا (یقیناً)، البتہ (بلاشک)، بے شبہ، بلاشک، لاشک، بے شک، بے ہمہ چیز (بغیر کسی شک کے)، بے ساختہ (بغیر کسی بناوٹ کے)۔

۱۶۔ انکار کے حروف

ہرگز (کبھی نہیں)، نہ، مطلقاً، ابد (بالکل نہیں)، ہیچ (کچھ نہیں)، ہیچ وقت (کسی وقت بھی نہیں)، ہیچ چیز (کچھ چیز بھی نہیں)، بہ ہیچ وجہ (کسی وجہ سے بھی نہیں)، ہیچ کدام

کوئی بھی نہیں)، ہیچ کس (کوئی آدمی نہیں)، ہیچ باب (کسی طریقہ سے بھی نہیں)۔

۱۶۔ مقابلہ کے حروف

فزون، افزون، بیشتر، زیادت (بہت)، بسیارتر (بہت زیادہ)، اکثر، اغلب، بیشترین (بہت)، کمتر، اقل (کم)، کمترین (بہت کم)، کوچک، خُرد (چھوٹا)، خُردتر، کوچک تر (زیادہ چھوٹا)، مثل (مانند)، مساوی (برابر)، موازی (مقابل)، محاذی، مقابل، روبرو (آمنے، سامنے)، ہم وزن، موازن (ایک ہی وزن کا)۔

مشقی سوالات

۱۔ حروف جر کی تعریف کرنے کے بعد کم از کم پانچ حروف جر بمعہ مثالوں کے پیش کیجئے۔

۲۔ جُدا ہونے والے اور جُدا نہ ہونے والے حروف جر سے کیا مُراد ہے ہر ایک قسم کی کم از کم پانچ مثالیں دو۔

۳۔ قواعد میں حروف عطف کس مقصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں کم از کم چھ حروف عطف ذکر کرو۔

۴۔ مفرد اور مرکب حروف عطف سے کیا مراد ہے۔ آخر الذکر

٨- موجودہ وقت ظاہر کرنیوالے حروف

حالا، کنون، اکنون (اب)، ہم اکنون، ہمین زمان، این زمان، ہمین دم (اسی وقت Just Now)، ابھی ابھی، اسی لمحہ)، امروز (آج)، امشب (آج رات)، امسال اس سال)

٩- گذرا ہوا زمانہ ظاہر کرنے والے حروف

قبل ازین، پیش ازین (اس سے پہلے)، پیش تر، پیش از پیش (پہلے)، قدیم، پیشین (پرانا، پہلا)، دیروز (گذشتہ کل)، دی شب (گذشتہ رات)، پارسال، پارین (گذشتہ سال

١٠- آنے والا وقت ظاہر کرنے والے حروف

فردا (آنے والا کل)، دگر روز، روز دیگر (آنے والا دن)، فرداشب (آنے والی رات)، شب دیگر (دوسری رات)، پس فردا (پرسوں)، پس فرداشب (پرسوں آنے والی رات)، سال دیگر (آنے والا سال)، ماہ دیگر (آنے والا مہینہ)، ہفتہ دیگر (آنے والا ہفتہ)، یا سال آیندہ، ماہ آیندہ یا ہفتۂ آیندہ، سپس، بعد ازین، پس ازین، آیندہ (اسکے بعد، مستقبل میں)، ... نزدیکی، عنقریب (جلدی ہی، آہستہ آہستہ) ...

فی الحال، بزودی (فوراً، اسی وقت)۔

۱۱۔ لامحدود وقت ظاہر کرنے والے حروف

بسیار بار، بسیار، مکرّر، بارہا (اکثر اوقات، اکثر)، گاہ گاہے (کبھی کبھی)، گاہ وقتے (کسی وقت)، زود (جلدی)، کم تر (بہت کم)، نادر (بہت کم)، ہموارہ، ہمیشہ (اکثر) پیوستہ (مسلسل)، مدام (ہمیشہ)، روزانہ، یومیہ، ہر روز (ہر دن) ہر سالہ (ہر ایک سال)، سالیانہ (سالانہ)، ہر ماہہ (ہر مہینہ) ماہیانہ (ماہوار)، ہر ہفتہ (ہر ایک ہفتہ)، ہفتگی (ہفتہ وار) ہر دم (ہر گھڑی)، دمبدم (ہر وقت)، دیگر بار، دیگر، باز (پھر)۔

۱۲۔ مقدار کے حروف

اندک (تھوڑا)، بسیار (بہت)، کم (تھوڑا)، خیلے (بہت زیادہ)، وافر، فراوان (کثیر)، کافی، بس (اتنا ہی، بس)، ہمیں (بس اتنا ہی)۔

۱۳۔ اوصاف پر دلالت کرنے والے حروف

اوصاف پر دلالت کرنے والے حروف کئی قسم کے ہیں۔ یہ عام طور پر صفت کے آخر میں "آنہ" لگانے سے بنتے ہیں۔ جیسے

کی کم از کم تین مثالیں پیش کرو۔

۵- بتایئے ذیل کے حروف کس قسم کے جذبات کے اظہار کے لئے استعمال ہوتے ہیں :-

یارب ، حیف ، ماشاء اللہ ، ہاں ، اینک ، وائے ، فریاد ، بارک اللہ ، امان ، دریغ ، مرحبا۔

۶- ذیل کے جملوں میں نیچے خط کشیدہ حروف کس قسم کے ہیں :-

ا- من یکبار بدیدنش رفتم۔

ب- پس چرا از من شکایت می کنی ؟

ج- دیروز کجا رفتہ بودی۔

د- ثانیاً اینکہ لنگ است۔

ہ- بارے بدیدنش رفت۔

و- اکنون از من بشنو۔

ز- یک ساعت پیش از ظہر بے شک وعدہ میکنم کہ بیایم۔

ح- بسیار خوب۔ اگر مے توانی زود تر ہم بیائی۔

ط- شاید کہ درکمند قبول آوری دلے۔

ی- این ہرگز دلیل بر صدق مقال او نمی شود۔

ک- یاد دارید کہ من محرومانہ ازین در بروم۔

ل- ازین سبب می توان گفت کہ او مرد شریف است۔

م- ہمانا کہ در پارس انشائے من۔

ن- حالا بس است شما خیلے منطقی ہستید۔

س- مرنا کوچک در کدام خانہ مے ماند۔

ع- اندک اندک بسیار مے گردد۔

ف- نخستین مسجد جامع زشہ اسکندر ثانی۔

ص- این امر البتہ دلیل بر این نیست کہ ایشان دزد ہستند

ق- من ہیچ وقت او را مطمئن ندیدم۔

ا۔ چند مفرد حروف اور اُن کا استعمال

ا

۱- ندا کے لئے جیسے دوستا (اے دوست)، کریما (اے کریم)

پروردگارا (اے پروردگار)۔

۲- قابلیت کے لئے جیسے خوان سے "خوانا" (پڑھنے کے قابل)

۳- زیادت کے لئے جیسے عبید زاکان سے "عبید زاکانا" اس شعر میں

قصّہ موش و گربہ آخر شد یادگارِ عُبیدِ زاکانا

۴- ندبہ یعنی رو کر پکارنے کے لئے جیسے واحسرتا، وامصیبتاہ۔

۵- قسم کے لئے جیسے حق سے حقّا (حق کی قسم)۔

۶- فعل کو دعائیہ بنانے کے لئے جیسے شود سے شوادا (ہو)،

دہد سے دہاد (دے)، بود سے بواد (ہو) اور دماند سے

دماناد (اُگائے) اس مصرع میں سو

خدا بر تربتش گلشن دماناد
(خدا اُسکی قبر پہ گلشن اُگائے)

۷۔ عطف کے لئے جیسے کم و بیش سے کما بیش اور رست و خیز سے رُستا خیز۔

۸۔ اتصال یعنی ملانے کے لئے جیسے دمبدم سے دمادم۔

۹۔ فاعلیّت کے لئے دانا، بینا، گویا، جویا، بویا، (خوشبو دینے والا)۔

۱۰۔ کثرت کے لئے جیسے خوش سے خوشا۔

۱۱۔ صفت کے لئے جیسے زیبا۔

۱۲۔ ماضی کے صیغہ گفت میں زائد ہونے کے لئے جیسے گفتا۔

۱۳۔ اشباع کے لئے جیسے دامن سے دامان۔

ب

۱۔ معیّت کے لئے جیسے با ساز و سامان داخل شدیم (ہم ساز و سامان سمیت داخل ہوئے)۔

۲۔ ظرفیت کے لئے جیسے اُستاد بمدرسہ آمد (اُستاد مدرسہ میں آیا)

۳۔ افعال اور اسماء کے شروع میں زیادہ ہونے کے لئے جیسے بگفتا من گل ناچیز بودم (اُس نے کہا کہ میں ایک ناچیز مٹی تھی) اور دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر (دفتر ختم ہوگیا اور عمر بھی ختم ہوگئی)۔

۴- استعانت اور مدد کے لئے جیسے بقلم خود نوشتم۔ جامہ را بسوزن دوختم (کپڑے کو میں نے سوئی کے ساتھ سیا)۔

۵- سبب کے لئے جیسے بہ عصیان در رزق بر کس نہ بستند گناہوں کے سبب رزق کا دروازہ کسی پر بند نہیں کیا)۔

۶- قسم کے لئے جیسے بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن (خدا کی قسم تجھ سے پرہیز کرنا لازم ہوگیا)۔

۷- مقدار کے لئے جیسے بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد (آدھے انڈے کے برابر اگر بادشاہ ظلم جائز رکھے)۔

۸- واسطے کے معنوں میں جیسے بدیدار مردم شدن عیب نیست (آدمیوں کے ملاقات کے لئے جانا عیب نہیں ہے)۔

۹- کو یا سے کے معنوں میں جیسے وقتیکہ او آید بمن اطلاع بدہید (جس وقت وہ آئے مجھکو اطلاع دو) او را بمن گفت (اس نے مجھ سے کہا)۔

۱۰- پر کے معنی میں جیسے بلبم رسیدہ جانم (میری جان لب پر پہنچ گئی)۔

۱۱- نزدیک کے معنی میں جیسے شاعرے بامیرے رفت (ایک شاعر امیر کے پاس گیا)۔

۱۲- عوض کے لئے جیسے این کتاب بدو روپیہ خریدم (یہ کتاب میں نے دو روپے میں خرید لی)۔

۱۳- مثل اور مانند کے مفعول ہیں جیسے بخلق جہاں آفرین کار کن (جہان کو پیدا کرنے والے اخلاق کی طرح کام کر)۔

۱۴- اتصال کے لئے جیسے خانہ بخانہ، کوچہ بکوچہ۔

۱۵- رخ اور بل کے معنوں میں جیسے زید بگردن افتاد (زید گردن کے بل گر پڑا)۔

۱۶- تک کے معنی ہیں جیسے از مشرق بمغرب رفتم (مشرق سے مغرب تک گیا)۔

۱۷- مطابقت کے لئے جیسے بقول شخصے (کسی شخص کے کہنے کے مطابق)۔

۱۸- وسیلہ کے لئے جیسے نیمے بحسن ونیمے بحسین (آدھے گناہ حسن کے طفیل اور آدھے گناہ حسین کے طفیل)۔

۱۹- قابلیت کیلئے جیسے این درد بدرمان نماندہ است (یہ درد علاج کے قابل نہیں رہا ہے)۔

ت

۱- ضمیر مفعولی کے لئے جیسے گفتمت (میں نے تجھے کہا)۔ دادمت (میں نے تجھے دیا)۔

۲- اضافت کے لئے جیسے دلت (تیرا دل)، سرت (تیرا سر)

۳- لفظ خود کی تاکید کے لئے جیسے تو خودت نیامدی (تو خود ہی نہیں آیا)، تو خودت گفتی (تو نے خود کہا)۔

۴۔ مصدری معنے کے لئے جیسے حماقت، حدافت، شرافت۔
۵۔ خود کے معنی میں جیسے از بارگہت مرانم اے شاہ دائے بادشاہ
اپنی ڈیوڑھی سے مجھے مت نکال۔
۶۔ خطاب کے لئے مگر دو طرح سے:۔
ا۔ شروع میں آتی ہے اور مفہوم ہوتی ہے جیسے نرا (مجھکو)
نُشست (تیرا ہے)۔
ب۔ الگ ہو تو واؤ لگا دیتے ہیں۔ جیسے تو کار زمین را نکو
ساختی (تو نے زمین کے کام کو اچھا کر دیا)۔

چہ

۱۔ استفہام کے لئے جیسے چہ مے کنی (تو کیا کرتا ہے)۔
۲۔ حقارت کے لئے جیسے او چہ کارو (وہ کس کام کا ہے)۔
۳۔ تعجب اور تعظیم کے لئے جیسے ؎

چہ در چشم من نغز و زیبا نشیند
درختے کہ بر حکم صحرا نشیند

۴۔ مساوات کے لئے جیسے چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک
(برابر ہے تخت پر مرنا اور برابر ہے خاک پر)۔
۵۔ سبب کے لئے۔ بکوچہ تنہا مرو چہ خوف دزدان ہست (کوچہ
میں اکیلا مت جا کیونکہ چوروں کا خوف ہے)۔
۶۔ تصغیر کے لئے جیسے صندوقچہ، طاقچہ، باغیچہ اور دیگچہ وغیرہ

۷- خواہش اور آرزو کے لئے جیسے موسیٰ گفت بار خدایا چہ خوش بودے اگر زندگانی بودے مرگ نبودے (موسیٰ نے کہا اے خدا کیا اچھا ہوتا اگر زندگانی ہوتی موت نہ ہوتی) - لیکن ایسی صورت میں چہ کے ساتھ "خوش" کا لفظ لازمی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۸- ہر چہ کے معنی میں جیسے چہ آید بشتر زودی فرست (جو بھی بشتر ہو جلدی سے بھیج)

تنبیہ:- سوال کے موقعہ پر چہ کے ساتھ "ہا" کا اضافہ کرکے "چہا" بھی کہتے ہیں جیسے او چہا گفت و چہا کرد (اس نے کیا کہا اور کیا کہا) -

ش

۱- ضمیر مفعولی کے لئے جیسے گفتمش (میں نے اسے کہا)، دیدمش (میں نے اسے دیکھا)، سوختمش (میں نے اسے جلا دیا)-

۲- ضمیر فاعل کے لئے جیسے آمدنش (اس کا آنا)، دیدنش (اسکا دیکھنا) یاد دارم-

۳- اضافت کے لئے جیسے کتابش (اسکی کتاب)، پسرش (اس کا لڑکا)-

۴- خود کی تاکید کے لئے جیسے او خودش آنجا بود (وہ خود وہاں تھا)

۵- حاصل مصدر کے لئے جیسے آرائش (زینت)، آزمائش دانش، بینش، اور ستائش (تعریف) وغیرہ-

۶۔ زیادت کے لئے جیسے کلاہِ سعادت یکے بر سرش (ایک کے سر پر سعادتمندی کی ٹوپی)۔

ک ، کہ

۱۔ تصغیر کے لئے جیسے مردک ، دخترک ، مردکہ ، زنکہ ، خرک ، اسپک۔

۲۔ استفہام کے لئے جیسے این جا کہ بود (یہاں کون تھا) کرا می گوئی (تو کس کو کہتا ہے)۔ آن کیست (وہ کون ہے)۔

۳۔ بیان اور وضاحت کے لئے جیسے آن مردکہ دیروز آمد اُستاد من است (وہ مرد جو کل آیا میرا اُستاد ہے)۔

۴۔ سبب اور علت کے لئے جیسے انجا مرو کہ خوار گردی (وہاں نہ جا کیونکہ ذلیل ہوگا)۔ کدام سوختہ جانے ...... کہ از مشام تو بوئے کباب مے آید۔

۵۔ اچانک اور ناگاہ کے معنی میں جیسے

هر سوختہ جانے کہ بکشمیر درآید
گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید

ہر وہ جلی ہوئی جان کہ کشمیر میں آئے ، اگر وہ کباب کیا ہوا پرندہ بھی ہے تو اچانک اُس کے بال اور پر نکل آئیں گے۔

۶۔ صلہ کے لئے جیسے میازار مورے کہ دانہ کش است (اس چیونٹی کو مت ستا جو کہ دانہ کھینچنے والی ہے)۔

۷- ربطِ کلام کے لئے جیسے ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز
ورنہ در محفلِ رندان خبرے نیست کہ نیست

۸- "تا کہ" کے معنی میں جیسے ؎

درونِ پراگندگان جمع دار کہ جمعیت باشد از روزگار

(پریشان لوگوں کے دلوں کو جمع رکھ تا کہ تجھے بھی زمانہ سے اطمینان ہو)

۹- "از" کے معنی میں جیسے بنزدیک من صلح بہتر کہ جنگ (میرے نزدیک صلح جنگ سے بہتر ہے)

۱۰- تردید کے لئے جیسے زید آمد کہ بکر (زید آیا کہ بکر آیا)۔

۱۱- زیادت کے لئے جیسے خرکہ حیرانی بناشد کار دین (دین کا کام حیرانی کے سوا کچھ نہیں)۔

۱۲- "بلکہ" کے معنی میں جیسے ؎

نہ قند بکہ مردم بصورت خورند کہ ارباب معنی بکاغذ برند

(وہ قند نہیں جسے آدمی ظاہر میں کھائیں۔ بلکہ اہل معنی اُسے کاغذ میں لے جائیں)

۱۳- "ولیکن" کے معنی میں جیسے ؎

بسے گشت فریاد خوان پیش و پس کہ نہ نشست بر انگبینش مگس

شور مچانے والے آگے پیچھے بہت سے گئے، لیکن پھر بھی اسکے شہد پہ مکھی نہ بیٹھی)۔

۱۴- بسیار کے معنی ہیں جیسے تیز ترک گام زن منزل با دور نیست
(ذرا تیز قدم اُٹھا ہماری منزل دور نہیں ہے)۔

۱۵- دُعا کے مقام ہیں جیسے

مرا حاجے شانۂ عاج داد	که رحمت بر اخلاق حجّاج باد
(مجھے ایک حاجی نے ہاتھی دانت کی کنگھی دی۔ خدا کرے حاجیوں کے اخلاق پر رحم ہو)۔

۱۶- عطف کے لئے

اے بسا اسپ تیز رو که بماند	که خر لنگ جان بمنزل بُرد
(بہت سے تیز رو گھوڑے رہ گئے اور لنگڑا گدھا اپنی جان ٹھکانے پر لے گیا۔ یہاں "که" معنی میں "اور" کے ہے۔

م

۱- نہی کے لئے جیسے مده فیل یاد ہندوستان (ہمارے ہاتھی کو ہندوستان کی یاد مت دلا)۔

۲- ضمیر متکلم کی حیثیت سے جیسے کردم (میں نے کیا)، گفتم (میں نے کہا)، مردم (میں مرد ہوں)۔

۳- ضمیر مفعولی کی حیثیت سے جیسے پیش او نباید رفتنم (مجھے اسکے سامنے نہیں جانا چاہئیے)۔ بدم گفتی و خورسندم (تو نے مجھے بُرا کہا اور میں خوش ہوں)۔

۴- اضافت کے لئے جیسے قلمم چه شد میرا قلم کیا ہوا۔

۵- اعداد میں ترتیب کے لئے جیسے یکم ، دوم ، سوم وغیرہ۔
۶- تانیث کے لئے جیسے بیگم ، خانم۔
۷- "ہستم" کے معنی میں جیسے من باشندہ ہندوستانم یعنی ہندوستان ہستم۔

ن

۱- مساوات کیلئے جیسے نہ زید رفت نہ عمرو (نہ زید گیا نہ عمرو)۔
۲- استفہام کے لئے جیسے نگفتہ بودم کہ انجا مرو (میں نے نہ کہا تھا کہ وہاں نہ جا)۔
۳- نفی کے لئے جیسے نخورد و نکرد (نہ کھایا اور نہ کیا)۔

و

۱- عطف کے لئے جیسے خدا و رسول۔
۲- اشباع کے لئے جیسے اُفتاد سے اوفتاد ، اُستاد سے اوستاد اور ناخن سے ناخون وغیرہ۔
۳- حال کے لئے جیسے تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل (تو پیدا ہو گیا حالت یہ ہے کہ آدم ابھی مٹی اور پانی ہی میں تھے)۔
۴- لزوم کے لئے جیسے من و دست و دامانِ آلِ رسول۔ اور بگذار ید مرا و خدا را (مجھے اور خدا کو چھوڑ دو)۔
۵- زیادت کے لئے جیسے لیک اور لیکن سے ولیک اور ولیکن

ہ

۱- تصغیر کے لئے جیسے دخترہ ، پسرہ ، مردکہ۔

۲۔ تعین مدت کے لئے جیسے ہفتہ ، سہ روزہ ، ہفت ماہیہ ،
۳۔ عطف کے لئے جیسے این عمل بجا آوردہ برو (یہ کام بجا لا کر جا)۔
۴۔ قابلیت کے لئے جیسے دانشمندانہ ، شاہانہ۔
۵۔ مفعولیت کے لئے جیسے خفت سے خفتہ اور گفتن سے گفتہ وغیرہ

یائے معروف

۱۔ نسبت کے لئے جیسے کشمیری ، مرادآبادی۔
۲۔ قابلیت کے لئے جیسے کردنی دکرنے کے قابل)، مُردنی (مرنے کے قابل)۔
۳۔ اسماء اور افعال میں خطاب کے لئے جیسے رفتی ، بردی ، مردی
۴۔ فاعلیت کے لئے جیسے سودائی ، بلوائی۔
۵۔ عربی زبان میں واحد متکلم کے لئے جیسے مکرمی (میرے مکرم) اور معظمی (میرے بڑے)۔ کبھی نورچشمی اور قبلہ گاہی میں فارسی الفاظ کے ساتھ بھی استعمال ہوجاتی ہے۔ مگر یہ غیر فصیح ہے۔
۶۔ عموماً فارسی شعرا کے تخلص کے ساتھ جیسے صرفی ، جامی ، حیاتی ، سحابی ، وحشی۔
۷۔ مصدری معنی کے لئے جیسے چسپیدگی ، بالیدگی ، افسردگی۔

یائے مجہول

۱۔ وحدت و تنکیر کے لئے جیسے مردے (ایک مرد) یا بادشاہے (ایک بادشاہ) اور شاعرے (ایک شاعر)۔ یاد رہے کہ جدید فارسی میں یائے تنکیر کا استعمال مٹ رہا ہے۔ اور آجکل کے ایرانی ادیب بجائے شاعرے وغیرہ کے "یک شاعر" وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔

۲۔ عظمت کے لئے جیسے زید فاضلے ست عجیب و صنّاعے است غریب۔

۳۔ تقلیل کے لئے جیسے سکندر را نمے بخشند آبے (سکندر کو تھوڑا سا پانی تک بھی نہیں دیتے)۔

۴۔ زیادت کے لئے جیسے بکے اور بسے۔

۵۔ موصول کے لئے جیسے ۔ طبیبے کہ باشد خود ش زرد روئے۔ ازو داروئے سرخ روئی مجوے۔

۶۔ تمنّا اور آرزو کے لئے جیسے کردمے ، گفتمے۔

۷۔ اضافت اور صفت کے لئے جیسے پائے لنگ اور بوئے گل۔

مرکب حروف اور ان کا استعمال

از

۱۔ ابتدائے زمانی کے لئے جیسے از صبح تا شام۔

۲۔ ابتدائے مکانی کیلئے جیسے از سرینگر تا دہلی۔

۳- سبب کے معنی میں جیسے فصول از کثرت باران خراب شد۔

۴- بیان کے لئے جیسے جمعے از طلبہ نزد من آمدند۔

۵- استعانت کے لئے جیسے من بشیر را از تفنگ کشتم۔

۶- بعضیت کے لئے جیسے مشتے نمونہ از خروارے۔

۷- زاید جیسے از بہر خدا۔

۸- امتیاز کے لئے جیسے تو دوست را از دشمن تمیز نہ کنی۔

۹- از ضرورت شعری کے موقعہ پر بجائے "کہ از" کے "کز" پڑھا جاتا ہے جیسا کہ سعدی کے اس شعر میں ؎

تو کز محنت دیگران بے غمی نشاید کہ نامت نہند آدمی

۱۰- تصنیف کے لئے جیسے تاریخ حسن از غلام حسن کھویہامی است۔

۱۱- "کو" کے معنی میں جیسے وقتے از ما یاد می کنی. یا نہ (کسی وقت ہماری بھی یاد کرتے ہو یا نہیں)۔

۱۲- "بابت" کے معنی میں جیسے دیروز از وے سخن می کردی (کل رات تو اُس کے متعلق باتیں کرتا تھا)

با

۱- مقابلہ کے لئے جیسے با عارض تو ماہ نباشد روشن (تیرے رخسار کے مقابلہ میں چاند بھی روشن نہیں)۔

۲- ساتھ کے معنی میں جیسے او با من مے رفت (وہ میرے

ساتھ چلنا تھا) ۔

۳۔ "باوجود" کے معنی میں جیسے باآنکہ زید عالم است ولے از فقہ بے خبر است (باوجودیکہ زید عالم ہے مگر فقہ سے بے خبر ہے)

۴۔ عطف کے لئے جیسے سہ فرق است میان آنکہ یارش در بر + باآنکہ دو چشم انتظارش بر در (فرق ہے اس میں کہ کسی کا یار بغل میں ہو اور کسی کی انتظار کی دونوں آنکھیں دروازہ پر ہوں)

۵۔ وضعی معنی کے لئے جیسے بامغز، باہوش، باخبر۔

باز

۱۔ بعد کے معنی میں جیسے اول شما بروید باز من مے آیم۔

۲۔ دوبارہ کے معنی میں جیسے باز بخوان (دوبارہ پڑھو)۔

۳۔ چھوڑ دینے کے معنی میں جیسے باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ (چھوڑ دے چھوڑ دے جو کچھ بھی ہے چھوڑ دے)۔

۴۔ پھر کے معنی میں جیسے باز این چہ شورش است کہ در ملک عالم است (دنیا کے ملک میں یہ پھر کیسی شورش ہے)۔

بر

۱۔ اوپر کے معنی میں جیسے قلمدان را بر میز بگذار (قلمدان کو میز پر رکھو)۔

۲۔ نزدیک کے معنی میں جیسے بر من این امر دشوار است۔

(میرے نزدیک یہ بات دشوار ہے)۔

۳۔ مقدار اور اندازہ کے معنی میں جیسے جامہ بر قامت او دوختہ اند (کپڑا اس کے قد پر سیا ہے)۔

۴۔ باہر نکلنے کے معنی میں جیسے آفتاب برآمد (آفتاب نکلا)۔

بے

۱۔ بغیر کے معنی میں جیسے بے تو چسان زندگانی کنم (تیرے بغیر کس طرح زندہ رہوں)۔

تا

۱۔ انتہاء کے معنی میں جیسے از نتالا مار تا ہارون چہ قدر مسافت ست (نتالا مار سے ہارون تک کسقدر مسافت ہے)۔

۲۔ "تاکہ" کے معنی میں جیسے تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری (تاکہ تو روٹی ہاتھ میں لائے اور غفلت سے نہ کھائے)۔

۳۔ وقت کی تاکید کے لئے جیسے تا وقتیکہ۔

۴۔ شرط کے لئے جیسے ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد + عیب و ہنرش نہفتہ باشد (جب تک آدمی نے بات نہ کہی ہو تو اس کا عیب اور ہنر چھپا ہوا ہوتا ہے)۔

۵۔ ہرگز کے معنی میں جیسے زصاحب غرض تا سخن نشنوی (صاحب غرض سے ہرگز بات نہ سننا)۔

۶۔ الا کے ساتھ ملکر تنبیہ کے لئے جیسے ؎ الا تا نگرید کہ عرش عظیم

بلرزد ہمے چون بگرید یتیم (خبردار عرش عظیم نہ روئے کیونکہ جب یتیم روتا ہے تو عرش عظیم لرزنے لگتا ہے)۔

۷۔ علت اور سبب کے لئے جیسے من اینجا آمدہ ام تا از ملاقات شما مشرف شوم (میں یہاں آیا ہوں تاکہ تمہاری ملاقات سے مشرّف ہوں)۔

66

در

۱۔ ظرفیت کے لئے جیسے دوات در قلمدان است۔

۲۔ زیادت کے لئے جیسے بدریا در منافع بے شمار است۔ یہاں "در" زائد ہے۔

۳۔ رسید کی تاکید کے لئے جیسے اکرم در رسید۔

۴۔ اتصال کے لئے جیسے قطار در قطار، صف در صف۔

۵۔ نزدیک کے معنی ہیں در تو مرا بار دہ (اپنے پاس مجھے باریابی دیجے)

را

۱۔ سے کے معنی ہیں جیسے من اورا گفتم (میں نے اس سے کہا)

۲۔ کا، کی اور کو کے معنی ہیں جیسے منت خدائے عزوجل را (خدائے عزوجل کا احسان)، فریاد غریباں را باید شنید (غریبوں کی فریاد سننی چاہیئے)، من اورا زدم (میں نے اسکو مارا)۔

۳۔ "لئے" کے معنی ہیں جیسے زید را ادب لازم (زید کے لئے تہذیب لازمی ہے)۔

۴- لفظ "قضا" کی تاکید کے لئے جیسے قضارا - خدارا -
۵- واسطے کے معنی میں جیسے خدارا (خدا کے واسطے) -

چون

۱- شرط کے لئے جیسے چون نداری ناخن درندہ تیز - با بدان آن
به که کم گیری ستیز -
۲- استفہام کے لئے جیسے تو نگر چہ داند کہ حالت مسکین بے نوا
چون ہست (امیر کیا جانے کہ مسکین کی حالت کیسی ہے) -
۳- تشبیہ کے لئے جیسے رویش چون ماہ و زلفش چون سنبل -

مشقی سوالات

۱- ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ حروف کا محل استعمال بتایئے :-
ا- کریما بہ بخشائے بر حالِ ما | کہ ہستم اسیر کمندِ ہوا
ب- بنامِ شاہدِ نازک خیالان | عزیز خاطرِ آشفتہ حالان
ج- این کتاب بسہ آنہ خریدم -
د- چون کارت بنرمی نیاید سختی کن -
ہ- چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک -
و- یوسف گم گشتہ باز آید بکنعان غم مخور -
کلبۂ احزان شود روزے گلستان غم مخور
ز- گفتمش حالا کجا مے روی -

ح۔ کرم مے کن کہ فردا روز محشر
نزدِ وے عاشقان شرمندہ باشی

ط۔ سیب کشمیری بسیار خوش رنگ می باشد۔

ی۔ نصاحب غرض تا سخن نشنوی۔

ک۔ من با کریم رفتم۔

ل۔ شب را در زادے بخانۂ زاہد رفت۔

م۔ کتاب در جزدان ہست۔

۲۔ ذیل کے الفاظ میں "ک" کن کن معنوں میں استعمال ہوا ہے
تیز تر ک، مرغک، مردک، طفلک۔

۳۔ یائے معروف اور مجہول کے استعمال کی تین تین مثالیں پیش کرو۔

۴۔ ذیل کی خالی جگہوں میں مناسب حروف جر لگاؤ۔

ا۔ تاجر...... کشمیری دو شال آورد۔

ب۔ از بارہمولہ ...... اسلام آباد رفتم۔

ج۔ اول شما بروید...... من مے آیم۔

د۔ زید...... خانہ آمد۔

ہ۔ ...... اسپ سوار شدم۔

و۔ کتاب را ...... میز بگذار۔

ز۔ در فراق تو جانم ...... لب رسید۔

دوسری فصل علمِ نحو میں

۱- نان خشک (خشک روٹی) -

۲- آب زر (سونے کا پانی) -

۳- ہفت آسمان (سات آسمان) -

۴- زید برادر شما (زید تمہارا بھائی) -

۵- ارشد طفل ذہین ہست (ارشد ذہین لڑکا ہے) -

۶- حامد بمدرسہ رفت (حامد مدرسہ کو گیا) -

۷- فکر معقول بکن (معقول فکر کر) -

۸- زید انجا مرو (زید وہاں مت جا) -

اوپر کی مثالوں میں بات چیت کرنے کے آٹھ طریقے دکھائے گئے ہیں۔ اِن میں بعض سے آدھی اور بعض سے پوری بات سمجھ میں آتی ہے۔ سو وہ علم جس سے گفتگو کے مکمل و نامکمل اور اسم و فعل و حرف کی ترکیب کا پتہ چلے اُسے "علم نحو" کہتے ہیں۔ علم صرف کی طرح اس کا موضوع Subject matter مرکب مفید اور غیر مفید ہے۔ مرکب غیر مفید جس سے علم نحو میں پہلے بحث کی جاتی ہے اور جس کا دوسرا نام مرکب ناقص بھی ہے کلمات کا وہ مجموعہ ہے جس سے سننے والے کو پورا پورا فائدہ حاصل نہ ہو۔ یعنی اُس کے سننے کے بعد سامع کو پورا مطلب سمجھنے کے لئے مزید وضاحت کا انتظار رہے جیسے

بیشِر نر (نرشیر)، کف دست (ہاتھ کی ہتھیلی)، چہار اسپ (چار گھوڑے) ایسے مرکبات کو "مرکب ناقص" یا "کلام ناقص" یا "مرکب غیر مفید" کہتے ہیں۔

مرکبِ تام۔ کلمات کا وہ مجموعہ ہے جس سے سننے والے کو پورا مطلب سمجھ میں آئے اور کسی مزید وضاحت کا انتظار نہ کرے جیسے حامد بمدرسہ رفت (حامد مدرسہ کو گیا)، زید دانا ہست (زید دانا ہے) اینجا میا (یہاں مت آ)، سبق بخوان (سبق پڑھ)۔ ایسے مرکبات کو "مرکب تام" یا "کلام تام" یا "مرکب مفید" یا "پورا جملہ" Complet Santance کہتے ہیں۔

مرکب ناقص کی قسمیں

۱۔ مرکب اضافی

۱۔ کتابِ حامد (حامد کی کتاب)۔

۲۔ قلمِ ما (ہمارا قلم)۔

۳۔ خانۂ او (اُس کا گھر)۔

۴۔ کوزۂ گِل (مٹی کا پیالہ)۔

اِن مثالوں میں کتاب کو حامد، قلم کو ہمارے، گھر کو اُس کے اور کوزہ کو مٹی کی طرف نسبت کی گئی ہے۔ جس ترکیب میں دو اسموں کا باہمی لگاؤ اس طرح پایا جائے اسے مرکب اضافی کہتے ہیں۔ مرکب

اضافی دو اسموں سے مل کر بنتا ہے۔ جس میں سے ایک کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

۱- مضاف۔ وہ اسم ہے جس کا تعلق ظاہر کیا جائے۔

۲- مضاف الیہ۔ وہ اسم ہے جس کے ساتھ تعلق ظاہر کیا جائے مثلاً "صندوق اسلم" میں صندوق کا تعلق اسلم سے ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اِس لئے اس ترکیب میں "صندوق" مضاف اور "اسلم" مضاف الیہ ہے۔ اور مضاف، مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہے۔

فارسی میں عموماً مضاف کو پہلے اور مضاف الیہ کو بعد میں لایا جاتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی مضاف الیہ پہلے بھی آتا ہے اور مضاف بعد میں۔ ایسی صورت میں اسے اضافت مقلوب (اُلٹی اضافت) کہتے ہیں۔ جیسے شاہزادہ، علم دوست، جہاں پناہ اور سنگ ریزہ۔ اِن کی اصل بالترتیب زادۂ شاہ، دوست علم، پناہِ جہاں اور ریزۂ سنگ ہے۔ اگر مضاف اور مضاف الیہ اپنی ترتیب پر رہے، لیکن اضافت کا کسرہ (زیر) نہ پڑھا گیا تو اسے "فکِ اضافت" (اضافت کا ٹوٹ جانا) کہتے ہیں۔ جیسے سرچشمہ (چشمہ کا سرا)، سرگروہ (گروہ کا سر) اور صاحب دل (دل والا) وغیرہ

فارسی میں اضافت کو کسرہ کے ذریعہ ظاہر کرتے ہیں، لیکن اگر مضاف کے آخر "ا" یا "و" ہو تو کسرہ کی بجائے "یائے مجہول" استعمال کرتے ہیں جیسے "خدائے جہانیاں (جہاں والوں کا خدا)

روئے نیکو (اچھا چہرہ)۔ اور اگر مضاف کے آخر میں "ی" ہو تو اضافت کے وقت کسرہ کی بجائے ہمزہ لگا دیتے ہیں۔ جیسے قاضیٔ شہر، انگشتریٔ طلا وغیرہ۔ اسی طرح اگر مضاف کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو بھی ہمزہ لگا دیتے ہیں جیسے خانۂ خدا، مدرسۂ صلاح الدین۔

بعض اوقات حروف "را" اور "از" بھی اضافت کا فائدہ دیتے ہیں مثلاً خدارا فرمان (خدا کا فرمان)، این کتاب از من است (یہ کتاب میری ہے)۔

اگر کسی مضاف الیہ کے مضاف ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں واؤ عطف کے ذریعہ ایک ہی مضاف بنا لیا جاتا ہے جیسے تاج و تختِ شاہ۔

فارسی میں اضافت کا مقصد اختصار کلام ہے جیسے تختِ شاہ بغیر اضافت کے اسکی اصل "شاہ را تخت" ہے۔

اضافت کی قسمیں

۱۔ اضافت تملیکی۔ وہ اضافت ہے جو مضاف اور مضاف الیہ میں ملکیت کا تعلق ظاہر کرے جیسے اسپِ خالد، خانۂ خدا۔ اِس اضافت میں مضاف الیہ مالک اور مضاف مملوک (مالک بنایا گیا) ہوتا ہے۔

۲۔ اضافت توضیحی۔ وہ اضافت ہے جس میں ایک مبہم اور

غیر واضح چیز کی اضافت کسی خاص چیز کی طرف ہو جیسے رُودِ جہلم - کتاب فارسی - ان دونوں مثالوں میں رود اور کتاب مبہم لفظ ہیں، لیکن رود اور فارسی کی طرف اضافت کرنے سے ان کے ابہام Vagueness دور ہوگیا)۔

۳- اضافت تخصیصی - وہ اضافت ہے جس میں مضاف کی تخصیص مقصود ہو جیسے گُلِ لالہ، درخت سرو -

۴- اضافت بیانی - وہ اضافت ہے جس میں مضاف کی تخصیص مقصود ہو جیسے خانم زر، کوزۂ گل، قلم چوب -

۵- اضافت ظرفی - وہ اضافت ہے جو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان ظرف (برتن) اور مظروف (وہ چیز جو برتن میں کی جائے) کا تعلق ظاہر کرے جیسے آب جو (نہر کا پانی)، ریگ صحرا (جنگل کا ریت)، جام مے (شراب کا پیالہ) -

۶- اضافت با دنیٰ ملابست (تعلق) وہ اضافت ہے جس میں معمولی نسبت اور تعلق کی وجہ سے مضاف کو مضاف الیہ سے منسوب کرتے ہیں جیسے مکتب ما، مدرسۂ شما، کوچۂ دوست موسیٰ چوپان (گڈریئے کا موسیٰ) -

۷- اضافت ابنی - وہ اضافت ہے جس سے مضاف اور مضاف الیہ میں باپ، بیٹا، ماں اور چچا وغیرہ کا رشتہ ظاہر ہو جیسے سہراب رستم، ابن عمر، ام کلثوم، عموئے خالد وغیرہ -

۸۔ اضافت تشبیہی۔ وہ اضافت ہے جو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان مشابہت کا تعلق ظاہر کرے جیسے خندۂ گل، موئے کمر، نرگسِ چشم۔ اصل میں یہ تشبیہیں اس طرح ہیں۔ شگفتگی گل ہمچو خندہ، کمر ہمچو موی اور چشم ہمچو نرگس

۹۔ اضافت استعارہ۔ وہ اضافت ہے جس میں مضاف کو مضاف الیہ کا حصّہ یا جزو فرض کر لیا جائے جیسے ناخنِ تدبیر گوشِ ہوش، چشمِ دل۔ ان مثالوں میں تدبیر، ہوش اور دل کو انسان فرض کر کے ان کے ناخن، کان اور آنکھ فرض کر لئے گئے ہیں۔

۲۔ مرکب توصیفی

۱۔ اسپِ چالاک (چالاک گھوڑا)۔

۲۔ آبِ خنک (ٹھنڈا پانی)۔

۳۔ شالِ کشمیری (کشمیری شال)۔

ان مثالوں میں چالاک، خنک اور کشمیری صفت ہیں۔ اور اسپ، آب اور شال موصوف۔ جو مرکب صفت اور موصوف سے مل کر بنے اُسے مرکب توصیفی کہتے ہیں۔

فارسی میں مضاف کی طرح موصوف کے اخیر میں بھی کسرہ آتا ہے۔ جیسے شیرِ نر (نر شیر)۔ اسی طرح فارسی میں موصوف

مضاف کی طرح پہلے اور اُسکی صفت بعد میں آتی ہے۔ لیکن کبھی اس قاعدہ کے خلاف بھی ہوجاتا ہے۔ جیسے نیک مرد، پیر مرد، بیوہ زن۔ اصل میں یہ ترکیبیں یوں ہیں۔ مردِ نیک، مردِ پیر، اور زنِ بیوہ۔

کبھی ایک موصوف کی کئی صفتیں آجاتی ہیں جیسے نکورُوئے و نکوخوئے و نکورُوئے۔

تنبیہ:۔ موصوف واحد ہو یا جمع صفت واحد ہی آتی ہے جیسے زنان باردار (حاملہ عورتیں)، طفلان ہوشیار (ہوشیار لڑکے)۔ لیکن اگر موصوف محذوف ہو تو صفت جمع بھی لاتے ہیں جیسے عاقلان تسلیم کردند اختیار (یعنی مردان عاقلان)۔

مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کا آپس میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر کے ترجمہ میں کا، کے، کی آتا ہے۔ یا ایک چیز کی نسبت دوسری چیز کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے میرا، میرے، میری، ہمارا، ہمارے، ہماری، تمہارا، تمہارے اور تمہاری ہیں لیکن مرکب توصیفی میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اسمیں ایک چیز دوسری چیز کے لئے اچھا یا بُرا وصف بنتی ہے۔

۳۔ مرکب عددی

۱۔ چہار اسپ (چار گھوڑے)۔

۲- ہفت آسمان (سات آسمان)

اِن مرکبات میں چہار اور ہفت اعداد ہیں اور اسپ اور آسمان معدود (گنے گئے) ہیں۔ جو مرکب عدد اور معدود سے مل کر ترکیب پائے اُسے "مرکب عددی" کہتے ہیں۔

ترکیب میں پہلے عدد اور اُس کے بعد معدود آتا ہے۔ عدد واحد ہو یا جمع معدود ہمیشہ واحد ہی آئیگا جیسے دو سیب پنج کتاب وغیرہ۔

۴- مرکب امتزاجی

۱- غلام محمد۔ (۲) اسلام آباد (۳) شاہنامہ۔

اوپر کے مرکبات میں دو دو مختلف ناموں کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے جن اجزاء کا آپس میں کچھ تعلق نہ ہو انہیں اگر ترکیب میں ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے تو وہ مرکب "مرکب امتزاجی" کہلاتا ہے۔ ان دو اسموں کے باہمی تعلق سے کسی چیز کا نام بنتا ہے۔ مرکب امتزاجی کے دونوں لفظوں کے درمیان کوئی اضافی یا توصیفی تعلق نہیں ہوتا۔

۵- مرکب تمیزی

۱- چہار خروار برنج (چار خروار چاول)۔

۲- یک سیر روغن زرد (ایک سیر گھی)۔

۳- سہ من آرد گندم (تین من گیہوں کا آٹا)۔

اوپر کی مثالوں میں پچھا، خروار، یک سیر اور سہ من مبہم اوزان ہیں اور برنج، روغن زرد اور آرد گندم ایسے کلمات ہیں جو اِن ابہام Vagueness کو دور کر رہے ہیں۔ اس قسم کے مرکبات کو "مرکبات تمیزی" کہتے ہیں۔ اِن میں مبہم لفظ ممیز (تمیز کیا گیا)، اور وضاحت کرنے والا لفظ ممیز (تمیز کرنے والا) کہلاتا ہے۔

۶- مرکب عطفی

۱- زید و بکر (۲) پسر و دختر (۳) زن و مرد۔

اوپر کے مرکبات میں "و" حرف عطف ہے اور اس کے پہلے اور بعد کے الفاظ معطوف علیہ و معطوف ہیں۔ جو مرکب معطوف علیہ اور معطوف سے ترکیب پاتا ہے اُس کو "مرکب عطفی" کہتے ہیں۔

تنبیہ:- بعض اوقات عطف کا "و" محذوف ہو جاتا ہے جیسے خورد و نوش، بود نا بود اور آمد رفت۔

تنبیہ ۲- کبھی واؤ کے بجائے الف بھی حرف عطف کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے کما بیش، شبا روز، تگا پو۔

تنبیہ ۳- مرکب عطفی میں حرف نفی جب معطوف علیہ پر آئے تو معطوف میں بھی نفی کے معنی لئے جاتے ہیں۔ جیسے

بے حساب وکتاب ، بے عقل وہوش ، بے علم وعمل وغیرہ۔

۷۔ مرکب ترکیبی

۱۔ او خودش ، ۲۔ ما ہمہ ، ۳۔ من بذات خود۔

ان مرکبات میں لفظ خود ، ہمہ اور بذات خود ایک ہی بات کی تاکید کر رہے ہیں۔ جو مرکب اس قسم کے ہوں انہیں مرکب ترکیبی کہتے ہیں۔ ان میں سے جس لفظ کی تاکید کی جائے اسے مؤکَّد (بفتح کاف) اور جو تاکید کرے اسے مؤکِّد (بکسر کاف) یا تاکید کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں او ، ما اور من مؤکد ہیں۔ اور خودش ، ہمہ اور بذات خود تاکید۔ تاکید کے الفاظ یہ ہیں ہر آئینہ ، ہرگز ، زنہار اور البتہ۔

بعض اوقات لفظ کی تاکید اسی ہی لفظ کے اعادہ سے ہوتی ہے۔ جیسے سعدی کے اس مصرعہ میں ؎ زنہار از قرین بد زنہار ، یا آہستہ آہستہ برو ، باران آمد باران۔

۸۔ بدل مبدل منہ

۱۔ اکبر شہنشاہ ہند۔

۲۔ زید برادر تو۔

۳۔ سعدی مصنف بوستان۔

ان مرکبات میں اکبر، زید اور سعدی نام ہیں۔ لیکن ان سے معلوم نہیں ہوتا کہ اکبر کون، زید کون اور سعدی کون ہے۔ جب اکبر کے ساتھ شہنشاہ ہند، زید کے ساتھ برادر نو اور سعدی کے ساتھ مصنف بوستان کہا گیا تو وضاحت ہو گئی۔ جب دو کلمے کلام میں ایک ہی ذات کو ظاہر کریں تو پہلے کو مبدل منہ (جس سے بدل لایا گیا) اور دوسرے کو بدل کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں اکبر، زید اور سعدی مبدل منہ ہیں۔ اور شہنشاہ ہند، برادر نو اور مصنف بوستان بدل ہیں۔ بدل اور مبدل منہ میں مقصود بالذات بدل ہوتا ہے۔ بدل اور مبدل منہ مل کر "مرکب بدلی" ہوتا ہے۔

بچو بول نے اگرچہ بدل کی چار قسمیں کہی ہیں۔ بدل کل، بدل البعض، بدل اشتمال اور بدل الغلط، لیکن فارسی میں بدل کی صرف پہلی قسم یعنی بدل کل مستعمل ہے۔ جیسے مولوی عبدالقیوم پسر مولوی عبداللہ۔

۹۔ عطف مبیّن و عطف بیان

۱۔ ظہیر الدین بابر۔

۲۔ شیخ مصلح الدین سعدی۔

۳۔ ابو حفص عمر۔

اوپر کے مرکبات میں ہر ایک شخص کے دو دو نام مذکور ہیں۔ ایک

آدمی کے دو مرکب نام اِس قسم کے ہوں کہ ان میں ایک کم اور دوسرا زیادہ مشہور ہو اور وہ دونوں اکٹھے بیان کئے جائیں تو پہلا مبیَّن (بیان اور واضح کیا گیا) اور دوسرا عطف بیان کہلاتا ہے۔

بدل اور عطف بیان کا فرق یہ ہے کہ بدل اپنے مبدل منہ سے الگ ہو کر اور معنی دیتا ہے، لیکن عطف بیان میں یہ بات نہیں۔ اُسے اگر اپنے مبیّن سے جدا کیا جائے تو بھی وہی معنی دیگا جو اُس کے مبین کے ہیں۔ جیسے ظہیر الدین بابر۔ اگر یہاں بابر کو ظہیر الدین سے الگ کیا جائے تو معنی میں کچھ فرق نہیں ہوگا۔

۱۰- حال ذوالحال

۱- زید خندان مے آید۔

۲- او سوارہ مے رفت۔

اِن جملوں میں خندان اور سوارہ ایسے الفاظ ہیں جو اپنے سے پہلے اسم اور ضمیر کی حالت بیان کر رہے ہیں۔ جو مرکب اس قسم کا ہو اُسے "مرکب حالی" کہتے ہیں۔ حال ذوالحال کی ترکیب میں جس شخص کی حالت بیان ہو اُسے "ذوالحال" (حال والا) اور جو لفظ حالت بیان کرے اُسے "حال" کہتے ہیں

۱۱- مرکب استثنائی

۱- بجز زید ہمہ آمدند۔
۲- بجز خدا کسے معبود نیست۔

اِن مرکبات میں آنے میں زید کو تمام آدمیوں سے اور خدا کو تمام باطل معبودوں سے الگ کیا جا رہا ہے۔ جو جملہ اس قسم کا ہو اُسے "مرکب استثنائی" کہتے ہیں۔ مرکب استثنائی کے تین جز ہوتے ہیں:-

۱- مُستثنیٰ- جس کو مجموعہ کے حکم سے الگ کیا گیا ہو۔
۲- مُستثنیٰ منہ- جس مجموعہ کے حکم سے مُستثنیٰ الگ کیا جائے
۳- حرف استثنا- جس علامت کے ذریعہ مُستثنیٰ کو علیحدہ کیا جائے۔

حروف استثنا یہ ہیں:-
اِلّا ، مگر ، غیر ، جز ، بجز ، سوائے ، بدون۔

۱۲- مرکب موصولی

۱- ہرکہ آمد۔
۲- آنچہ دیدی۔

اِن مرکبات میں ہرکہ اور آنچہ موصول ہیں۔ اور آمد اور دیدی

ان کا صِلہ۔ جو جملہ اس قسم کا ہو اسے "مرکب موصولی" کہتے ہیں۔
صلہ دراصل پورے جملہ میں ایک چھوٹا سا جزو ہی جملہ ہوتا ہے
صلہ اور موصول مل کر بمنزلۂ ایک لفظ کے ہوتے ہیں۔

۱۳۔ جار مجرور

۱۔ در مکتب۔

۲۔ بر بام۔

۳۔ از مدرسہ۔

ان مثالوں کے مرکبات ایک اسم اور ایک حرف جر سے مرکب ہیں
جو مرکبات ایسے ہوں انہیں جار مجرور یا مرکب جاری کہتے ہیں۔
جار مجرور ترکیب میں متعلق فعل ہوتے ہیں۔

۱۴۔ مرکب اشاری

۱۔ آن کتاب۔

۲۔ این قلمدان۔

اِن مرکبات میں پہلا اسم اشارہ اور دوسرا مشارٌالیہ (جس کی طرف
اشارہ کیا گیا) ہے۔ ایسے مرکبات کو "مرکب اشاری" کہتے ہیں۔ مشارٌالیہ
جمع ہو یا واحد اسم اشارہ ہمیشہ واحد ہی آئیگا۔ جیسے آں مرداں،
آں مردہا، آں قلم ہا، آں قلم وغیرہ۔

۱۵- اسم فاعل ترکیبی

۱- دستگیر-

۲- راہ نما-

۳- رہرو-

اِن تینوں مثالوں میں ہر ایک اسم دو اسموں سے مرکب ہو کر اسم فاعل کا ترجمہ دیتا ہے۔ اس قسم کے مرکبات اسم فاعل ترکیبی کہلاتے ہیں اور مرکب ناقص کی ایک قسم ہیں۔

۱۶- اسم مفعول ترکیبی

۱- ناز پروردہ (ناز کا پالا ہوا)-

۲- خدا ساز (خدا کا بنایا ہوا)-

۳- مصلحت آمیز (مصلحت کا ملا ہوا)-

اوپر کے مرکبات دو اسموں سے ملے ہوئے ہیں جو اسم مفعول کا ترجمہ دیتے ہیں۔ ایسے مرکبات اسم مفعول ترکیبی یا سماعی کہلاتے ہیں۔

۱۷- مرکب ظرفی

۱- آتش کدہ (آگ کا گھر)-

۲- کتاب خانہ (کتاب کا گھر)-

۳۔ خوابگاہ (سونے کی جگہ)۔

۴۔ سحرگاہ (صبح کا وقت)۔

اوپر کے مرکبات اس قسم کے ہیں جن سے کوئی جگہ یا وقت سمجھ میں آرہا ہے۔ ایسے مرکبات "مرکب ظرفی" کہلاتے ہیں

مشقی سوالات

۱۔ مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کی تعریفیں کرنے کے بعد ہر ایک کی تین تین مثالیں پیش کرو۔

۲۔ ذیل کے مرکبات کس قسم کے مرکب اضافی کی مثالیں ہیں :۔
خرِ عیسیٰ، ریگِ صحرا، درختِ سرو، ملکِ ایران، خاتمِ زر، پروردگار، ماہ طلعت، پائے ہوس۔

۳۔ ذیل کے مرکبات کس قسم کے مرکب ناقص ہیں :۔
نامبردہ، وزیر آباد، دستارِ سپید، خدمتگار، بیخ انار، عالم و عادل، اصغر برادر کوچک شما، آن جامہ، نصیر الدین ہمایوں، شش گز پارچہ، شما خواندن، زید گریاں آمد، ہر کہ خود را دید، بجز رحیم ہمہ نان خوردند - در مدرسہ۔

۴۔ مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کا فرق مثالوں سے واضح کرو۔

۵۔ اضافتِ تشبیہی اور اضافتِ استعارہ کی دو دو مثالیں دو۔

۶۔ مرکب ناقص کی کل اقسام بمعہ مثالیں لکھو۔

۷- فک اضافت، اضافت مقلوب، اضافت بیانی، اور عطف بیان سے کیا مراد ہے۔

۸- ذیل کے الفاظ کے ساتھ اور لفظ ملا کر مرکب توصیفی، مرکب اضافی، مرکب عطفی اور مرکب جاری بناؤ:-

اسپ، زر، زن، مدرسہ، خنک، خامہ، ما، بازار۔

۲- مرکب تام اور اُس کی قسمیں

۱- زید دانا ہست۔

۲- در مدرسہ کدام کس ہست۔

۳- من فردا بدہلی خواہم رفت۔

۴- من پارسال در امرتسر بودم۔

۵- این کار بکن۔

۶- حاجت مسکینان برآر۔

اوپر کی مثالوں پر غور کرو۔ کالم نمبر ۲ کی مثالوں میں کسی واقعہ یا چیز کے متعلق خبر دی جا رہی ہے۔ مثلاً پہلی مثال میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زید دانا نہ ہو۔ اسی طرح مثال (۳) میں ہو سکتا ہے کہ میں کل دہلی نہ جاؤں۔ یہی حال چوتھی مثال کا ہے کہ ممکن ہے کہ میں پچھلے برس امرتسر میں نہ ہوں۔ ایسے جملوں کو جن میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو۔ اور جن کے متعلق سچ اور جھوٹ

دونوں کا احتمال ہو" جملۂ خبریہ" کہتے ہیں۔
نمبر(۲) کی مثال میں استفہام پایا جاتا ہے نمبر(۵) کی مثال میں کسی کام کے نہ کرنیکا اور نمبر(۶) میں کرنیکا حکم ہے۔ لیکن ان مثالوں میں سے کسی ایک میں بھی سچ اور جھوٹ کا احتمال نہیں۔ ایسے جملوں کو جن سے کسی واقعہ کی اطلاع دینا مقصود ہو" جملۂ انشائیہ" کہتے ہیں۔

۱۔ جملۂ خبریہ کی قسمیں اسمیّہ اور فعلیّہ

۱۔ زید مرد توانا ست (زید طاقتور آدمی ہے)۔
۲۔ اُستاد بہ شاگرد گفت (استاد نے شاگرد سے کہا)۔

دیکھو مثال نمبر ایک کے جملہ میں زید مرد اور توانا اسم ہیں اور است فعل ناقص ہے۔ اِس کے برعکس مثال نمبر (۲) میں استاد اور شاگرد اسماء کے ساتھ "گفت" فعل تام ہے۔ تو یاد رکھو کہ جس جملہ خبریہ میں اسماء کے ساتھ کوئی فعل ناقص بھی ہو اُسے" جملۂ اسمیۂ خبریہ" کہتے ہیں۔ اور جس جملہ میں اسماء کے ساتھ کوئی فعل تام (مکمل فعل) ہو۔ اُسے جملۂ فعلیہ خبریہ کہتے ہیں۔ جملۂ اسمیہ خبریہ کی ترکیب جن دو بڑے اجزاء سے ہوتی ہے، ان میں سے وہ جزء جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو" مسندٌ الیہ" یا "اسم" کہلاتا ہے۔ جیسے زید دانا است"

میں است فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
اسی طرح جملۂ اسمیۂ خبریہ کے مقابلہ میں جملہ فعلیہ خبریہ کی ترکیب جن دو بڑے اجزاء سے ہوتی ہے، اُن میں سے وہ جزء جس سے فعل صادر ہوا فاعل اور وہ جزء، جس پر فعل واقع ہوا مفعول کہلاتا ہے۔ باقی چیزیں متعلقات فعل ہوتی ہیں۔ جیسے زید عمرو را زد۔ میں زد (فعل)، زید (فاعل)، را (حرف جار یا علامت مفعول) اور عمرو (مفعول) ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملۂ فعلیۂ خبریہ ہوا۔

۲۔ جملۂ انشائیۂ اور اسکی قسمیں

۱۔ خدا بر تربتش گلشن دماناد (خدا اسکی قبر پر گلشن اُگائے)
۲۔ این کودک چہ خوش گل است (یہ لڑکا کیسا خوبصورت ہے)
غور سے دیکھو کہ ان جملوں میں کسی امر کی خبر نہیں دی گئی۔ پہلے جملہ میں کسی بات کی دعا دی گئی ہے اور دوسرے میں کسی لڑکے کے خوبصورت ہونے پر اظہار تعجب کیا جا رہا ہے تو جس جملہ میں کسی امر کی خبر نہ ہو بلکہ اس میں کسی بات کے کرنے یا نہ کرنیکا حکم یا دعا وغیرہ پائی جائے اسے "جملہ انشائیہ" کہتے ہیں۔ جملہ انشائیۂ کی حسب ذیل اقسام ہیں:-

(۱) عرض

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

۲- تمنّا- جیسے کاش کہ من نزد او بودمے-

۳- شرط- جیسے ؎
ہمائے اوج سعادت بدام ما افتد
اگر ترا گذرے بر مقام ما افتد

۴- دُعا- جیسے خدا اورا کامیاب کناد-

۵- امر- جیسے نہار خوردہ بمکتب برو-

۶- نہی- جیسے نانِ گرم مخور-

۷- استفہام- جیسے کدام کس آمدہ است-

۸- تعجّب- جیسے ؎
چہ در چشم من نغز و زیبا نشیند درختیکہ بر حکم صحرا نشیند

۹- ندا- جیسے ؎ کریما بہ بخشائے بر حالِ ما

جملۂ انشائیہ کی ترکیب نحوی

صورت نمبر (۱) کدام کس آمدہ است-

آمدہ است (فعل) کس (فاعل) کدام حرف استفہام- فعل اپنے فاعل سے مل کر جملۂ فعلیہ انشائیہ استفہامیہ ہوا-

(۲) کریما بہ بخشائے بر حالِ ما-

(من ندا می کنم) عبارت محذوف فعل با فاعل، کنم با (مفعول)، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا۔ بہ بخشائے (فعل با فاعل) بر (حرف جار) حال (مضاف)، ما (مضاف الیہ)۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق فعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملۂ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ ندا اپنے جواب سے مل کر "جملہ ندائیہ" ہوا۔

(۳)۔ کاش کہ او مصوّر بودے۔

بودے (فعل ناقص)، او (اسم)، مصور (خبر)، کاش کہ (حرف تمنا)۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر "جملہ اسمیہ انشائیہ تمنائیہ" ہوا۔

مفرد اور مرکب جملے

۱۔ خدا آفریننده است (خدا پیدا کرنے والا ہے)۔

۲۔ حامد سبق مے خواند (حامد سبق پڑھتا ہے)۔

۳۔ اگر نزد من آئی اکرامت خواہم کرد (اگر میرے پاس آئیگا تو میں تیری عزت کرونگا)۔

۴۔ بخدا نزد تو نخواہم آمد (بخدا میں تیرے پاس نہ آؤں گا)۔

اوپر کے چار جملوں میں پہلے دو جملوں کی ترکیب بالترتیب اسم اور خبر اور فعل اور فاعل سے ہوئی ہے۔ اور آخر الذکر دو جملے

ایسے ہیں جو باوجود ایک ہونے کے دو دو جملوں سے بنے ہیں۔ قواعد میں اول الذکر قسم کے جملوں کو "مفرد" اور آخر الذکر قسم کو "مرکب" جملے کہتے ہیں۔ اب تک جن سے بحث ہوئی ہے وہ مفرد جملے تھے اور اب ذیل میں "مرکب جملوں" سے بحث کی جاتی ہے:-

۱- جملہ شرطیہ- اس کے تین اجزاء ہوتے ہیں۔ حرف شرط، شرط، اور جزاء۔ شرط اور جزاء عموماً دو مفرد جملے ہوتے ہیں جیسے "اگر زید دانا بودے، با جاہلاں ہرگز نہ نشستے" میں "اگر" حرف شرط ہے، زید دانا بودے شرط۔ اور با جاہلاں نہ نشستے جزاء۔

ترکیب نحوی:-

اگر (حرف شرط) بودے (فعل ناقص)، زید (اسم) دانا (خبر) فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط۔ نہ نشستے (فعل با فاعل)، ہرگز (حرف تنبیہ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیۂ جزائیہ ہوا۔

۲- جملہ ندائیہ- دو جملوں سے مرکب ہوتا ہے جن میں ایک کو ندا اور دوسرے کو جواب ندا کہتے ہیں۔ ندا اگرچہ ظاہر میں حرف ندا اور منادیٰ سے مرکب ہوتی ہے، لیکن در حقیقت حرف ندا اور مُنادیٰ ایک جملہ فعلیہ کے قائم مقام ہوتے ہیں وضاحت کے ترکیب ذیل دیکھئے:-

خدایا رحم کن برحالِ زارم

یا (حرف ندا) قائم مقام "ندامی کنم" کے (فعل با فاعل) خدا (مفعول)۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا۔ رحم کن (فعل با فاعل) بر (حرف جار) حال (موصوف) زار (مضاف) م (مضاف الیہ)۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت۔ صفت اپنے موصوف سے مل کر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق فعل۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر "جواب ندا" ندا اپنے جواب ندا سے ملکر "جملہ فعلیہ ندائیہ" ہوا۔

۳۔ جملۂ عاطفہ۔ یہ بھی دو جملوں سے مرکب ہوتا ہے اور آپس میں حرف عطف کے ذریعہ ملا ہوتا ہے۔ پہلے جملہ کو معطوف علیہ اور دوسرے کو معطوف کہتے ہیں۔ معطوف معطوف علیہ سے ملکر جملۂ عاطفہ ہوتا ہے جیسے حامد آمد و خالد رفت

ترکیب نحوی:۔

آمد (فعل) حامد (فاعل)۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو (حرف عطف)، رفت (فعل) خالد (فاعل)۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملۂ عاطفہ یا معطوفہ ہوا۔

۴۔ جملۂ قسمیہ۔ کے دو جزء قسم اور جواب قسم

ہوتے ہیں۔ حرف قسم اور مقسم بہ (جس کی قسم کھائی جائے) قائم مقام جملۂ فعلیہ ہو کر قسم کہلاتے ہیں اور دوسرا جز جواب قسم ہوتا ہے مثلاً۔ بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن۔

ترکیب نحوی:۔

بہ (حرف قسم) قائم مقام "من قسم مے خورم" کے (فعل با فاعل) خدا مقسم بہ (مفعول)۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر "جملہ فعلیہ" ہو کر قسم۔ واجب آمد (فعل) ز (حرف جار) تو (مجرور)۔ جار و مجرور سے مل کر متعلق فعل۔ احتراز کردن (فاعل) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم اپنے جواب سے مل کر جملۂ قسمیہ ہوا۔

۵۔ جملہ بیانیہ۔ دو جملوں سے مرکب ہوتا ہے ان میں سے پہلے جملہ کو "مُبیَّن" (بیان کیا گیا) اور دوسرے کو بیان یعنی تشریح کہتے ہیں۔ مُبیَّن اور بیان مل کر "جملہ بیانیہ" کہلاتا ہے۔ جیسے

شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت — بسر چشمہ بر سنگ نوشت

ترکیب نحوی:۔

شنیدم (فعل با فاعل) این حرف اشارہ محذوف (مفعول) فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر مبیّن۔ کہ (حرف بیان) جمشید (موصوف) فرخ سرشت (صفت) موصوف

صفت سے مل کر (اسم)، نوشت (فعل)، ضمیر اس میں پوشیدہ وہ اُس کا (فاعل)، بہ (حرف جار)، سرچشمہ (مجرور) ۔ جار مجرور متعلق فعل ۔ بر (حرف جار، زائد)، بہ (حرف جار)، سنگے (مجرور) ۔ جار مجرور متعلق فعل ۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ۔ اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بیان ۔ بیان اپنے مبیّن سے ملکر جملہ بیانیہ ہوا۔

۶ ۔ **جملۂ معلّلہ** ۔ معلول، علت اور حرف علّت سے مرکب ہوتا ہے ۔ اس کے پہلے حصّہ کو معلول (علت اور سبب بیان کیا گیا)، اور دوسرے کو علّت (سبب) کہتے ہیں ایسے جملوں میں فعل کے وقوع یا عدم وقوع کی وجہ بیان کیجاتی ہے ۔ مثلاً امروز بمدرسہ نروم کہ سرم درد مے کند (میں آج مدرسہ نہیں جاؤنگا۔ کیونکہ میرے سر میں درد ہے) ۔

ترکیب نحوی :۔

نروم (فعل با فاعل)، امروز ظرف زمان (متعلق فعل)، بہ (حرف جار)، مدرسہ (مجرور) ۔ جار مجرور متعلق فعل ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معلول ۔ کہ (حرف علت)، درد می کند (فعل)، سر (مضاف)، م (مضاف الیہ)، مضاف مضاف الیہ مل کر (فاعل) ۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر علت یا سبب علت اپنے معلول سے مل کر جملۂ معلّلہ ۔

۷۔ جملۂ تمثیلیہ۔ بھی دو جزوں سے مرکب ہوتا ہے ان میں سے پہلے جزو کو ممثّل (جس کی تمثیل یا مثال بیان کی گئی) اور دوسرے کو "تمثیل" کہتے ہیں۔ ممثّل اپنی تمثیل سے مل کر "جملۂ تمثیلیہ" بنتا ہے۔ جیسے غنی کشمیری ؎

دیدم میانِ یار و ندیدم دہانِ یار
نتوان بہ ہیچ دیدہ چو در دیدہ مو فتد

ترکیب نحوی:۔

دیدم (فعل با فاعل)، میان (مضاف)، یار (مضاف الیہ) مضاف مضاف الیہ سے مل کر (مفعول)۔ فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو (حرف عطف)، ندیدم (فعل با فاعل)، دہان (مضاف)، یار (مضاف الیہ) مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول۔ فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملۂ معطوفہ ہو کر ممثل۔ چو (حرف شرط)، فتد (فعل)، مو (فاعل)، در (حرف جار)، دیدہ (مجرور)۔ جار مجرور متعلق فعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر شرط۔ نتوان دیدہ (فعل)، ضمیر اس میں پوشیدہ وہ اس کا (فاعل)، بہ (حرف جار)، ہیچ (مجرور) جار مجرور متعلق فعل یا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور

متعلق یا مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی
جزا سے مل کر جملۂ شرطیہ ہو کر تمثیل۔ ممثل اپنی تمثیل سے
مل کر "جملہ تمثیلیہ" ہوا۔

۸۔ جملۂ تفسیریہ :۔ وہ مرکب جملہ ہے جس میں متکلم
پہلے ایک جملہ بیان کرے۔ پھر دوسرے لفظوں میں اُسکی
وضاحت کردے۔ ان میں پہلے جملہ کو "مُفسَّر" اور دوسرے کو
تفسیر کہتے ہیں۔ جیسے رشک فردوس و عرفی مرد یعنی اسد اللہ
خان غالب مرُد۔

ترکیب نحوی :۔

رشک (مضاف) فردوس (معطوف علیہ) عرفی (معطوف)
معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف
اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم۔ مرُد (فعل)، ضمیر پوشیدہ
(فاعل)۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر۔ اسم
اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ ہو کر مفسر۔ یعنی (حرف تفسیر)،
اسد اللہ خان غالب (اسم)، مرد (فعل) ضمیر اس میں پوشیدہ
جو راجع ہے غالب کی طرف وہ (فاعل)۔ فعل اپنے فاعل سے
مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر۔ اسم اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ ہو کر
تفسیر۔ مفسّر اپنی تفسیر سے مل کر جملۂ تفسیریہ۔

۹ = صلہ و موصول۔ صلہ و موصول مل کر ہمیشہ جزو

جملہ ہوتے ہیں یعنی وہ جیساکہ مقام کا تقاضا ہو یا تو وہ اسم ہوتے ہیں یا خبر، یا فاعل یا مفعول مثلاً آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں مپسند

ترکیب نحوی:-

آنچہ (اسم موصول)، نہ پسندی (فعل با فاعل) بر (حرف جار) دیگراں (مجرور) - جار مجرور متعلق فعل - فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا - موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا یا اسم - مپسند (فعل با فاعل) بر (حرف جار) دیگراں (مجرور) - جار مجرور متعلق فعل - فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر - مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیۂ خبریہ ہوا۔

مشقی سوالات

۱- جملہ خبریہ اور جملۂ انشائیہ کی تعریفات کر کے اُن کا فرق مثالوں سے واضح کرو۔

۲- جملے کے دو بڑے اجزاء کون کون سے ہیں۔

۳- مرکب تام یا جملہ کی کل کتنی قسمیں ہیں۔ ہر ایک کو مثالوں سے واضح کرو۔

۴- مسند اور مسند الیہ سے کیا مُراد ہے۔

۵- جملۂ فعلیہ اور اسمیہ میں کیا فرق ہے مثالوں سے واضح کرو۔

۶- جملہ بیانیہ، جملہ معلّلہ، جملۂ تمثیلیہ اور جملۂ تفسیریّہ

کا فرق مثالوں سے واضح کرو۔

۷۔ ذیل کے جملوں کی ترکیب نحوی کرو۔

ا۔ احمد ذہین است۔

ب۔ ملک پند وزیر بشنید۔

ج۔ زید ایستادہ است۔

د۔ ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت۔

ہ۔ زید جام فنا نوشید یعنی مُرد۔

و۔ تواضع کند ہوشمند گزین نہد شاخ پرمیوہ سر بر زمین۔

ز۔ ہزار قافلۂ عیش مے کند شب گیر۔
کہ بار عیش کشاید بعرصۂ کشمیر۔

ح۔ بخدا این کار نخواہم کرد۔

ط۔ اگر خواہی سلامت بر کنار است۔

ی۔ خانہ دشمنان ما خراب شواد۔

ک۔ کاش کہ حقیقت چنین بود۔

ل۔ اگر محبت بفرمائید این معنی را بہ تفصیل بیان کنید۔

م۔ اے یار با بدان نیکی مکن۔

ن۔ آن قدح بشکست وآن ساقی نماند۔

س۔ ہوائے ہندوستان خصوصاً بنگال از کشمیر بسیار گرم تر است۔

ع- در انگلنڈ چه قدر دختران خوش گل اند۔

ف- روزے چهل شتر قربان کرد و امرائے عرب را طلب نمود۔

ص- محمد زکریا طبیبے بود که به رَے می ماند۔

ق- دیروز من بخدمت شما نیامدم زیرا که بیمار بودم۔

ر- من از پدر خود شنیده ام که انجا مار بزرگ می ماند۔

ش- شہزادے گیسو بافت۔

ت- تو برونِ در چه کردی که درون خانه آئی۔

رہنمائے فارسی

حصّہ ترجمہ

پہلی فصل مفرد الفاظ کی لغت میں

لفظ	معنی	لفظ	معنی
خدا	خدا	امام	پیشوا
پیغمبر	پیغمبر	ملک	فرشتہ
فرشتہ	فرشتہ	دین	مذہب
مذہب	مذہب	آسمان	آسمان
زمین	زمین	بہشت	جنت
دوزخ	دوزخ	مرد	آدمی
زن	عورت	پدر	باپ
مادر	ماں	برادر	بھائی
خواہر	بہن	فرزند	اولاد

لفظ	معنی	لفظ	معنی
پسر	لڑکا	دختر	لڑکی
جد	دادا	جدہ	دادی
عم	چچا	عمہ	پھوپھی
خال	ماموں	خالہ	خالہ
خویش	رشتہ دار	نان	روٹی
آب	پانی	گوشت	گوشت
روغن	مکھن	مَی	شراب
انگور	انگور	میوہ	میوہ
شربت	شربت	شراب	شراب
سیب	سیب	گلابی	ناشپاتی
شیر	دودھ	سبزی	ترکاری
نصیحت	مشورہ	وعظ	وعظ
موعظہ	نصیحت	دُعاء	دعاء
نماز	نماز	مسجد	مسجد
درس	لیکچر	سبق	سبق
طلبہ	طالبعلم	شاگرد	شاگرد
مدرس	لیکچرار	مُعلّم	(ٹیچر سکول ماسٹر)
اوستاد	ماسٹر	ابریشیم	ریشم

لفظ	معنی	لفظ	معنی
ریسمان	تاگا	سنجاف	گھنڈی دار سوئی
سوزن	سوئی	مقراض	قینچی
چاقو	قلم تراش	مُہر	مُہر
شمع	موم بتی	لاک	لاک
دوات	دوات	مرکّب	روشنائی
قلم	قلم	کاغذ	کاغذ
کتاب	کتاب	مدرسہ	کالج
گُل	گلاب کا پھول	درخت	پیڑ
باغ	میوہ کا باغ	باغبان	مالی
باغچہ	پھولوں کا باغ	خانہ	گھر
حُجرہ	کمرہ	کُرسی	کُرسی
کاسہ	پیالہ	ظرف	برتن
خورش	کھانیکے قابل چیز	طعام	خوراک
نمک	نمک	میزبان	مہماندار
مہمان	مہمان	سُفرہ	دسترخوان
میز	میز	پائین	نیچے
زبر	پر	بالا	اوپر
زیر	ماتحت	راست	داہنی طرف

چپ	بائیں طرف	شمال	اُتر
جنوب	دکھن	مغرب	پچھم
مشرق	پورب	ہوا	ہوا
خاک	مٹی ، گرد	باد	جھکڑ
مٹی ، گرد	آگ	خرد	سمجھ
عقل	دانائی	دانش	علم
حکمت	سائنس، فلاسفی	علم	علم
سپاه	فوج	سپاہی	سپاہی
امیر	کمانڈر، شہزاده	سپہ سالار	کمانڈر انچیف
کاتب	محرر ، کلرک	دبیر	مشیر
وزیر	منسٹر	ملکہ	ملکہ
شاه یا پادشاه	بادشاه	ولایت	حکومت ، ڈومینین
مملکت	حکومت	قریہ	گانوں
مشورت	مشوره	توبیخ	ملامت
شہر	شہر	ده	گانوں
صحرا	میدان	مرغزار	چراگاه
چمن	سبزه زار	بیشہ	جنگل
کوه	پہاڑ	دریا	سمندر
رود یا رودخانہ	ندی	سیل یا سیلاب	طوفان

Domanien.

بیابان	ریگستان	کشتی	جہاز
جاشو	ملّاح	معلم	رفیق
ناخدا	جہاز کا کپتان	نہر	چشمہ یا ندی
جوی	نالہ یا ندی	بارش	بار
برف	برف	تگرگ، ژالہ	اُولہ
رعد	کڑک	برق	بجلی کی چمک
طوفان	پانی کا سیلاب	گوسفند	بھیڑ
برہ	لیلا	گاؤ	بیل
گوسالہ	بچھڑا	شتر	اونٹ
اسپ	گھوڑا	مادیان	گھوڑی
قاطر	خچر	خر	گدھا
گاؤمیش	بھینس	آہو	ہرن
خرگوش	خرگوش	شیر	شیر
پلنگ	چیتا	گرگ	بھیڑیا
روباہ	لومڑی	کبک	چکور
تذرو	تیتر	باز	باز
دست	ہاتھ	پا، پاے	پانوں
سر	سِر	چشم	آنکھ
گوش	کان	دہن	مُنہ

دندان	دانت	زبان	جیب
دل	دل	انگشت	انگلی
روئے	چہرہ	موئے	بال
ساعد	کلائی	کف	ہتھیلی
بازو	بازو	ران	ران
زانو	گھٹنا	گردن	گردن
شانہ	کندھا	سینہ	سینہ
ریش	داڑھی	بینی	ناک
دماغ	دماغ	پیشانی	ماتھا
مژگان	پلک	ابرو	بھوں
زنخ	ٹھڈی	لب	ہونٹ
گلو	گلا	شش	پھیپھڑا
جگر	جگر	زہره	پتہ
روده	انتڑی	پنجہ	مٹھی
ناخن	ناخون	گرم	گرم
سرد	سرد	تلخ	کڑوا
شیرین	میٹھا	ترش	کھٹا
چرب	چکنا	نازک	کمزور یا عمده
درشت	سخت	باریک	پتلا

کلفت	موٹا	فربہ	موٹا
لاغر	کمزور	قوی	طاقتور
ضعیف	کمزور	ستارہ، کوکب	ستارہ
آفتاب، شمس	سورج	ماہ، قمر	چاند
تیر، عطارد	عطارد	ناہید، زہرہ	زہرہ
بہرام	مریخ	برجیس	مشتری
کیوان	زحل	ثوابت	ٹھیرے ہوئے ستارے
سیارات	چلنے والے ستارے	سفید	چٹا
سیاہ	کالا	سُرخ	لال
زرد	پیلا	سبز	ہرا
کبود	نیلا، اُودا	بنفش	بینگنی رنگ کا
کارد	چھُری	چنگال	کانٹا
بُشقاب	رکابی	فنجان	پیالی
بلبکی	طشتری	پیشگیر	انگرکھا
خُلال	خلال	زر، طلا	سونا
سیم، نقرہ	چاندی	مِس	تانبا
بِرنِز	پیتل	زیبق، جیوہ	پارہ
فولاد	لوہا، فولاد	حلوا	مٹھائی
بریاں	بھنا ہوا	کباب	کباب

جوشیدہ	اُبالا ہوا	پختہ	پکّا ہوا
خام	کچّا	بےمزہ	سیٹھا
لذیذ	مزے دار	شکر	کھانڈ
چائے	چائے	قہوہ	کافی
ساعت	گھڑی	زنجیر	زنجیر
کلید	کُنجی	تند	تیز
کُند	آہستہ	خوب	اچھا
بد	بُرا	میانہ	درمیانہ
زود	جلدی	دیر	دیر
شب	رات	روز	دن
صبح	صبح	شام	شام
وقت	وقت	غروب	غروب
چاشت	دوپہر	ظہر	دوپہر کے بعد
عصر	سہ پہر	درگاہ	ڈیوڑھی
آستانہ	چوکھٹ	دیوار	دیوار
در	دروازہ	بالش	تکیہ
خوابگاہ	چارپائی، پلنگ	بستر	بستر
فرش	دری	متاع	سامان
دوکان	دکان	بازار	بازار

لفظ	معنی	لفظ	معنی
کیسہ	بٹوا	کمربند	کمربند، پیٹی
شال	شال	جامہ	کپڑا
شلوار	پاجامہ	پیراہن	قمیص
قبا	اچکن، کوٹ	دستار	پگڑی
کلاہ	ٹوپی	جوراب	موزہ
کفش	جوتا	خوک، گراز	سؤر
موش	چوہا	گربہ	بلی
سگ	کتا	چارپا	چارپایہ
مواشی	مویشی	دوست	دوست
دشمن	دشمن	گدا	فقیر
انبار	ڈھیر	غلہ	اناج
بارگاہ	دربار، کورٹ	تاج	تاج
تخت	تخت، گدی	ہیزم	ایندھن
چوب	چھڑی	گلگیر	گلتراش
شمعدان	شمعدان	روشن	روشن
تاریک	اندھیرا	آئینہ	آئینہ
دوا	دوا	ماہی	مچھلی
قاز	ہنس	بط	بطخ

حوض	حوض	شیشہ	شیشہ یا بوتل
دلّاک	نائی	عطّار	دوا فروش
جرّاح	زخموں کا حکیم	طبیب	حکیم
غوّاص	غوطہ خور	حلاج	دُھنیا
رزّاز	چاولوں کا سوداگر	حمّال	دربان
رقّاص	ناچنے والا	صرّاف	روپیہ تبدیل کرنیوالا
نقّاش	مصوّر	شمّاع	شمع بنانیوالا
صیّاد	شکاری	صحّاف	جلدگر
طبّاع	چھاپنے والا	قنّاد	حلوائی
سکّاک	نقاشی کرنیوالا	قصّاب	قصائی
صبّاغ	رنگریز	کفّاش	موچی
حدّاد	لوہار	خرّاز	پھیری والا سوداگر
نجّار	بڑھئی	خرّاط	خرادی کا کام کرنیوالا
نسّاج	جُلاہا	سَرّاج	زین ساز
خبّاز	نانبائی	طبّاخ	باورچی
عصّار	تیلی	حمّام	غسل خانہ
بقّال	پنساری	بزّاز	بزاز
خیّاط	درزی	آہنگر	لوہار
کلاہ دوز	ٹوپی بنانیوالا	کوزہ گر	کمہار

لفظ	معنی	لفظ	معنی
زرگر	سُنار	کفش دوز	موچی
گل فروش	پھولوں کا بیچنے والا	معبر	گھاٹ
پند	نصیحت	ابلہ	بیوقوف
شاخہ	ٹہنی	عزیز	پیارا
شدّت	سختی	گرسنہ	بھوکا
خاطر	دل	تامّل	غور
باک	ڈر	راست	سچ
میمون	بندر	بُزباز	بکرا نچانے والا
مقلّد	نقّال	وجب	بالشت
طاس	طشت	مُمسک	بخیل
مُلحد	بے دین	لطیف	عُمدہ
مُلایم	موافق	خبر	اطلاع
محبّت	مہربانی	ممنون	احسانمند
فرصت	فرصت	باب	دروازہ یا فصل
فراموش	بھولنا	تتمہ	بقیّہ
انگلیسی	انگریزی	طویلہ	اصطبل
کوچک	چھوٹا	مروّت	سخاوت
ہم مکتب	ساتھی	محاورہ	گفتگو

غریب	عجیب	وسیع	چوڑا
رمہ	ریوڑ	لکد	لات
بیم	ڈر	مزاح	ٹھٹھا
شوخی	مذاق	رجوع	لوٹنا
رویا	خواب	اندک	تھوڑا
تاثیر	اثر	انبوہ	ہجوم
حظ	لذت	ستور	حیوان
اعتقاد	یقین	حادثہ	مصیبت
عظیم	بڑا	زائل	دور
نہار	صبح	مضار	نقصان
خروش	شور	منزل	ٹھکانا
صاحب	جناب	آتشپز	باورچی
خیلے	بہت	دلّال	گھوڑوں کا تاجر
سُراغ	پتہ	ہنوز	ابھی
	وقف	لائق	مناسب
بد کج خلق	بدخصلت	تقصیر	قصور
رفیق	دوست	تغیّر	جوش
تازہ	بینا	خجالت	شرمندگی
نامربوط	بے ربط	سہو	غلطی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
زحمت	تکلیف	دقیق	باریک
تب	بخار	کلاہ	ٹوپی
سبد	ٹوکرہ	حق	سچ
ایلچی	قاصد	التماس	درخواست
عروس	شادی	توئی	نزدیک
آشپزخانہ	باورچی خانہ	چاق	صحت مند
جرند	بکواس	آفتابہ	جگ
لگن	چلمچی	یواش	چپ رہو
سرفہ	کھانسی	رقعہ	نوٹ
مستجاب	مقبول	انصرام	پورا کرنا
پرستاری	بیمار داری	عاجل	جلدی
ناخوشی	بیماری	گزند	تکلیف
مُکمّل	پورے طور پر	ماہی	مچھلی
کفران	ناشکری	نطق	گویائی
مرغوب	پسندیدہ	قدیم	پُرانا
نو	نیا	میل	خواہش
مُرخص	جانا چاہنا	کُرّن	گھوڑا
شکیل	خوبصورت	مُشتری	خریدار

ارزان	سستا	بزغالہ	بکری کا بچہ
تلمیذ	شاگرد	خم	ٹیڑھا
پول	روپیہ	برات	پُل
لطف	مہربانی	ناشی	پیدا ہونیوالا
اعتنا	توجّہ	منوط	دارومدار
رستگاری	نجات	بلند	اونچا
بادیہ	جنگل	مُدوّر	گول
اعزاز	عزّت	حدس	قیاس
فرستادہ	بھیجا ہُوا	رسول	قاصد
باور	یقین	لازم	ضروری
بہرہ	حصّہ	معیّن	یقینی
استفادہ	فائدہ اٹھانا	بالآخر	آخرکار
چشم	آنکھ	سادہ لوح	بیوقوف
بوتیمار	بگلا	نردبان	سیڑھی
پستخانہ	ڈاکخانہ	کرمک شب	جگنو
قوچ	مینڈھا	مغیلان	کیکر کا درخت
ہندوانہ	تربوز	پاشنہ	ایڑی
برنج	چاول	تکمہ	بٹن
تلغراف	تارگھر		

دوسری فصل فارسی زبان کے محاوروں میں

(ا)

	فارسی محاورات	ترجمہ اردو
۱-	اللہ بس باقی ہوس	خدا کے سوا باقی سب کچھ ہوس ہے
۲-	اول خویش بعد ازاں درویش	پہلے خود کو اور پھر فقیر کو-
۳-	اول طعام بعدہ کلام	پہلے کھانا اور پھر گفتگو-
۴	آب آمد تیمم برخاست	پانی آیا اور تیمم اٹھ گیا-
۵	آب ندیدن موزہ کشیدن	پانی دیکھے بغیر موزہ نکال بیٹھنا
۶	آنچہ در دیگ است بہ چمچہ می آید	جو کچھ دیگ میں ہے چمچے آجائیگا
۷	آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے مپسند-	جو کچھ تو اپنے لئے پسند نہ کرے وہ دوسروں کیلئے بھی پسند نہ کر-
۸	آدم با آدم مے رسد	آدمی آدمی کے پاس پہنچے ہیں
۹	آدمیاں گم شدند ملک خدا خر گرفت	آدمی گم ہوگئے اور گدھوں نے خدا کے ملک پر قبضہ کرلیا-
۱۰	اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید-	گھوڑا، عورت اور تلوار کس نے وفادار دیکھے-
۱۱	آزمودہ را نباید آزمود	آزمائے ہوئے کو آزمانا نہیں چاہیئے
۱۲	از درویشاں برگ سبزے	فقیروں کا تحفہ سبز پتہ ہی ہوتا ہے

۱۳	از خرس موئے بس است	ریچھ کا ایک بال بھی کافی ہے
۱۴	از ماست کہ بر ماست	ہم پر جو مصیبت ہے وہ ہماری لائی ہوئی ہے۔
۱۵	از قاضی دو کس راضی نشوند	قاضی سے دونوں آدمی راضی نہیں ہوتے
۱۶	از مردی تا نامردی یک قدم است۔	مردانگی سے نامردی تک صرف ایک قدم کا فاصلہ ہے۔
۱۷	از خردان خطا و از بزرگان عطا۔	چھوٹوں سے خطا ہوتی ہے اور بزرگوں کی طرف سے معافی۔
۱۸	از پسر ناخلف دختر بہتر۔	ناخلف بیٹے سے لڑکی اچھی ہے۔
۱۹	از ضعف بہر جا کہ نشینیم وطن شد۔	کمزوری سے ہم جہاں بیٹھے وہی وطن ہو گیا۔
۲۰	از پائے لنگ چہ سیر و از دست گرسنہ چہ خیر۔	لنگڑے پاؤں سے کیا سیر اور بھوکے ہاتھ سے کیا خیر ہو سکتی ہے۔
۲۱	آن دفتر گاؤ خورد۔	اُس دفتر کو گائے نے کھا لیا۔
۲۲	آن قدح بشکست و آن ساقی نماند۔	وہ پیالہ ٹوٹ گیا اور وہ ساقی نہ رہا۔
۲۳	آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔	جس کا کہ حساب پاک ہے اُسے حساب دینے سے کیا ڈر۔
۲۴	امروز را فردا ہست	آج کے لئے بھی کل ہے۔

	فارسی محاورات	ترجمہ اردو
۲۵	آہستہ بگو دیوار ہم گوش دارد۔	آہستہ کہو دیوار بھی کان رکھتی ہے۔
۲۶	ایاز قدر خود بشناس۔	ایاز اپنی قدر پہچان۔
۲۷	آتش دوست و دشمن نداند	آگ دوست اور دشمن میں تمیز نہیں کرتی۔
۲۸	آمدن بارادت رفتن باجازت۔	اپنے ارادہ سے آنا اور اجازت سے جانا ہوتا ہے۔
۲۹	ارزان بہ علت گران بحکمت	سستا کسی خرابی سے اور مہنگا کسی حکمت سے ہوتا ہے۔
۳۰	ابلہ گفت و دیوانہ باور کرد	بیوقوف نے کہا اور پاگل نے یقین کر لیا
۳۱	آشنا را حال این ست وائے بر بیگانہ۔	آشنا کا یہ حال ہے تو بیگانہ کا نہایت افسوس ہے۔
۳۲	این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔	یہ کام تجھ سے ہی ہو سکتا ہے اور مرد لوگ ایسا ہی کرتے ہیں۔
۳۳	آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک مشت۔	جب پانی سر سے گذر گیا تو ایک نیزہ اور ایک مٹھی برابر ہے۔
۳۴	آسودہ کسے کہ خر ندارد	وہی آدمی آرام سے ہے جس کے پاس گدھا نہیں۔

	آسان گردد برآنچہ ہمت بستی۔	جس چیز پہ ہمت باندھ لی وہ آسان ہو گئی۔
۳۶	این گل دیگر شگفت	لو۔ یہ ایک اور گل کھل گیا۔
۳۷	این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔	عاشقی میں یہ بات بھی دوسرے غموں کے علاوہ ہے۔
۳۸	آواز دہل شنیدن از دور خوش ست۔	ڈھول کی آواز دور ہی سے سُننا اچھا ہے۔
۳۹	آواز سگان کم نکند رزق گدارا۔	کُتّوں کا بھونکنا فقیر کی روزی کو کم نہیں کرتا ہے۔
۴۰	اے روشنیٔ طبع تو بر من بلا شدی۔	اے میری طبیعت کی روشنی تو میرے لئے مصیبت بن گئی۔
۴۱	اے بادِ صبا این ہمہ آوردہ تست۔	اے باد صبا یہ سب کچھ تیرا ہی لایا ہوا ہے۔
۴۲	اشتر کہ کاہ مے خورد گردن دراز مے کند۔	جب اونٹ گھاس کھاتا ہے تو گردن لمبی ہی کرتا ہے۔

ب

۱	بشنود یا نشنود من گفتگوئے مے کنم۔	کوئی سُنے یا نہ سُنے میں اپنی بات کروں گا۔
۲	بازار مصطفےٰ خریدار خدا۔	مصطفےٰ کے بازار کا خدا خریدار ہے

	فارسی محاورات	ترجمہ اردو
۳	باغبان را وقت میوہ گوش کر مے باشد۔	میوہ کے وقت باغبان کے کان بہرے ہو جاتے ہیں۔
۴	بوئے مشک پنہان نمے ماند	مشک کی خوشبو چھپی نہیں رہتی
۵	بے نان تواں زیست بے آب نتواں زیست۔	روٹی کے بغیر زندہ رہا جا سکتا ہے پانی کے بغیر زندہ نہیں رہا جا سکتا۔
۶	بازو بریدن بہ از دست بریدن	بازو کاٹنا ہاتھ کاٹنے سے بہتر ہے
۷	برق زدہ را کافور چہ سود	بجلی کے مارے ہوئے کو کافور کیا فایدہ
۸	بلقمان حکمت آموزی چہ حاجت	لقمان کو حکمت سکھانے کی کیا ضرورت
۹	بز را غم جان، قصّاب را غم پیہ	بکری کو جان کا غم، قصّاب کو چربی کا
۱۰	بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد	جب تک بچہ نہیں روتا ماں دودھ نہیں دیتی۔
۱۱	بازی بازی بریش بابا ہم بازی	کھیل کھیل، بابا کی داڑھی سے بھی کھیل
۱۲	بزرگی بعقل است نہ بسال۔	بزرگی عقل سے ہے عمر سے نہیں۔
۱۳	براتِ عاشقان برشاخ آہو	عاشقوں کی برات ہرن کے سینگ پر ہوتی ہے۔
۱۴	بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد	اولاد آدم کے سر پر جو کچھ آتا ہے گذر جاتا ہے۔
۱۵	بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن۔	ہم پیشہ ہم پیشہ کا دشمن ہوتا ہے

۱۶	بر رسولان بلاغ باشد و بس	رسولوں پر فقط پیغام پہنچانا ہوتا ہے
	پ	
۱	پیر شو و بیاموز	بوڑھا ہو کر بھی سیکھ۔
۲	پیران نمی پرند و مریدان مے پرانند۔	پیر لوگ نہیں اڑتے البتہ مرید لوگ اڑاتے ہیں۔
۳	پیری و ہزار عیب	بڑھاپا اور ہزاروں عیب۔
۴	پیری و صد عیب چنین گفتہ اند۔	بڑھاپا اور سینکڑوں عیب عقلمندوں نے ایسا ہی کہا ہے۔
۵	پیچش مار از کجروش خود ہست۔	سانپ کی پیچیدگی اسکی اپنی کجروی سے ہے۔
۶	پنج انگشت برابر نیست	پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہیں۔
۷	پیش طبیب مرو پیش کار آزمودہ برو	طبیب کے پاس مت جا۔ تجربہ کار کے پاس جا۔
۸	پس خوردہ سگ سگ را شاید	کتے کا جوٹھا کتے ہی کے لایق ہے۔
	ت	
۱	تشنہ در خواب ہم آب بیند	بلی کو خواب میں چھیچھڑے۔
۲	تو خربوزہ بخور، ترا با فالیز چہ کار۔	تجھے خربوزے کھانے ہیں فالیز سے کیا واسطہ۔
۳	تو بہ برائے شکستن ہست	توبہ توڑنے کے لئے ہے۔

	فارسی محاورات	ترجمہ اردو
۴	تنہا پیش قاضی روی راضی آئی۔	قاضی کے پاس اکیلے جاؤ راضی ہو کر لوٹو گے۔
۵	تا از سر چیزے نخیزی بر سر چیزے نرسی۔	جب تک کوئی چیز نہ چھوڑو گے مطلب کو نہ پہنچو گے۔
۶	تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود	جب تک تریاق عراق سے لایا جائے سانپ کا کاٹا ہوا مر جائیگا
۷	تصنیف را مصنف نیکو کند بیان۔	تصنیف کو مصنف ہی اچھا بیان کرتا ہے۔

ج

۱	جوئندہ یابندہ	تلاش کرنے والا پاتا ہے۔
۲	جوہر آنست کہ نسوزد و روشن شود۔	جوہر یہی ہے کہ نہ جلے اور روشن ہووے۔
۳	جائے اُستاد خالی ہے	اُستاد کی جگہ خالی ہے۔
۴	جگر جگر ست و دگر دگر۔	اپنا اپنا ہے اور پرایا پرایا۔
۵	جو فروختن و گندم نمودن	بیچنا جو اور دکھانا گیہوں۔
۶	جواب جاہلان باشد خموشی	جاہلوں کا جواب خاموشی ہے
۷	جوے طالع ز خروارے ہنر بہ	قسمت کا ایک جو ہنر کے خروارے بہتر ہے

چ

۱	چشم کرم در عیب دیدن من مکفوف است۔	بخشش کی آنکھ عیب دیکھنے سے بند ہے۔
۲	چاہ کن را چاہ در پیش۔	گڑھا کھودنے والے کو گڑھا سامنے آتا ہے۔
۳	چراغ پائے خویش روشن ندارد	چراغ تلے اندھیرا۔
۴	چراغ مفلسان نورے ندارد	غریبوں کا چراغ بے نور ہوتا ہے
۵	چوں کار از دست رفت پشیمانی چہ سود	اب کیا ہووت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔
۶	چرا عاقل کند کارے کہ بار آرد پشیمانی۔	عقلمند ایسا کام کیوں کرے جس سے شرمندگی اٹھانی پڑے۔
۷	چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک	خاک کو عالم پاک سے کیا نسبت
۸	چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار۔	کیا اچھا ہو کہ ایک کرشمہ سے دو کام نکلیں (ایک پنتھ سے دو شکار)
۹	چندیں شکل برائے اکل۔	یہ سب کچھ پیٹ کے لئے۔
۱۰	چیزے بدہ درویش را، چیزے مگو درویش را۔	فقیر کو کچھ دو ہی، لیکن اُسے کچھ کہو مت۔

ح

۱	حکمت بلقمان آموختن	لقمان کو دانائی سکھانا۔

	فارسی محاورات	ترجمہ اردو
۲	حرف می ماند وقت نمی ماند	بات رہ جاتی ہے وقت نہیں رہتا
۳	حساب دوستان در دل	دوستوں کا حساب دل میں۔
۴	حاکم تمام گوش باید	حاکم کو مکمل کان ہونا چاہیئے۔
۵	حکم حاکم مرگ مفاجات	حکم حاکم کا اچانک کی موت ہے
۶	حبذا خانۂ خود گر ہمہ گلخن باشد۔	اپنے گھر کے کیا کہنے خواہ وہ بھٹی ہی کیوں نہ ہو۔
۷	حاضر الغمہ غائب راکف گیر۔	سوتے کا کٹڑا جاگتے کی کٹیا۔
۸	حیف دانا مردن و حیف نادان زیستن۔	افسوس ہے کہ عقلمند مرجائیں اور نادان زندہ رہیں۔

خ

۱	خدا ندہد سلیمان کے دہد	اگر خدا نہ دے تو سلیمان کب دے
۲	خدا می بیند و مے پوشد۔ ہمسایہ نمی بیند و می خروشد	خدا دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے ہمسایہ نہیں دیکھتا اور شور مچاتا ہے
۳	خانۂ دوستاں بروب و در دشمناں مکوب۔	دوستوں کے گھر کو جھاڑو دو اور دشمنوں کے دروازہ کو مت کھٹکاؤ
۴	خر اگر جل اطلس پوشد خراست۔	گدھا اگر اطلس کی جھول بھی پہنے گدھا ہی ہے۔
۵	خر قیمت زعفران چہ داند	گدھا زعفران کی قیمت کیا جانے

۶	خس کم جہان پاک۔	کوڑا کرکٹ کم اور جہان صاف۔
۷	خود کردہ را چہ درمان۔	اپنے کئے ہوئے کا کیا علاج۔
۸	خود را فضیحت دیگراں را نصیحت۔	اپنے آپ کے لئے رسوائی اور دوسروں کو نصیحت۔
۹	خود پسندی برہان نادانی بود	گھمنڈ نادانی کی دلیل ہے۔
۱۰	خوئے بد را بہانہ بسیار۔	بدخصلت کیلئے بہت سے بہانے ہیں

د

۱	درِ خانۂ خدا دائم باز ہست	خدا کے گھر کا دروازہ ہمیشہ کھُلا ہُوا ہے۔
۲	دو کف بخیل برائے ستدن۔	بخیل کے دو ہاتھ لینے کے لئے ہیں
۳	دست را دست می شناسد۔	ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہے۔
۴	دست خود و دہانِ خود۔	اپنا ہاتھ اور اپنا مُنہ۔
۵	دہن مخالفان نتواں بست۔	دشمنوں کے مُنہ کو بند نہیں کیا جا سکتا
۶	دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ	کُتّے کا منہ لقمہ سے سیا ہوا بہتر ہے
۷	دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔	جب دوست مہربان ہو تو دشمن کیا کرے گا۔
۸	دل را بدل رہیست	دل کو دل کے ساتھ تعلق ہے
۹	دیوانہ را ہوئے بس ست	دیوانہ کو ایک "ہو" کافی ہے
۱۰	دیوانہ بکار خویش فرزانہ	دیوانہ اپنے کام میں ہوشیار ہوتا ہے

	فارسی محاورات	ترجمہ اردو
۱۱	دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند۔	دیوانہ بن تا کہ لوگ تیرا غم کھائیں۔
۱۲	درد خود پیش دردمند بگو۔	اپنے درد درد والے سامنے کہو۔
۱۳	دو مرغ جنگ کنند و فایدہ تیر گر۔	دو پرندے لڑتے ہیں اور فایدہ تیر گر کا ہوتا ہے۔
۱۴	در جنگ حلوا بخش نمی کنند	لڑائی میں حلوا نہیں بانٹتے۔
۱۵	دروغگو حافظہ ندارد۔	جھوٹا حافظہ نہیں رکھتا۔
۱۶	دیر آید درست آید۔	دیر کا کام ٹھیک ہوتا ہے
۱۷	در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔	اچھے کام میں استخارہ کی ضرورت نہیں ہے۔
	ذ	
۱	ذوق چمن ز خاطر بلبل نمے رود۔	چمن کا ذوق بلبل کے دل سے نہیں جائیگا۔
	ر	
۱	رہ راست برو اگرچہ دور است۔	سیدھا راستہ چل اگرچہ دور ہی کیوں ہو۔
۲	رویش ببین حالش مپرس	اس کا چہرہ دیکھ لو حالت مت پوچھو۔

۳	روشنائی عقل از پس می آید	عقل کی روشنی بعد میں آتی ہے
۴	راست و دروغ بر گردن راوی۔	سچ اور جھوٹ راوی کی گردن پر۔
۵	رنگریز بریش خود درماندہ	رنگریز اپنی داڑھی ہی سے عاجز ہے
۶	رونده کسے ہست کہ قدمے دارد۔	چلنے والا وہی ہے جو قدم رکھے۔
۷	رد بندہ را خریدار خداست	بندہ کے ہنکائے ہوئے کا خریدار خدا ہے۔
۸	رموز عاشقان عاشق بداند	عاشقوں کی باتیں عاشق ہی جانتا ہے۔
۹	راز دل جز بیار نتوان گفت	دل کا بھید یار کے سوا کسی اور سے نہیں کہا جا سکتا۔

ز

۱	زندگی را عشق ہست	زندگی کے لئے عشق رکھا ہوا ہے
۲	زر دادن و درد سر خریدن	پیسہ دیکر درد سری مول لینا
۳	زر سفید برائے روز سیاہ ست	سفید سونا کالے دن کے لئے ہے۔
۴	زر کار کند، مرد لاف زند	آدمی ہنستا رہ جاتا ہے اور سونا کام کر جاتا ہے۔
۵	زد پائے کشتہ صیاد دوم.	دریا سے شکاری جال

	فارسی محاورات	ترجمہ اردو
	آہستہ آہستہ۔	آہستہ آہستہ کھینچتا ہے۔
۶	زن از غازہ سرخ رو شود و مرد از غزا۔	عورت پوڈر سے سرخ رو ہوتی ہے اور مرد لڑائی سے۔
۷	زدیم بر صف رندان و ہرچہ بادا باد۔	ہم نے خود کو رندوں کی صفوں پر مار دیا ہے اب جو کچھ بھی ہو ہو۔
	س	
۱	سی مرغ دیگر و سیمرغ دیگر	سی مرغ دوسرا اور سیمرغ اور ہے
۲	سر مار کوفتہ بہ۔	سانپ کا سر کٹا ہوا بہتر ہے۔
۳	سرکہ مفت شیرین تر از عسل است۔	مفت کا سرکہ شہد سے بھی میٹھا ہوتا ہے۔
۴	سزائے گران فروش نہ خریدن۔	مہنگے بیچنے والے کی سزا نہ خریدنا ہے۔
۵	سخی در ہر دو عالم سربلند است	سخی دونوں جہانوں میں سربلند ہے
۶	سگ بہفت دریا پاک نشود۔	کتا سات سمندروں سے بھی پاک نہیں ہوتا۔
۷	سگ زرد برادر شغال۔	زرد کتا گیدڑ کا بھائی ہے۔
۸	سگ باش و برادر خرد مباش	کتا بن چھوٹا بھائی مت بن
۹	سوال دیگر و جواب دیگر	سوال کچھ جواب کچھ۔

۱۰	سنگ زدن بحل بہ از زر دادن غیر محل۔	موقعہ پر پتھر مارنا بے موقعہ سونا دینے سے بہتر ہے۔
	ش	
۱	شراب مفت قاضی ہم می خورد	مفت کی شراب قاضی بھی پیتا ہے
۲	شملہ بمقدار علم۔	شملہ علم کے مطابق۔
۳	شنیدہ کے بود مانند دیدہ	سُنا ہوا دیکھے ہوئے کے مانند کب ہوتا ہے۔
۴	شماتت دشمن بہ از سرزنش دوست۔	دشمن کا خوش ہونا دوست کی ملامت سے اچھا ہے۔
۵	شلغم پختہ بہ ز نقرۂ خام	کچی چاندی سے پکّے ہوئے شلغم اچھے
۶	شاگرد رفتہ رفتہ باستاد مے رسد۔	شاگرد آہستہ آہستہ اُستاد کی تک پہنچتا ہے۔
۷	شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن۔	خوشی یا ناخوشی بہر حال زندہ رہنا ہے۔
۸	شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا۔	بادشاہوں سے کچھ تعجب نہیں اگر فقیر کو نوازیں۔
۹	شدنی شد دگر چہ خواہد شد	جو ہونا تھا ہوگیا اور کیا ہوگا۔
	ص	
	صاحب غرض مجنوں می باشد	غرضمند دیوانہ ہوتا ہے۔

	فارسی محاورات	ترجمہ اردو
٢	صبر مفتاح کار ست	کام کی کنجی صبر ہے۔
٣	صبح خاستم کہ خضر بینم کہ خرسے دوچار شد	صبح کو خضر دیکھنے کے لئے اٹھا کہ ریچھ مل گیا۔
٤	صد کلاغ را یک کلوخ بس ست	سینکڑوں کوؤں کے لئے ایک ڈھیلا کافی ہے۔
٥	صدر ہر جا کہ نشیند صدر ست	صدر جہاں پر بھی بیٹھے صدر ہے
	ض	
	ضرب الحبیب زبیب	معشوق کا مارنا کشمش کی طرح ہے
	ط	
١	طمع دیدہ ہوشمند مے دوزد	لالچ عقلمند کی آنکھ سی دیتا ہے
٢	طامع ہمیشہ ذلیل ست	لالچی ہمیشہ ذلیل ہے۔
٣	طفل بمکتب نمی رود ولے مے برندش۔	بچہ خود مدرسہ نہیں جاتا البتہ اسے لیکر جاتے ہیں۔
٤	طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت۔	مہمانی کی طاقت نہ تھی اس لئے گھر مہمان ہی کے لئے چھوڑ دیا
	ظ	
١	ظرف شکستہ صدا نمی دہد	ٹوٹا ہوا برتن آواز نہیں دیتا
	ع	

۱	عیان را چه بیان۔	صاف چیز کی کیا وضاحت
۲	عاقلان در پے نقط نروند	عقلمند نقطہ کے پیچھے نہیں جاتے
۳	عصمت بی بی ست از بے چادری	بی بی کی پاکدامنی چادر نہ ہونیکے سبب ہے
۴	عیسی بدین خود موسی بدین خود	عیسیٰ اپنے دین پر اور موسیٰ اپنے دین پر۔
۵	علم شئے بہ از جہل شئے	کسی چیز کا جاننا اسکے نہ جاننے سے بہتر ہے۔
۶	عطائے او بلقائے او بخشیدم	اُسکی بخشش اس کی صورت ہی کو میں نے بخشدی۔
۷	عجب عجب کہ ترا یاد دوستان آمد۔	بڑا ہی تعجب ہے کہ تجھے دوستوں کی یاد آئی۔
۸	عمرش دراز باد کہ این ہم غنیمت است۔	خدا اُسے عمر دے۔ اتنا بھی غنیمت ہے۔
۹	عشق و مشک پنہان نمی ماند	عشق اور مشک چھپے نہیں رہتے
۱۰	عشق بازی از مجنون یاد باید گرفت۔	عشق بازی مجنون سے یاد کرنی چاہئیے۔

غ

۱	غریب بُز دل مے باشد	غریب بُزدل ہوتا ہے۔
۲	غم نداری بُز بخر۔	اگر کوئی غم نہ ہو تو بکری خرید لو

	فارسی محاورات	ترجمہ اردو
۳	غم فردا امروز نباید خورد	کل کا غم آج نہیں کرنا چاہئیے
	ف	
۱	فراخ روزی را بافحط چہ کار	فراخ روزی کو قحط سے کیا واسطہ
۲	فال نیکو بزن بہر کارے	ہر ایک کام کے لئے اچھا ہی فال لو
۳	فردا کہ دیدہ ست۔	کل کس نے دیکھا ہے۔
	ق	
۱	قاضی برشوہ راضی۔	قاضی رشوت سے رضی ہوتا ہے
۲	قرض مقراض محبت ست	قرض محبت کی قینچی ہے۔
۳	قرض کہ از ہزار گذشت نان و گوشت باید خورد	جب قرض ہزار سے گذر گیا تو نان گوشت کھانا چاہئیے۔
۴	قہر درویش برجان درویش	فقیر کا غصہ اپنی ہی جان پر ہوتا ہے
۵	قطب از جانمے جنبد	قطب اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا۔
۶	قلم این جا رسید و سر بشکست	قلم یہاں آکر ٹوٹ گیا۔
	ک	
۱	کار امروز بر فردا نباید گذاشت	آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنا چاہئیے
۲	کم خرچ بالا نشین	کم خرچ والا عزت پاتا ہے۔
۳	کور بچراغ احتیاج ندارد	اندھا چراغ کی ضرورت نہیں رکھتا
۴	کردہ خویش آید پیش۔	اپنا کیا ہوا سامنے آتا ہے۔

	فارسی محاورات	ترجمہ اردو
۵	کسے آمدی و کے پیر شدی	کب آئے اور کب بوڑھے ہو گئے
۶	کس نگوید کہ دوغ من ترش است	اپنے دہی کو کوئی کھٹا نہیں کہتا۔
۷	کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست	سیدھے راستے سے میں نے کسی کو بھٹکتے نہیں دیکھا۔
۸	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست۔	مہربانی کر اور آجا کیونکہ یہ گھر تیرا ہی گھر ہے۔
	گ	
۱	گوہر در کان بے قدر ست و در بازار بہ قیمت۔	گوہر کان میں بے قدر ہے لیکن بازار میں قیمتی۔
۲	گربہ از بہر خدا موش نمی گیرد۔	بلی خدا کے لئے چوہے نہیں پکڑتی
۳	گربہ کُشتن روز اوّل۔	بلی پہلے ہی دن مارنی چاہئیے۔
۴	گندم از جو نروید	گیہوں جو سے نہیں اُگتے۔
۵	گلِ کاغذی بو نمیدہد۔	کاغذی پھول خوشبو نہیں دیتا۔
	ل	
۱	لیلیٰ را بچشمِ مجنون باید دید	لیلیٰ کو مجنون کی آنکھ سے دیکھنا چاہئیے
۲	لائق افسر نبود ہر سرے۔	ہر ایک سر تاج کے لائق نہیں ہوتا
	م	
۱	مرگِ انبوہ جشنے دارد	جماعت کا مرنا جشن ہوتا ہے۔

	محاورات فارسی	ترجمہ اردو
۲	مال عرب پیش عرب	عرب کا مال عرب کے سامنے
۳	مال مفت دل بے رحم۔	مفت کے مال کے لئے بے رحم دل لازمی ہے۔
۴	مسلمان در گور مسلمانی در کتاب	اچھے مسلمان قبر میں اور مسلمانی کتابوں میں ہے۔
۵	من چہ گویم و طنبور من چہ سراید۔	میں کیا کہتا ہوں اور میرا طنبورہ کیا کہتا ہے۔
۶	مشتے نمونہ از خروارے۔	خروار سے ایک مٹھی بھر نمونہ۔
۷	مہمان عزیز است اما تا سہ روز	مہمان عزیز ہے مگر تین دن تک
۸	مورے کہ پر برآرد عمرش باخر رسید	چیونٹی کے پر نکلنا اس کی موت ہے
۹	مار گزیدہ از ریسمان مے ترسد	سانپ کا کاٹا ہوا رسی سے ڈرتا ہے
۱۰	مفت را چہ گفت	مفت کے کیا کہنے۔
۱۱	مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں۔	مجھے تیری نیکی کی امید نہیں برائی بھی مت کر۔
۱۲	مارا چہ ازیں قصہ کہ گاو آمد و خر رفت۔	ہمیں اس سے کیا کہ بیل آیا اور گدھا گیا۔
۱۳	ملک خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست۔	خدا کا ملک تنگ نہیں ہے اور فقیر کا پاؤں بھی لنگڑا نہیں ہے

١٤	مبر نام فردا کہ فردا کہ دید	کل کا نام مت لو کیونکہ کل کس نے دیکھا ہے۔
	ن	
١	نیکی برباد گنہ لازم	کسی اچھی کام پر تعریف کی بجائے الٹا الزام۔
٢	نیکی کن و در آب انداز	نیکی کر اور کنوئیں میں ڈال
٣	نیم حکیم خطرۂ جان، نیم ملّا خلل ایمان۔	آدھا حکیم جان کا خطرہ اور آدھا ملّا ایمان کا خطرہ ہوتا ہے
۴	نقل کفر کفر نباشد۔	کفر کی نقل کفر نہیں ہوتی۔
۵	نمک خوردن و نمکدان شکستن۔	جس ہانڈی میں کھانا اسی میں چھید کرنا۔
٦	نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن	نہ ہی بھاگا جا سکتا ہے اور نا ہی ٹھہرا جا سکتا ہے۔
	و	
١	وا کن کیسہ بخور ہر بسہ	دام بنائے کام۔
٢	ولی را ولی مے شناسد	ولی کو ولی پہچانتا ہے۔
٣	وقت از دست رفتہ باز بدست نیاید	گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔
۴	وقت را بندہ ساعت را سلطان	وقت کا غلام ایک وقت بادشاہ ہوتا ہے

	فارسی محاورات	ترجمہ اردو
	ھ	
۱	ہمت مردان مدد خدا	اگر ہمت ہو تو پھر خدا کی مدد بھی ہوتی ہے۔
۲	ہر کہ خود را بیند خدا را نبیند	جو خود کو دیکھتا ہے خدا کو نہیں دیکھتا
۳	ہر کہ خیانت ورزد دستش در حساب بلرزد۔	خیانت کرنے والے کا ہاتھ حساب دینے کے وقت کانپتا ہے۔
۴	ہر کہ مال ندارد یار ندارد	بے پیسے والے کا کوئی یار نہیں۔
۵	ہر فرعونے را موسائے	ہر فرعون کے لئے ایک موسیٰ ہے
۶	ہر کارے و ہر مردے	ہر ایک کام کے لئے الگ آدمی ہوتا ہے۔
۷	ہر کمالے را زوال۔	ہر کمال کے لئے زوال ہے۔
۸	ہر جا کہ گنج ہست مار ہست	جہاں کہیں خزانہ ہے وہاں سانپ ہے
۹	ہر چہ از دزد ماند رمال برد	جو چور سے بچا وہ رمال لے گیا۔
۱۰	ہر چہ دیر نپاید دل بستگی را نشاید۔	دیر تک نہ ٹھہرنے والی چیز سے دل نہ لگانا چاہیئے۔
۱۱	ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد۔	نمک کی کان میں جو چیز گئی نمک ہو گئی۔
۱۲	ہر کسے مصلحت خویش نکو مے داند	ہر شخص اپنی بہتری آپ سمجھتا ہے

۱۳	ہزار جواب و یک خاموشی	ہزار جواب ایک خاموشی کے برابر ہیں
	ی	
۱	یک در بگیر و محکم بگیر	ایک دروازہ پکڑ اور مضبوط پکڑ
۲	یکے را بگیر و دیگرے را دعویٰ کن	ایک کو پکڑ اور دوسرے کا دعویٰ کر۔
۳	یکے نقصانِ مایہ دیگر شماتتِ ہمسایہ۔	ایک پیسہ کا نقصان دوسرے ہمسایہ کی خوشی۔
۴	یک من علم را دہ من عقل مے باید۔	ایک من علم کے لئے دس من عقل کی ضرورت ہے۔
۵	یک انار و صد بیمار	ایک انار سو بیمار۔
۶	یک دہ آباد و صد دہ ویران۔	ایک گاؤں آباد لیکن سو گاؤں برباد ہیں۔
۷	یک سر و ہزار سودا	ایک سر اور ہزار خیالات
۸	یار زندہ و صحبت باقی	اگر زندہ رہے تو پھر ملیں گے
۹	یکے آمد و یکے رفت کجا سلیمان و کجا تخت۔	ایک آتا ہے ایک جاتا ہے دیکھو کہاں سلیمان ہے اور کہاں اسکا تخت ہے
۱	یک دانہ محبت است باقی ہمہ کاہ۔	محبت کے ایک دانہ کے سوا باقی سب گھاس ہے۔

تیسری فصل ترجمتین میں

﴿مرکب غیر مفید کی قسمیں﴾

پہلا سبق

مرکّب اضافی

	اردو	فارسی		اردو	فارسی
۱	سونے کا پانی	آبِ زر	۶	تمہارا گھر	خانۂ شما
۲	ہاتھ کی ہتھیلی	کفِ دست	۷	میری گھڑی	ساعتِ من
۳	زید کا گھوڑا	اسپِ زید	۸	احمد کا بھائی	برادرِ احمد
۴	موہن کی کتاب	کتابِ موہن	۹	تیرا باپ	پدرِ تو
۵	ہمارا قلم	قلمِ ما	۱۰	اپنا محلہ	محلۂ خود

قاعدہ - فارسی میں ترجمہ کرتے وقت مضاف کو پہلے لاتے ہیں اور مضاف الیہ کو بعد میں اور مضاف کے نیچے کسرہ (زیر) دیکر دونوں اسموں کو ملا دیتے ہیں جیسے زید کا گھوڑا سے "اسپِ زید"

مشق

(۱) سونے کی انگوٹھی۔ (۲) گائے کا دودھ۔ (۳) اکرم کی بہن، ہمارا مدرسہ، ہندوستان کا بادشاہ، کشمیر کا میوہ، خدا کا گھر، جنگل کا شیر، عرب کا اونٹ، تمہارا نام، لکڑی کی

کُرسی، ہمارا ملک، تمہارا باغ۔

لغات:۔ انگوٹھی، انگشتری - اونٹ، شتر۔ کُرسی، صندلی۔

دوسرا سبق

مرکب توصیفی

	اردو	فارسی		اردو	فارسی
۱	چالاک گھوڑا	اسپ چالاک	۶	نیک مرد	مردِ نیک
۲	نر شیر	شیرِ نر	۷	بُری عورت	زنِ بد
۳	گرم روٹی	نانِ گرم	۸	نئی ٹوپی	کُلاہِ نو
۴	تیز چھُری	کاردِ تیز	۹	گاڑھی روشنائی	مرکبِ غلیظ
۵	اچھا لڑکا	طفلِ نیک	۱۰	اندھیری رات	شبِ تاریک

قاعدہ:۔ مرکب توصیفی صفت موصوف سے مرکب ہوتا ہے۔ فارسی میں مضاف کی طرح موصوف بھی پہلے آتا ہے اور اُس کے اخیر میں زیر ہوتا ہے۔ مرکب توصیفی اور مرکب اضافی میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر کے ترجمہ میں کا، کے، کی، ہمارا، ہمارے، ہماری، میرا، میرے، میری، تیرا، تیرے، تیری اور تمہارا، تمہارے اور تمہاری نہیں ہوتا۔

مشق

ٹھنڈا پانی۔ سُست لڑکا، دُبلا گھوڑا، موٹا بیل، چھوٹا آدمی

میلے کپڑے، چھوٹا بھائی، ذہین لڑکی، میٹھی بات، ڈرپوک آدمی، بیوقوف دشمن، ملک کے عقلمند، اونچی دیوار، سفید ورق، برا کام۔

حل:- جامہ چرکین، لاغر، فربہ، بزدل، دانایان

تیسرا سبق

مرکبِ عددی

	اردو	فارسی		اردو	فارسی
۱	سات آسمان	ہفت آسمان	۴	دو بادشاہ	دو پادشاہ
۲	دس کتابیں	دہ کتاب	۵	بارہ اونٹ	دوازدہ شتر
۳	پانچ گھوڑے	پنج اسپ	۶	چالیس گھر	چہل خانہ

فارسی زبان میں بھی اردو کی طرح عدد پہلے اور معدود بعد میں آتا ہے۔

مشق

ایک قلم، تین کتابیں، پچیس کبوتر، پندرہ بیل، تین سو ہاتھی، اٹھارہ مکان، دو سو پچاس گھوڑے۔

چوتھا سبق

مرکبِ اشاری

	اردو	فارسی		اردو	فارسی
۱	یہ آدمی	این مرداں	۴	وہ بے انصاف لوگ	آن بے انصافان
۲	وہ کُتا	آن سگ	۵	وہ لڑکے	آن طفلان
۳	یہ کیا ہے	این چیست	۶	وہ بہت سے لوگ	آنہا

مرکب اشاری اشارہ اور مشارٌالیہ سے بنتا ہے۔ اشارہ پہلے آتا ہے اور مشارٌالیہ بعد میں۔

مشق

آج رات، یہ بہت سے لوگ، وہ بہت سے لڑکے، اُس کو، یہ کتاب، وہ گھوڑا، یہ چوہا، وہ پودے، وہ کُتّا، یہ بچے، یہ شکاری، وہ عورتیں۔

لغات:۔ چوہا، موش۔ پودے، نہال ہا۔ شکاری، صیّاد۔

پانچواں سبق

مرکب جاری یا جار و مجرور

	اردو	فارسی		اردو	فارسی
۱	اسلام آباد سے سرینگر تک۔	از اسلام آباد تا سرینگر	۳	چھت پر	بربام
			۴	میز پر	برمیز
۲	مشرق سے مغرب تک	از مشرق تا مغرب	۵	بشیر کے ساتھ	با بشیر

۶	بازار میں	در بازار	۱۳	دروازہ کے باہر	بیرون در
۷	مسجد کے سامنے	جلوئے مسجد	۱۴	مدرسہ کے پاس	نزد مدرسہ
۸	دیوار کے نیچے	توئے دیوار	۱۵	لڑکوں کے لئے	برائے طفلاں
۹	گھر کے اندر	درون خانہ	۱۶	اکرم کے سوا	سوائے اکرم
۱۰	اُستاد کے سامنے	پیش اُستاد	۱۷	زید کو	زید را
۱۱	پہاڑ کے اوپر	فراز کوہ	۱۸	مسجد کے پیچھے	عقب مسجد
۱۲	شہر کے اردگرد	حوالی شہر			

تعریف:- حروف جار وہ حروف ہیں جو کسی اسم سے پہلے آتے ہیں اور اُن کا تعلق فعل کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں وہ یہ ہیں:-
در، بر، از، تا، با، بہ، را، درون، برون، پائیں، عقب، زبر، فراز، جلو، توئے، میان، سوئے، جانب، باہر، برائے، پہلو، نزد، سوا، گرد اور حوالی۔

قاعدہ:- فارسی میں ترجمہ کرتے وقت اردو کے برخلاف حرف جار پہلے آتا ہے۔ اِلّا "را" کہ وہ مجرور کے بعد آتا ہے جیسے از جموں تا سرینگر وغیرہ ہیں۔ "را" کی مثال جیسے "زید را"، کہ یہاں "را" حرف جر اپنے مجرور زید کے بعد آیا ہے۔

تنبیہ:- "درون" سے لیکر "حوالی" تک حروف جر جب اپنے مجرور پر داخل ہوتے ہیں تو ان کا آخر مکسور (زیر والا) ہوتا ہے جیسے "درون خانہ" وغیرہ۔

مشق

خدا کے لئے، غریبوں کی طرف، کوٹھے کے اوپر، قلعہ کے اردگرد، لشکر کے پیچھے، چھت کے نیچے، کمرہ کے باہر، ہمارے لئے، میرے پاس، کرسی پر، دوات ہیں۔ دو پہاڑوں کے درمیان، دہلی کی طرف۔

لغات:۔ کوٹھا، بام۔ قلعہ، بارو۔ کمرہ، اُطاق۔

چھٹا سبق

ضمیر

	اردو	فارسی		اردو	فارسی
١	میرا قلم	قلم من یا قلمم	٦	تمہارا شہر	شہر شما
٢	ان کا مدرسہ	مدرسۂ ایشاں	٧	ہمارا ملک	ملکِ ما
٣	اُس کا گھر	خانۂ او یا خانۂ وے	٨	تیری رہنمائی	رہنمائی تو
٤	اُس کی کتاب	کتابش	٩	تیرا گھوڑا	اسپت
٥	تمہاری کرسی	کرسیٔ شما یا صندلی تاں	١٠	میرا بھائی	برادرم

تعریف:۔ ضمیر وہ مختصر لفظ ہے جو کسی اسم کے قائم مقام بولا جائے۔ ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک متصل اور دوسری منفصل۔ ضمیر متصل وہ ہے جو کسی دوسرے کلمے کے ساتھ ملی

ہوئی ہو جیسے تلمت (تیرا قلم) کتابم (میری کتاب) وغیرہ
ضمیر منفصل وہ ضمیر ہے جو کسی دوسرے کلمہ کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو بلکہ علیحدہ ہو جیسے او آمد (وہ آیا)، شہر شما (تمہارا شہر) وغیرہ

مشق

اُس کا کوٹ، تیرا کُتا، ان کی گلی، ہمارا اسکول، تمہاری اچکن، اسکی ٹوپی، میری جان، اُس کا کہنا، وہ عورتیں، تمہارے کاغذ، اُن کا گھر، میرا مدرسہ، اُن کا بوٹ۔

لغات:- کوٹ، خفتان۔ اچکن، قبا۔ بوٹ، چکمہ۔

ساتواں سبق

واحد و جمع

	اردو	فارسی		اردو	فارسی
۱	وہ ایک مرد	آن یک مرد	۷	بے شمار درخت	درختان بے شمار
۲	وہ کئی مرد	آن چند مردان	۸	خدا کے بندے	بندگان خدا
۳	وہ چند ایرانی	آن چند ایرانیاں	۹	میرا نقشہ	نقشۂ من
۴	یہ ایک کتا	این یک سگ	۱۰	یہ نقشے	این نقشہ جات
۵	شہر کے بخیل	بخیلان شہر	۱۱	شہر کے خوبصورت	خوبرویان شہر
۶	بچے کے مکان	مکانات بچہ	۱۲	شاہی بیگمیں	بیگمات شاہی

۱۳	دینی مدرسہ	مدرسۂ دینی	۱۵	فارسی علوم	علوم فارسی
۱۴	دینی مدرسے	مدرسہ ہائے دینی			

تعریف:- اسم کی جو صورت ایک فرد یا چیز کے لئے استعمال ہو اُسے واحد اور جو ایک سے زیادہ کے لئے اُسے جمع کہتے ہیں

قاعدہ:- اگر کسی ایسے لفظ کا ترجمہ کرنا ہو جو جمع کے معنی دیتا ہو تو حسب ذیل باتوں کا خیال رکھو:-

ا- اگر وہ اسم جاندار ہے تو فارسی کا واحد لفظ تلاش کر کے آخر میں "ان" لگا دو- جیسے مردم سے مردمان- اگر آخر میں "ہ" ہے تو "گ" سے بدل دو جیسے بندہ سے بندگان- اور اگر آخر میں "ا" یا "و" ہے علامت "یاں" زیادہ کرو جیسے دانا سے دانایاں اور جنگجو سے جنگجویاں وغیرہ-

ب- اگر وہ اسم بے جان ہے تو آخر میں "ہا" یا "ات" بڑھا دو- مگر بعض دفعہ "ات" لگانے سے پہلے "ہ" کو "ج" سے تبدیل کر لیتے ہیں جیسے مثال چیز سے چیزہا، مکان سے مکانات اور نقشہ سے نقشہ جات-

ج- عربی الفاظ کی جمع عربی قاعدوں کے مطابق ہونی چاہئے

تنبیہ ۲:- چند مخصوص الفاظ کی جمع خلاف قاعدہ بھی آتی ہے جیسے درخت سے درختان-

تنبیہ ۳:- جدید فارسی میں بالعموم جاندار اور بے جان

دونوں کی جمع "ہا" لگا کر بناتے ہیں۔ جیسے ایرانی سے ایرانیہا

مشق

ہندوستان کے مسلمان، تازہ میوے، خوش الحان پرندے، خدا کا بندہ، بھیانک راتیں، نفیس کپڑے، خوفناک بھیڑیئے، سبز پتے، سمجھدار آدمی، موٹی عورتیں، بلی اور چوہے کا قصہ، صاف اور ستھرے گانوں، مرغی کے انڈے، مکانوں کے نقشے۔

لغات:۔ بھیانک، خوفناک۔ بھیڑیئے، گرگہا۔ سمجھدار، دانشمند موٹی، فربہ۔ گانوں، دہات۔ نقشے، نقشہ جات۔

مرکب تام یا کلام مفید

۱۔ جملہ اسمیہ ناقصہ

آٹھواں سبق

	اردو	فارسی
۱	آج چودھویں رات ہے	امروز شب چہاردہم ست
۲	جان کا پیدا کرنے والا کریم ہے	آفرینندہ جان کریم ست
۳	جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے	تعجیل کار شیطان بود۔
۴	دشمن ہلاک ہو گیا۔	دشمن ہلاک شد۔

۵	ہم ہندوستان کے باشندے ہیں	ما باشندگان ہندوستانیم
۶	دانا طاقتور ہوتا ہے۔	دانا توانا مے بود
۷	وہ خدا کے بندے ہیں۔	ایشان بندگان خدا ہستند۔
۸	مولانا محمد انور کشمیری فاضل آدمی تھے	مولانا محمد انور کشمیری مرد فاضل بود

مشق

زید عقلمند آدمی ہے۔ یہ لڑکی نہایت ذہین ہے۔ ادب قارون کے خزانہ سے بہتر ہے۔ ادب فریدون کے ملک سے زیادہ وسیع ہے۔ ہم کشمیری ہیں۔ برا آدمی دونوں جہاں میں ذلیل ہوتا ہے۔ وہ سب لوگ ہمارے دوست ہیں۔ لڑکے پڑھنے سے چپ ہو گئے۔ چڑیاں درختوں پر گانے لگیں۔ سارے ہندوستان میں کشمیری ذہین ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ شرمندہ ہوں۔

لغات:۔ لڑکی، دختر۔ دوست، رفیق۔ چپ ہو گئے، خاموش شدند۔ چڑیاں، گنجشکان۔

۲۔ جملہ فعلیہ

فعل، فاعل اور مفعول کی ترتیب

نواں سبق

	اردو	فارسی
۱	احمد آیا	احمد آمد
۲	موہن نے سوہن کو پیٹا۔	موہن سوہن را زد۔
۳	میں نے یہ کتاب پڑھی	من این کتاب را خواندم۔
۴	ہم نے چور کو پکڑ لیا	ما دزد را گرفتیم۔
۵	زید نے مجھسے کہا۔	زید بمن گفت۔
۶	خدا کو کیا جواب دوگے	خدا را چہ جواب خواہید داد۔
۷	مجھسے کیا پوچھتے ہو	از من چہ پرسید
۸	وہ شخص اپنے گھر گیا۔	آن مرد بخانہ خود رفت۔

قاعدہ:۔ اگر کسی اردو جملہ میں صرف فعل اور فاعل ہوں تو فارسی میں ترجمہ کرتے وقت اردو کی طرح فاعل کو پہلے اور فعل کو بعد میں لاتے ہیں جیسے زید خندید (زید ہنسا) اور اگر مفعول بھی ساتھ ہو تو اسے اس ترتیب "زید عمرو را کشت" (زید نے عمرو کو مارا) کے ساتھ فاعل کے بعد رکھو۔

مشق

زید گیا، قلم ٹوٹ گئے، اینٹیں پہنچ گئیں، میں نے اپنے دوست سے کہا، کتاب پر مت لکھ، میرا پیغام اس تک پہنچا دو، عورتوں نے انہیں گالیاں دیں۔ ہم نے حلوا کھایا

اس کو پکڑو۔ تم نے اُسے کیوں پیٹا۔ نادر شاہ نے دہلی کو فتح کر لیا۔ میں نے احمد کو کتاب دی۔ مجھسے ایک بات سُن حامد نے محمود سے کہا۔

لغات:۔ اینٹیں، خشت ہا۔ گالیاں، دشنام۔ بات سُن، گوش کن

دسواں سبق

۱۔ ماضی مطلق معروف

گردان

آمد	آمدند	آمدی	آمدید
وہ آیا یا وہ آئی	وہ آئے یا آئیں	تو آیا یا آئی	تم آئے یا آئیں
آمدم میں آیا یا آئی	آمدیم ہم آئے یا آئیں		

تنبیہ:۔ ماضی مطلق کے صیغوں پر اکثر "ب" خوبصورتی کے لئے لگاتے ہیں۔ جیسے کرد سے بکرد اور گفت سے بگفت وغیرہ

مثالیں

	اردو	فارسی
۱	وہ کالج کو گیا۔	او بہ کلیہ رفت
۲	وہ کہاں تھے	ایشان کجا بودند

۳	تو نے کل سبق پڑھا	تو دیروز سبق خواندی
۴	تم نے ہمیں بہت ستایا۔	شما مارا بسیار آزردید۔
۵	میں پرسوں اسلام آباد گیا۔	من پریروز به اسلام آباد رفتم۔
۶	ہم نے خالد کو سمجھایا۔	ما خالد را فهماندیم۔

حامد نے خط لکھا، لڑکے جماعت میں آئے۔ افضل کل رات تو کہاں تھا، تم نے یہ کام کیوں کیا؟ میں نے اسلم سے یہ کتاب خریدی۔ پرسوں ہم شالامار باغ گئے۔ ریل گاڑی اسٹیشن پر ٹھہر گئی، فوٹو گرافر نے یہ فوٹو اچھا نہیں کھینچا، میں گھڑی کو چابی دینا بھول گیا۔ تو نے انسپکٹر مدارس سے کیا کہا، تم نے یہ سائیکل کتنے میں خریدی، ہم نے ڈائرکٹر تعلیمات کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی۔ انگریزوں نے ہندوستان خالی کر دیا، پچھلے زمانہ میں کشمیریوں نے شاندار کام سرانجام دیے۔ زین العابدین منصف مزاج بادشاہ تھا۔

لغت

کالسکہ بخاری، ایستادن، عکاس، عکس، ساعت، کوک کردن، مفتش، ناظم و جریدہ، ناظم تعلیمات، دعوت چائے، انگلیسیاں۔

۲۔ ماضی مطلق مجہول

گردان

آوردہ شد — وہ لایا گیا یا وہ لائی گئی
آوردہ شدند — وہ لائے گئے یا لائی گئیں۔
آوردہ شدی (تو لایا گیا یا تو لائی گئی)
آوردہ شدید (تم لائے گئے یا لائی گئیں)
آوردہ شدم (میں لایا گیا یا میں لائی گئی)
آوردہ شدیم (ہم لائے گئے یا ہم لائی گئیں)

مثالیں

	اردو	فارسی
۱	سبق پڑھا گیا	سبق خواندہ شد
۲	قیدی لائے گئے	قیدیاں آوردہ شدند
۳	تجھے بلوایا گیا۔	تو طلبیدہ شدی۔
۴	تم بہکائے گئے	شما ورغلانیدہ شدید
۵	مجھے اجازت نہیں دی گئی	مرا اجازت ندادہ شد
۶	ہم پیٹے گئے۔	ما زدہ شدیم

مشق

۱۔ گھر میں دری بچھائی گئی۔ ۲۔ فقیروں کو کھانا کھلایا گیا۔

تیرے کپڑے اُتروائے گئے، تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا علاج کروایا گیا، مجھے پہلگام لے جایا گیا۔ ہمیں آج کا سبق لکھوایا گیا، کشمیریوں کو ہندوستان میں ایک خاص پوزیشن دلوائی گئی، ۱۳۔ جولائی ۱۹۵۴ء کو سارے کشمیر میں یوم شہیداں منایا گیا

لغت

حجرہ، غالیچہ، درجہ۔

گیارہواں سبق

۱۔ ماضی قریب معروف

۱۔ آوردہ است (وہ لایا ہے یا لائی ہے)

۲۔ آوردہ اند (وہ لائے ہیں یا وہ لائی ہیں)

۳۔ آوردہ ای (تو لایا ہے یا تو لائی ہے)

۴۔ آوردہ اید (تم لائے ہو یا تم لائی ہو)

۵۔ آوردہ ام (میں لایا ہوں یا میں لائی ہوں)

۶۔ آوردہ ایم (ہم لائے ہیں یا ہم لائی ہیں)

مثالیں

۱۔ وہ کل دہلی سے آیا ہے (او دیروز از دہلی آمدہ است)

۲۔ کریم اور احمد نے آپس میں لڑائی کی ہے (کریم و احمد

نے آپس میں لڑائی کی ہے (کریم واحمد باہم جنگیدہ اند۔

۳۔ تو نے یہ میوہ کہاں سے لایا ہے (تو این میوہ از کجا آوردہ ای)

۴۔ تم نے ایک ذی عزت آدمی کو گالی دی ہے (شما یک مرد ذی عزت را دشنام دادہ اید۔

۵۔ میں نے اس کتاب کا ایک ورق لکھا ہے (من یک ورق ازین کتاب نوشتہ ام)۔

۶۔ ہم نے ظالم سے اپنا بدلہ لے لیا ہے (ما از ظالم بدلۂ خود گرفتہ ایم)۔

مشق

۱۔ جمیلہ امتحان میں پاس ہوگئی ہے۔

۲۔ اس سکول کے لڑکے گلمرگ گئے ہیں۔

۳۔ تو نے خواہ مخواہ اس کپڑے کو پھاڑا ہے۔

۴۔ کشمیر سے تم کونسا تحفہ لائے ہو۔

۵۔ میں نے زید کو ایک سیب اور چند آڑو دئے ہیں۔

۶۔ ہم نے ان سے یہ بات کہدی ہے۔

لغات :۔ پاس ہوگئی ہے، کامیاب شدہ است۔ پھاڑا ہے، دریدہ است۔ آڑو، شفتالو۔

۲۔ ماضی قریب مجہول

۱- آوردہ شدہ است (وہ لایا گیا یا لائی گئی ہے)۔
۲- آوردہ شدہ اند (وہ لائے گئے یا لائی گئی ہیں)۔
۳- آوردہ شدی (تو لایا گیا یا تو لائی گئی ہے)۔
۴- آوردہ شدید (تم لائے گئے یا تم لائی گئی ہو)۔
۵- آوردہ شدہ ام (میں لایا گیا یا لائی گئی ہوں)۔
۶- آوردہ شدہ ایم (ہم لائے گئے یا ہم لائی گئی ہیں)۔

مشق

۱- یہ پانی چشمۂ شاہی سے لایا گیا ہے۔
۲- کشمیر کے باشندے شخصی غلامی سے آزاد کرائے گئے ہیں۔
۳- تو یہاں کس کے ذریعہ بلوایا گیا ہے۔
۴- تم جلسہ سے کیوں نکالے گئے ہو۔
۵- میں بتلایا گیا ہوں کہ زید چور ہے۔
۶- ہم دکاندار سے دھوکہ دئے گئے ہیں۔

لغات:- کشمیر کے باشندے = اہالیان کشمیر۔ جلسہ = محفل۔ چور = دزد

بارہواں سبق

۱- ماضی بعید معروف

گردان

۱- آمدہ بود (وہ آیا یا وہ آئی تھی)۔
۲- آمدہ بودند (وہ آئے یا وہ آئی تھیں)۔
۳- آمدہ بودی (تو آیا یا تو آئی تھی)۔
۴- آمدہ بودید (تم آئے یا تم آئی تھیں)۔
۵- من آمدہ بودم (میں آیا تھا یا میں آئی تھی)۔
۶- آمدہ بودیم (ہم آئے یا ہم آئی تھیں)۔

مثالیں

	اردو	فارسی
۱	محمد شفیع پچھلے سال بار ہیولہ گیا تھا۔	محمد شفیع پارسال بہ بارہیولہ رفتہ بود۔
۲	سپاہیوں نے لڑنے سے انکار کر دیا تھا۔	سپاہیان از جنگ انکار کردہ بودند۔
۳-	یہ خط تو نے کب لکھا تھا۔	این نامہ تو کے نوشتہ بودی۔
۴	تم نے کہا تھا کہ ہم جھوٹے نہیں	شما گفتہ بودید کہ ما دروغ گو نیستیم
۵	میں نے پچھلے اتوار کو یہ تماشہ دیکھا تھا	من بہ یکشنبہ گذشتہ این تماشا دیدہ بودم۔
۶	ہم نے خدا سے چاہا کہ وہ نہ آئے۔	ما از خدا خواستہ بودیم کہ او نیاید۔

مشق

۱۔ اُس نے یہ کتاب مجھے دی تھی۔
۲۔ لڑکوں نے اپنا سبق سُنا دیا تھا۔
۳۔ تو نے چراغ جلایا تھا۔
۴۔ تم بازار میں مجھ سے ملے تھے۔
۵۔ میں شالامار باغ گیا تھا۔
۶۔ ہم ابھی اسی جگہ بیٹھے تھے۔

لغات:۔ دی تھی، دادہ بود۔ جلایا تھا، افروختہ بود۔ بیٹھے تھے، نشستہ بودیم

۲۔ ماضی بعید مجہول

۱۔ آوردہ شدہ بود (وہ لایا گیا وہ لائی گئی تھی)۔
۲۔ آوردہ شدہ بودند (وہ لائے گئے یا وہ لائی گئی تھیں)۔
۳۔ آوردہ شدہ بودی (تو لایا گیا یا تو لائی گئی تھی)
۴۔ آوردہ شدہ بودید (تم لائے گئے یا تم لائی گئیں تھیں)
۵۔ آوردہ شدہ بودم (میں لایا گیا یا میں لائی گئی تھی)۔
۶۔ آوردہ شدہ بودیم (ہم لائے گئے یا ہم لائی گئی تھیں)۔

مشق

۱۔ کمرہ میں بوریا بچھایا گیا تھا۔
۲۔ پیاسوں کو پانی پلوایا گیا تھا۔
۳۔ تو پچھلے سال گرفتار کیا گیا تھا۔
۴۔ تم محفل میں چُپ کرائے گئے تھے۔
۵۔ میں انٹرویو کے لئے بُلایا گیا تھا۔
۶۔ ہمیں ملازمت سے محروم کیا گیا تھا۔

لُغات :۔ بچھایا گیا تھا، گسترده شده بود۔ انٹرویو، ملاقات۔ ملازمت، خدمت

تیرھواں سبق

۱۔ ماضی استمراری معروف

۱۔ مے آمد (وہ آتا تھا یا وہ آتی تھی)۔
۲۔ مے آمدند (وہ آتے تھے یا وہ آتی تھیں)۔
۳۔ مے آمدی (تو آتا تھا یا تو آتی تھی)۔
۴۔ مے آمدید (تم آتے تھے یا تم آتی تھیں)۔
۵۔ مے آمدم (میں آتا تھا یا میں آتی تھی)۔
۶۔ مے آمدیم (ہم آتے تھے یا ہم آتی تھیں)۔

مثالیں

	اردو	فارسی
۱۔	بلبل چمن میں چہچہاتی تھی	بلبل در چمن مے خواند۔

۲	وہ گرمیوں میں کشمیر آیا کرتے تھے	ایشان در گرما بہ کشمیر مے آمدند
۳	تو میرے ساتھ باتیں کرتا تھا	تو با من سخن مے کردی۔
۴	تم ہمیشہ استاد سے مار کھایا کرتے تھے۔	شما ہمیشہ از اُستاد چوب مے خوردید۔
۵	میں شام کے وقت سیر کو جایا کرتا تھا	من بوقت شام بسیر مے رفتم
۶	تمہیں یاد ہے کہ ہم کس طرح باتیں کیا کرتے تھے۔	شما یاد دارید کہ ما چگونہ حرف مے زدیم۔

مشق

۱ خالد ہر جمعہ کو جامع مسجد جایا کرتا تھا۔

۲ اختر اور اسکی بہنیں ہمیشہ یہاں آیا کرتی تھیں۔

۳ نوکر روز ہمیں تنگ کیا کرتا تھا۔

۴ تم باتوں ہی سے ہمیں بہلایا کرتے تھے۔

۵ میں لڑکوں میں تقریر کیا کرتا تھا۔

۶ ہم سردیوں میں کافی رات تک جاگا کرتے تھے۔

لغات:۔ بہلایا کرتا تھا، دلخوش میکردید۔ تقریر، خطبہ۔ سردیوں میں، در سرما

۲۔ ماضی استمراری مجہول گردان

۱- آوردہ می شد (وہ لایا جاتا یا لائی جاتی تھی)
۲- آوردہ می شدند (وہ لائے جاتے یا لائی جاتی تھیں)
۳- آوردہ می شد (تو لایا جاتا یا تو لائی جاتی تھی)
۴- آوردہ می شدید (تم لائے جاتے یا تم لائی جاتی تھیں)
۵- آوردہ می شدم (میں لایا جاتا یا لائی جاتی تھی) -
۶- آوردہ می شدیم (ہم لائے جاتے یا لائی جاتی تھیں)

مشق

۱- اسلم زبردستی مدرسہ لایا جایا کرتا تھا۔
۲- وہ بار بار سکھائے جاتے تھے۔
۳- تو استاد کے پاس بُلایا جاتا تھا۔
۴- تمہیں ہدایت کی جاتی تھی کہ یہ کام مت کرو۔
۵- میں سمجھایا جایا کرتا تھا کہ یہ کام بُرا ہے۔
۶- ہمیں کشمیر کے میوے تحفۃً پیش کئے جاتے تھے۔

لغات:- بلایا جاتا تھا، طلبیدہ می شد - بُرا کام، کار بد - کشمیر کے تحفے، میوہ جات کشمیر۔

چودھواں سبق

۱- ماضی شکیہ یا احتمالی معروف

گردان

۱- آمده باشد (وہ آیا یا آئی ہوگی)۔
۲- آمده باشند (وہ آئے یا آئی ہونگی)۔
۳- آمده باشی (تو آیا یا آئی ہوگی)۔
۴- آمده باشید (تم آئے یا آئی ہوگی)۔
۵- آمده باشم (میں آیا یا آئی ہونگی)۔
۶- آمده باشیم ہم آئے یا آئی ہونگی)۔

مثالیں

	اردو	فارسی
۱	نسیمہ آج اپنے گھر آئی ہوگی	نسیمہ امروز در خانہ خود آمده باشد
۲	شاید انہوں نے کشمیر کے سیب کھائے ہونگے۔	شاید ایشان سیب ہائے کشمیر خورده باشند۔
۳	تو نے اُستاد کے روبرو گستاخی کی ہوگی۔	تو پیش اُستاد گستاخی کرده باشی۔
۴	تم پچھلے جمعہ پانپور گئے ہوگے	شما بہ جُمعہ گذشتہ پانپور رفتہ باشید
۵	میں نے اُسے کہیں دیکھا ہوگا۔	من اورا بجائے دیده باشم۔

۶	ہم سودا خریدنے کے لئے بازار گئے ہوں گے۔	ما برائے خریدن سودا در بازار رفتہ باشیم۔

مشق

۱۔ یہ قلمدان کسی کاریگر نے بنایا ہوگا۔

۲۔ شاید یہ چھتری انہوں نے نہیں دی ہوگی۔

۳۔ تو نے روٹی کب کھائی ہوگی اور کب گیا ہوگا۔

۴۔ تم نے کسی کا دل ستایا ہوگا تب ہی تو یہ آفت ہے۔

۵۔ میں اپنے وعدہ سے نہیں پھرا ہوں گا۔

۶۔ ہم نے نہ جانے کیا کہا ہوگا اور تم کیا سمجھے ہوگے۔

لغات:۔ چھتری شمسیہ۔ نہیں پھرا ہوں منحرف نشدہ ام۔ نہ جانے نامعلوم

۲۔ ماضی شکی یا احتمالی مجہول

گردان

۱۔ آوردہ شدہ باشد (وہ لایا یا لائی گئی ہوگی)۔

۲۔ آوردہ شدہ باشند (وہ لائے یا لائی گئی ہونگی)۔

۳۔ آوردہ شدہ باشی (تو لایا یا لائی گئی ہوگی)۔

۴۔ آوردہ شدہ باشید (تم لائے یا لائی گئی ہوگی)۔

۵۔ آوردہ شدہ باشم (میں لایا یا لائی گئی ہونگی)۔

۶- آوردہ شدہ باشیم (ہم لائے یا لائی گئی ہونگی۔

مشق

۱- یہ ٹوپی شاید احمد کے لیئے لائی گئی ہوگی۔
۲- وہ میرے آنے تک یہاں بٹھائے گئے ہوں گے۔
۳- تو کل یہ رقعہ دیکر بھجوایا گیا ہوگا۔
۴- تم کسی شریر آدمی کی طرف سے سمجھائے گئے ہوگے۔
۵- میں محکمہ کی طرف سے یہاں لایا گیا ہوں گا۔
۶- یہ کڑوی دوا ہم غفلت میں پلوائے گئے ہونگے۔

لغات:- ٹوپی، کلاہ - شریر آدمی، مرد شریر - کڑوی دوا، داروی تلخ

پندرہواں سبق

۱- ماضی تمنائی یا شرطی معروف

گردان

۱- آمدے (کیا اچھا ہوتا کہ وہ آتا یا آتی)۔
۲- آمدندے (کیا اچھا ہوتا کہ وہ آتے یا آتیں)۔
۳- آمدمے (کیا اچھا ہوتا کہ میں آتا یا میں آتی)۔

مثالیں

	اردو	فارسی
۱	اگر احمد محنت کرتا تو وہ پاس ہو جاتا۔	اگر احمد محنت کردے کامیاب شدے۔
۲	اگر وہ گرمیوں میں کشمیر آتے صحت مند ہو جاتے۔	اگر ایشان در گرما بکشمیر آمدندے صحت مند شدندے۔
۳	اگر میں تمہارے پاس ہوتا تو تمہاری مدد کو پہنچتا۔	اگر من نزد شما بودمے بمدد شما رسیدمے۔
۴	کیا اچھا ہوتا کہ وہ امتحان میں پاس ہو جاتی۔	کاش کہ او در امتحان کامیاب شدے۔
۵	کاش کہ میں انہیں جانتا۔	کاش کہ من ایشان را دانستمے۔

مشق

۱۔ کاش کہ وہ میری فریاد سنتا۔

۲۔ اگر وہ بلاتے تو میں آتا۔

۳۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ فقیر کو ایک پیسہ دیتا۔

۴۔ اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ہم ضرور یہ کشتی دیکھتے۔

۵۔ اگر تمہیں عقل ہوتی تو تم یہ کام ہرگز نہ کرتے۔

۶۔ کاش کہ میں تمہاری جگہ ہوتا۔

لغات: پیسہ = فلس۔ اگر تمہیں عقل ہوتی، اگر شمارا عقل بودے

تمہاری جگہ ہونا بجائے شما بودمے۔

۲- ماضی تمنائی یا شرطی مجہول

گردان

۱- آوردہ شدے (کاش کہ وہ یہاں لایا جاتا یا لائی جاتی)
۲- آوردہ شدندے (کاش کہ وہ یہاں لائے جاتے یا لائی جاتیں)
۳- آوردہ شدمے (کاشکہ میں یہاں لایا جاتا یا لائی جاتی)

مشق

۱- کاش سالک کو بھی ایک جام پلایا جاتا۔
۲- کاش کہ وہ پرہیز کرائے جاتے۔
۳- اگر میری عزت کرائی جاتی تو میں ضرور تمہاری سی کہتا۔
۴- کاش کہ بھوکے کو روٹی کھلائی جاتی۔
۵- اگر ہمارا مال نہ لوٹا جاتا تو ہم بھی آج امیر ہوتے۔
۶- اگر میری بات مانی تو وہ پٹوائے نہ جاتے۔

لغات:- بھوکا، گرسنہ۔ امیر، توانگر۔ پٹوائے نہ جاتے، زدوکوب کردہ نشدے

سولھواں سبق

۱- فعل مضارع معروف

گردان

۱۔ آیَد (وہ آتا ہے یا آئیگا یا وہ آتی ہے یا آئیگی)
۲۔ آیَند (وہ آتے ہیں یا آئیں گے یا وہ آتی ہیں یا آئیں گی)
۳۔ آئی (تو آتا ہے یا آئیگا یا تو آتی ہے یا آئیگی)
۴۔ آئید (تم آتے ہو یا آؤگے یا تم آتی ہو یا آؤگی)
۵۔ آیَم (میں آتا ہوں یا آؤں گا یا میں آتی ہوں یا آؤں گی)
۶۔ آئیم (ہم آتے ہیں یا آئیں گے یا ہم آتی ہیں یا آئیں گی)

مشق

۱۔ دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں۔
۲۔ دشمن کیا کرے گا جب دوست مہربان ہو۔
۳۔ افسوس کہ ہنرمند مرجائیں اور بے ہنر ان کی جگہ لے لیں۔
۴۔ جب تیرا دل خدا کے ساتھ ہے تو خلوت نشین ہے۔
۵۔ تم میرے ساتھ کیوں جھگڑا رکھتے ہو۔
۶۔ میں خود کو خود ہی جانتا ہوں۔
۷۔ ہم سچ بولیں گے خواہ سر بھی چلا جائے۔

لغات:۔ دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں، دیوار ہم گوش دارد۔ مرجائیں، بمیرند
جھگڑا، نزاعہ

۲- فعل مضارع مجہول

۱- آوردہ شود (وہ لایا جاتا ہے یا لایا جائیگا یا وہ لائی جاتی ہے یا لائی جائیگی)-

۲- آوردہ شوند (وہ لائے جاتے ہیں یا لائے جائیں گے یا وہ لائی جاتی ہیں یا لائی جائینگی)

۳- آوردہ شوی (تو لایا جاتا ہے یا لایا جائیگا۔ یا تو لائی جاتی ہے یا لائی جائیگی)-

۴- آوردہ شوید (تم لائے جاتے ہو یا لائے جاؤ گے یا تم لائی جاتی ہو یا لائی جاؤ گی)-

۵- آوردہ شوم (میں لایا جاتا ہوں یا لایا جاؤں گا یا میں لائی جاتی ہوں)-

۶- آوردہ شویم (ہم لائے جاتے ہیں یا لائے جائیں گے یا ہم لائی جاتی ہیں یا لائی جائیں گی)-

مشق

۱- اگر وہ بلایا جائے تو تم کیا کہو گے-

۲- یہ آدمی غور سے دیکھے جائیں-

۳- اگر تجھسے اصل واقعہ پوچھا جائے تو صاف صاف کہنا-

۴- تم صرف ایک شرط پر بخشے جاؤ گے۔

۵- اگر میں اچھی طرح سمجھایا جاؤں تو شاید وضاحت کرسکوں۔

۶- ہم مدرسہ میں تھوڑا تھوڑا سبق دئے جاتے ہیں۔

۷- بچہ کو اسلئے پیٹا جاتا ہے کہ وہ نیک بنے۔

۸- کریم اور رسول بازار میں آوارہ گردی کرتے دیکھے جاتے ہیں۔

لغات :۔ غور سے، بغور۔ تھوڑا تھوڑا، اندک اندک۔

ستّرھواں سبق

۱- فعل حال معروف

گردان

۱- می آید (وہ آتا ہے یا وہ آتی ہے)۔

۲- می آیند (وہ آتے ہیں یا وہ آتی ہیں)۔

۳- می آئی (تو آتا ہے یا تو آتی ہے)۔

۴- می آیید (تم آتے ہو یا تم آتی ہو)۔

۵- می آیم (میں آتا ہوں یا میں آتی ہوں)۔

۶- می آییم (ہم آتے ہیں یا ہم آتی ہیں)

مشق

۱- اختر ہر سال گرمیوں میں کشمیر آتا ہے۔

۲۔ احمد اور محمود روزانہ سیر کو جاتے ہیں۔
۳۔ فارسی کی کونسی کتاب سب سے زیادہ پسند کرتا ہے۔
۴۔ تم صبح کتنے بجے کھانا کھاتے ہو۔
۵۔ من اس کتاب کے روزانہ چار صفحے لکھتا ہوں۔
۶۔ ہم رات دن میں پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں۔

لغات :۔ کشمیر۔ بکشمیر۔ کتنے بجے، بکدام وقت۔ پانچ وقت، پنج وقت

۲۔ فعل حال مجہول

۱۔ آوردہ مے شود (وہ لایا جاتا ہے یا وہ لائی جاتی ہے)۔
۲۔ آوردہ می شوند (وہ لائے جاتے ہیں یا وہ لائی جاتی ہیں)
۳۔ آوردہ می شوی (تو لایا جاتا ہے یا لایا جاتی ہے)۔
۴۔ آوردہ می شوید (تم لائے جاتے ہو یا تم لائی جاتی ہو)۔
۵۔ آوردہ می شوم (میں لایا جاتا ہوں یا لائی جاتی ہوں)۔
۶۔ آوردہ می شویم (ہم لائے جاتے ہیں یا ہم لائی جاتی ہیں)۔

مشق

۱۔ اسلم بازار میں گھومتا ہوا دیکھا جاتا ہے۔
۲۔ مزدور کام میں مصروف رکھے جاتے ہیں۔
۳۔ تجھے دو وقت روٹی دی جاتی ہے۔

۴۔ تم اچھے کام پر انعام دئیے جاتے ہو۔
۵۔ میں ذرا ذرا سی بات پر قسمیں کھلایا جاتا ہوں۔
۶۔ ہم مدرسہ سے بلا قصور باہر نکلوائے جاتے ہیں۔

لغات: گھومتا ہوا، گرداں۔ مصروف، مشغول۔ بلا قصور، بے جرم۔

اٹھارہواں سبق

۱۔ فعل مستقبل مجہول

۱۔ آمرزیدہ خواہد شد (وہ بخشا یا بخشی جائیگی)۔
۲۔ آمرزیدہ خواہند شد (وہ بخشے یا بخشی جائینگی)۔
۳۔ آمرزیدہ خواہی شد (تو بخشا یا بخشی جائیگی)۔
۴۔ آمرزیدہ خواہید شد (تم بخشے یا بخشی جاؤگی)۔
۵۔ آمرزیدہ خواہم شد (میں بخشا یا بخشی جاؤں گی)۔
۶۔ آمرزیدہ خواہیم شد (ہم بخشے یا بخشی جائیں گی)۔

مشق

۱۔ زید سمجھا دیا جائیگا کہ سینما نہ جایا کرے۔
۲۔ وہ ضمانت پر رہا کرا دئیے جائیں گے۔
۳۔ تجھے ملازمت سے جلدی ہٹا دیا جائیگا۔
۴۔ تم یہ کتابیں کل ہی بھجوا دئیے جاؤگے۔

۵۔ میں ایک امتحان کے ذریعہ آزمایا جاؤں گا۔

۶۔ ہم مذہب کے نام پر لڑائے جائیں گے۔

لغات:۔ سینما، سینما۔ بھجوائے جاؤگے۔ فرستادہ خواہید شد۔ لڑائے جائیں گے، جنگیدہ خواہیم شد۔

۲۔ فعل مستقبل معروف

گردان

۱۔ خواہد گفت (وہ کہے گا یا کہے گی)۔

۲۔ خواہند گفت (وہ کہینگے یا کہیں گی)۔

۳۔ خواہی گفت (تو کہے یا کہے گی)۔

۴۔ خواہید گفت (تم کہو یا کہو گی)۔

۵۔ خواہم گفت (میں کہوں یا کہوں گی)۔

۶۔ خواہیم گفت (ہم کہیں یا کہیں گی)۔

مشق

۱۔ وہ کشمیر سے زعفران لائیگا۔

۲۔ وہ یہ مضمون اس کتاب میں لکھے گا۔

۳۔ میری بات نہ ماننے پر زیداور بکر پچھتائیں گے۔

۴۔ تو ایک نہ ایک دن ضرور میرے پاس آئیگا۔

۵- تم کمزور پر ظلم کر کے خدا کو کیا جواب دو گے۔

۶- میں ضرور بالضرور اس سال امتحان دوں گا۔

۷- ہم گرمیوں میں گلمرگ یا پہلگام جائیں گے۔

لغات: مضمون، مقالہ۔ پچھتائیں گے، پشیمان خواہند شد۔ امسال، امسال

انیسواں سبق

۱- فعل امر معروف

گردان

۱- بکن (کر تو اے مرد یا اے عورت)۔

۲- بکنید (کرو تم اے مرد و یا اے عورتو)۔

مشق

مدرسہ کو جا۔ اپنا سبق پڑھ۔ محنت کرو تاکہ امتحان میں پاس ہو جاؤ۔ استاد کا کہا مان۔ واعظ کی نصیحت دل و جان سے سن۔ ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی سے ملو۔

لغات:- پاس، کامیاب۔ استاد، معلم۔ نصیحت، پند۔

۲- فعل امر مجہول

گردان

۱- گرفته شو (تو پکڑا یا پکڑی جا) -
۲- گرفته شوید (تم پکڑے یا پکڑی جاؤ) -

مشق

۱- رات دن خدا کا نام جپتا جا -
۲- صحت ہے تو خوب عیش مناتا جا -
۳- خود بھی پی اور دوسروں کو بھی پلاتا جا -
۴- لوگ کچھ ہی کہیں تم اپنا کام کرتے جاؤ -
۵- وہ فرماتا جاتا ہم لکھتے جاتے -
۶- نہیں کیا - تم لوگوں کو بہکاتے جاؤ -

لغات :- جپنا ، ورد کردن - اپنا کام کرنا ، کار خویش کردن - بہکانا ، ورغلانیدن

بیسواں سبق

۱- فعل نہی معروف

گردان

۱- مکن (مت کر اے مرد یا اے عورت) -
۲- مکنید (مت کرو تم اے مردو یا اے عورتو) -

مشق

۱- خدا کی یاد سے غافل مت ہو -
۲- آج کا کام کل پر مت چھوڑ -

۳۔ وہ کام مت کر جس سے شرمندگی اٹھانی پڑے۔
۴۔ کسی کو دہوکا مت دو۔
۵۔ اس کمرہ سے باہر مت جاؤ۔
۶۔ کسی کو گالی مت دے۔

لغات:۔ خدا کی یاد سے، از یادِ خدا۔ دہوکہ، فریب۔ گالی، دشنام۔

۲۔ فعل نہی مجہول

گردان

۱۔ گرفتہ مشو (پکڑا یا پکڑی مت جا)۔
۲۔ گرفتہ مشوید (پکڑے یا پکڑی مت جاؤ)۔

مشق

۱۔ کسی کی نظر سے دیکھا مت جا۔
۲۔ خدا کے حضور میں متکبرانہ مت جا۔
۳۔ کسی سے دبایا مت جا ورنہ ذلیل ہوگا۔
۴۔ لوگوں کی نظروں میں حقیر مت سمجھے جاؤ۔
۵۔ اچھے لوگوں سے بچتے مت جاؤ۔
۶۔ بار بار وعدے مت توڑتے جاؤ۔

لغات:۔ متکبرانہ، مغرورانہ۔ بچنا، پرہیز کردن۔ بار بار وعدہ توڑنا، بار بار وعدہ شکستن۔

اکیسواں سبق

فعلِ معطوف

مشق

۱- میرا بھائی چراغ بجھا کر سو گیا۔
۲- اسلم کھانا کھا کر مدرسہ چلا گیا ہے۔
۳- ہم سبق پڑھ کر سوئیں گے۔
۴- حامد اور محمود یہاں آ کر چلے گئے۔
۵- تم کھانا کھا کر سو۔
۶- تم وہاں جا کر کب واپس آؤ گے۔
۷- میں امیر اکدل جاتے ہی لوٹ آؤں گا۔

بائیسواں سبق

امرِ مُدامی

۱- بیمار کی خبر گیری کرتا رہ۔
۲- چھوٹوں سے پیار کرتے رہو۔
۳- اِسی طرح مسلسل پڑھتے رہو۔
۴- پڑھنے کے بعد کھیل کھیلا کرو۔
۵- بزرگوں کی نصیحت سُنتا رہ۔

۶۔ تو ہر وقت خدا کو یاد کرتا رہ۔

لغات:۔ بیمار، ناخوش۔ چھوٹے، خردان کھیل، بازی۔ رہ، رہان

تئیسواں سبق۔ افعال دعائیہ

۱ خدا کرے تیری عمر لمبی ہو ۷ تمہارے دوستونکا دل خوش ہو
۲ خدا تجھے روزی دے ۸ تمہارے دشمنونکا گھر تباہ ہو۔
۳ اس پر خدا کی رحمت ہو ۹ خدا انہیں نیکی دے۔
۴ خدا اُس کا دل خوش کرے ۱۰ زمانہ کی گردش سے تمہیں تکلیف نہ ہو
۵ اُس کا نصیبہ اُسکی مدد کرے ۱۱ خدا تمکو آرام دے۔
۶ اُسکی قسمت پلٹ جائے ۱۲ قسمت ہماری مدد کرے

لغات:۔ نصیبہ، طالع۔ قسمت، بخت۔

چوبیسواں سبق

فعل معاون

۱۔ آج رشید وقت پر مدرسہ نہیں پہنچ سکتا۔

۲۔ وہ میرے سامنے کبھی یہ بات نہیں کہہ سکتے۔

۳۔ تو کل جا سکتا ہے، لیکن آج نہیں۔

۴۔ تم یہاں ہر وقت آ سکتے ہو۔

۵- میں سب کچھ سکتا ہوں لیکن جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔

۶- ہم خدا کو ان نظروں سے نہیں دیکھ سکتے۔

لغات:- میرے سامنے، روبروئے من۔ جھوٹ، دروغ۔ نہیں دیکھ سکتے، نتوان دید۔

پچیسواں سبق

فعلِ تاکیدی

۱- دل کی بات کسی سے نہیں کہنی چاہئے۔

۲- بڑوں سے مذاق نہیں کرنا چاہئے۔

۳- چھٹی ملتے ہی سیدھا گھر آنا چاہئے۔

۴- تمہیں میری بات پر غور کرنا چاہئے۔

۵- اگر میں مسلمان ہوں تو مجھے یہ کام ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔

۶- ہمیں علم حاصل کرنا چاہئے۔

لغات:- دل کی بات، رازِ خود۔ مذاق، مزاح۔ چھٹی، نامہ۔

چھبیسواں سبق

مصدر خواستن (چاہنا) اور اس کے مشتقات کا استعمال

مشق

۱- سعید آپ سے ملنا چاہتا ہے۔

۲- میں اور مجید اس مدرسہ میں پڑھنا چاہتے ہیں۔

۳- کیا تو اُسے دیکھنا چاہتا ہے۔

۴- کیا تم اس دفتر میں نوکری کرنا چاہتے ہو۔

۵- میں آپ سے اس شعر کا مطلب سمجھنا چاہتا ہوں۔

۶- میں کشمیر اور اُسکی خوبصورتی پر ایک مضمون لکھنا چاہتا ہوں۔

لغات:- دفتر، دفتر۔ نوکری، ملازمت۔ خوبصورتی، زیبائی۔ مضمون، مقالہ

ستائیسواں سبق

کسی کام کے آغاز پر دلالت کرنے والے فعل یعنی گرفتن اور اُس کے مشتقات کا استعمال۔

مشق

۱- میں چھ ساون سے جمیلہ کو پڑھانے لگا۔

۲- سلام دفتر کی چپراسگی چھوڑنے لگا۔

۳- لڑکے اپنے کمروں میں جانے لگے۔

۴- پرندے ہوا میں اُڑنے لگے۔

۵- مؤذن اذان دینے لگا۔

۶- تم کل سے ڈیوٹی پر جانے لگے۔

لغات:- چپراسگی، دربانی۔ اذان، بانگ۔ ڈیوٹی، ملازمت۔

اٹھائیسواں سبق

افعال رخصتی یعنی گذاشتن اور اسکے مشتقات کا استعمال

مثال

اجازت دو کہ میں جاؤں (بگذارید کہ بروم)۔

مشق

۱- مجھے آج چھت پر سونے دو۔
۲- حمید نے مجھے یہ نقشہ نہ دیکھنے دیا۔
۳- گھوڑے کو پانی پی لینے دو۔
۴- مجھے یہ تصویر دیکھنے دو۔
۵- اگر مجھے رو لینے دیتے تو میری طبیعت ہلکی ہو جاتی۔
۶- ہمیں یہ پیغام پہنچا لینے دو پھر بات کرینگے۔
۷- مجھے اللہ کے بندے بات کر لینے دو پھر کہنا۔

لغات:۔ تصویر، رسم۔ ہلکی، خفیف۔ اللہ کے بندے، بندۂ خدا۔

انتیسواں سبق

ایسے فقرات جن سے معلوم ہو کہ کوئی کام عنقریب وقوع میں آنے والا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں "قریب ست" یا "نزدیک ست" کا استعمال

مثال

صدیق آنا چاہتا ہے (قریب ست کہ صدیق بیاید)۔

مشق

۱- وہ مجھے انعام دیا چاہتا ہے۔
۲- خدا جانے اُس وقت کیا ہوا چاہتا تھا۔
۳- ابھی بارش ہوا چاہتی تھی۔
۴- ہم یہ مفید کتاب خریدا ہی چاہتے ہیں۔
۵- وہ چند دنوں تک یہاں آیا ہی چاہتے ہیں۔
۶- میں اپنے دوست سے بہت جلد ملا چاہتا ہوں۔

لغات :- بارش ، باران - چند دنوں تک ، تا چند روز - دوست ، رفیق -

تیسواں سبق

"چندانکہ" (جتنا یا جتنی کہ) کا استعمال

۱- مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی -
۲- جسقدر سمجھایا اثر نہ ہوا۔
۳- علم کو جتنا خرچ کروگے اتنا ہی بڑھیگا۔
۴- جتنی محنت کروگے اتنی ہی مزدوری پاؤگے۔
۵- پہاڑ پر جتنا اوپر چڑھوگے اتنی ہی ٹھنڈک پاؤگے۔
۶- جتنا گڑ ڈالوگے اتنا ہی میٹھا ہوگا۔

لغات :- ٹھنڈک ، سردی - گڑ ، قند - میٹھا ، شیریں -

اکتیسواں سبق

"ہمینکہ" (جونہی کہ) کا استعمال

مثالیں

	اردو	فارسی
۱	بلی کے آتے ہی چوہے بھاگ گئے	ہمینکہ گربہ آمد موشان گریختند۔ یا آمدن گربہ ہمان بود و گریختن موشان ہمان۔ یا بمجرد آمدن گربہ ہمہ موشان گریختند۔
۲۔	جونہی کہ میں گھر سے نکلا خالد بھی آموجود ہوا	ہمیں کہ از خانہ برآمدم خالد ہم آمد یا از خانہ برآمدن من ہمان بود و آمدن خالد ہمان یا بمجرد برآمدن من از خانہ خالد ہم آمد۔

مشق

۱۔ اُستاد کے آتے ہی لڑکے چپ ہو گئے۔

۲۔ کتاب کے دیکھتے ہی میں نے اُسکی ایک جلد خرید لی۔

۳۔ جونہی کہ ماں نے اپنے گم شدہ بچے کو دیکھا چیخ مار کر بیہوش ہوگئی

۴۔ شام ہونے ہی پرندے اپنے گھونسلوں میں چلے گئے۔

۵- صبح ہوتے ہی چڑیاں گانے لگیں۔

۶- سیٹی کے بجتے ہی ریل گاڑی چل دی۔

لغات:- گم شدہ بچہ، طفل گم شدہ۔ گھونسلے، آشیانہا۔ چڑیاں، گنجشک۔ سیٹی، شپیل۔ ریل گاڑی، کالسکہ۔

بتیسواں سبق

اسم موصول

۱-	جو آدمی آیا اُسنے نئی عمارت بنائی	ہر کہ آمد عمارت نو ساخت۔
۲-	جو کچھ تو اپنے لئے پسند نہ کرے وہ دوسروں کے لئے پسند نہ کر	آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران میسند۔
۳-	جو لوگ کہ نیک ہیں وہ بزرگوں کی نصیحتیں غور سے سنتے ہیں	آنانکہ نیک اند نصیحت بزرگان بغور مے شنوند۔
۴	جس نے بدی کی نیکی نہ پائی	ہر آنکہ بدی کرد نیکی نیافت

مشق

۱- جو کچھ کہ دیگ میں ہوتا ہے وہی نکلتا ہے۔

۲- جو شخص کہ نمک کی کان میں گیا نمک ہو گیا۔

۳- جو سبق کہ کل اُستاد سے لیا وہ آج بھول گیا۔

۴- جو لوگ کہ نظر ہی سے کیمیا کر دیتے ہیں وہ ہماری طرف بھی نظر ڈالیں گے۔

۵- جس نے محنت کی پاس ہوا۔

۶- جس نے خود کو دیکھا محروم ہو گیا۔

لغات :- بھول گیا، فراموش شد۔ نظر سے، بنظر۔ جس نے خود کو دیکھا ہر کہ خود را دید۔

تینتیسواں سبق

کلماتِ استفہام کا استعمال

	اردو	فارسی
۱	تو نے یہ گھوڑا کس سے خریدا	تو از کہ این اسپ خریدی۔
۲	تم کیوں آج میرے گھر نہیں آئے	شما چرا بخانۂ من نیامدید۔
۳	تیرا باپ کس سے بہتر ہے	پدرت از کہ بہتر است
۴	وہ ہم سے کیا چاہتے ہیں	ایشان از ما چہ مے خواہند۔
۵	کس کو میرے گھر میں لاتے ہو	کرا بخانۂ من آرید۔
۶	فرنگیوں کے شہروں میں سے کونسا سب سے بڑا ہے۔	از شہر ہائے فرنگ کدام بزرگ تر است۔

مشق

۱- اُس نے تیرے بھائیوں میں سے کس کو پیٹا۔

۲- تو اُس کے بھائی سے کیا پوچھتا ہے۔

۳- اِن میں سے کونسا ایک بہتر ہے

۴- اس پھول کو فارسی زبان میں کیا کہتے ہیں۔

۵- ان میں سے کونسی ایک تیری کتاب ہے۔

۶- جس آدمی نے تمہیں دیکھا کون تھا۔

۷- وہ مردوا کون ہے۔

۸- ہمارے گھوڑوں کو کون باہر لے گیا۔

لغات :- کس کو، کدم را- پھول، گل - کونسی، کدام یک- مردوا، مردکہ

چوبیسواں سبق

صفات مقابلہ

۱	احمد اچھا آدمی ہے	احمد مرد خوب است
۲	احمد محمود سے زیادہ سمجھدار ہے	احمد دانا تر از محمود است
۳	خدا بہترین مددگار ہے	خدا بہترین یاوران است
۴	وہ آدمی اچھا ہے۔	آن مرد بغایت نیکو است
۵	میں اُسے بہت پسند کرتا ہوں	من اورا بسیار پسند مے کنم
۶	میں اُسے اچھی طرح جانتا ہوں	من اورا خیلے خوب می دانم

مشق

۱- شیر بہادر جانور ہے۔

۲- کتاب کھیل سے بہتر ہے۔

۳۔ عورتیں مردوں سے زیادہ نازک ہیں۔

۴۔ وفا بہترین صفت ہے۔

۵۔ انگور میوؤں میں سب سے میٹھا ہے۔

۶۔ جھوٹ بدترین گناہ ہے۔

۷۔ وہ لڑکا نہایت ہی اچھا ہے۔

۸۔ بہت اچھا تم وقت پر پہنچے۔

۹۔ میں اس کتاب کو بہت پسند رکھتا ہوں۔

لغات:۔ کھیل سے، از بازی ۔ بہت اچھا، بسیار خوب ۔ پسند رکھتا ہوں مرغوب میدارم۔

پینتیسواں سبق

اسم فاعل

۱۔	خدا تمام چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہے	خدا آفرینندۂ ہمہ چیزہا ست
۲۔	جھوٹے کو حافظہ نہیں ہوتا	دروغگو را حافظہ نباشد۔
۳۔	آج میں نے ایک دردناک واقعہ سُنا۔	امروز یک واقعہ دردناک شنیدیم۔
۴۔	اے بلندی والے پستی پیدا کرنے والے۔	اے خالق ہر بلندی و پستی۔

مشق

۱- خدا سب کا روزی دینے والا ہے۔

۲- اِس خط کا لکھنے والا کون ہے۔

۳- دانا دشمن نادان دوست سے اچھا ہوتا ہے۔

۴- چرواہا بکریوں کے ساتھ ہے۔

۵- یہاں ہر وقت آنے جانے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

۶- چغلخور ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔

لغات :- روزی دینے والا، رازق۔ چرواہا، گلہ بان۔ تانتا، ہجوم۔ چغل خور، سخن چین۔

چھبیسواں سبق

اسم مفعول

	اردو	فارسی
۱	رکھی ہوئی چیز کام دیجاتی ہے	داشتہ آید بکار
۲	اپنے کئے ہوئے کا کیا علاج ہے	خود کردہ را علاج چیست
۳	سوئے ہوئے کو سویا ہوا کب بیدار کرتا ہے۔	خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔
۴	سانپ کا کاٹا ہوا رسی سے ڈرتا ہے۔	مار گزیدہ از ریسمان مے ترسد۔

مشق

۱- سُنی ہوئی بات دیکھی ہوئی کی طرح نہیں ہوتی۔

۲- احمد چوری کے الزام میں گرفتار ہے۔

۳- جب وہ میرے پاس آیا تو اُس کے کپڑے خون سے بھرے ہوئے تھے۔

۴- کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آتا۔

۵- گیا ہوا پانی نہر میں آ گیا۔

۶- میں اُسے شرمندہ نہیں دیکھنا چاہتا۔

۷- آزمائے ہوئے کو آزمانا بیکار ہے۔

۸- میرے لئے بھنا ہوا گوشت بازار سے لا۔

لغات:- سُنی ہوئی بات = شنیدہ۔ چوری = دزدی۔ خون سے بھرے ہوئے = خون آلودہ۔ آزمائے ہوئے کو = آزمودہ را۔ بھنا ہوا = بریان

ستائیسواں سبق

اسمِ حالیہ

۱- کریم میرے پاس دوڑتا ہوا آیا۔

۲- جب تو پیدا ہوا تو سب ہنستے تھے اور تو روتا تھا۔

۳- ننھا بچہ روتے روتے سو گیا۔

۴- وہ ٹہلتے ٹہلتے چلے آ رہے ہیں۔

۵- میں نے شیر کو دھاڑتے ہوئے دیکھا۔

۶- میں نے ایک لومڑی کو دیکھا کہ وہ گرتی پڑتی جا رہی ہے۔
لغات:- شیر کا دھاڑنا، غریدن۔ لومڑی، روباہ۔ گرتی پڑتی، فتان وخیزاں

اڑتیسواں سبق

مختلف حروف جار کا استعمال

۱- وہ اور اُس کا بھائی لندن میں ہوتے ہیں۔
۲- میں جاؤں گا اگر وہ مجھے اجازت دے۔
۳- میں نہیں گیا کیونکہ میں ڈرتا تھا۔
۴- بے دودھ والی چائے کی ایک پیالی مجھے دے۔
۵- میرے سوا سب سے پوچھا۔
۶- جنگل میں سبزہ نہیں پایا جاتا اسلئے کہ وہاں بارش نہیں ہوتی
۷- میرا باپ گھر سے بازار گیا۔
۸- میں نے یہ کتاب اُسے دی۔
۹- کل انشاء اللہ میں تمہارے دیکھنے کے لئے آؤں گا۔
۱۰- ماشاء اللہ تمہارا گھوڑا کل کیسا خوب دوڑا۔
۱۱- شاباش اس صفحہ کو تونے بہت خوب لکھا ہے۔
۱۲- افسوس کہ اس شہر کے آدمی بھوک سے مر گئے۔
۱۳- وہ گھوڑا نہیں بلکہ گدھا ہے۔

لغات:- اجازت، اجازہ۔ ڈرتا تھا، خوف مے کردم۔ بے دودھ والی

بے شبہ۔ کیسا خوب، چہ خوب۔

حل شدہ مشق (۱)

	اردو	فارسی
۱۔	زید اپنے پیارے دوستوں کے ساتھ باہر گیا۔	زید با یاران عزیز خود بیرون رفت۔
۲۔	میں ہمیشہ گرمیوں میں کشمیر جایا کرتا ہوں۔	من ہمیشہ در گرما بہ کشمیر می روم
۳۔	باپ اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتا	پدر بفرزندان خود نصیحت میکرد
۴۔	آج سے دس دن کے بعد عید ہوگی۔	دہ روز بعد ازین عید خواہد شد۔
۵	انشاء اللہ میں آپ کی خدمت میں پہنچوں گا۔	انشاء اللہ بخدمت شما خواہم رسید۔
۶	اب مجھے یاد آیا کہ میں نے کہیں وعدہ کیا ہے۔	حالا بخاطرم مے آید کہ من جائے وعدہ دارم۔
۷	کاش کہ واقعہ یونہی ہوتا	کاشکہ حقیقت چنین بودے
۸	مذاق ایک طرف رکھکر بتاؤ	مزاح برکنار۔ بیا و اگر مے توانی
	کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے	بگو تعبیر این خواب چہ چیز ست
۹	ہم کل رات قریبًا چار بجے	ما دیروز قریب چہار ساعت

۱۰	کل رات میں ایک عجیب خواب دیکھتا تھا۔ گھوڑے پر باہم سوار تھے	دی شب غریب خوابے مے دیدم۔ باہم سوار اسپ بودیم

حل شدہ مشق (۲)

	اردو	فارسی
۱	آپ کی تمام باتیں سچ ہیں مگر اس سلسلہ میں اور باتیں بھی کہی جا سکتی ہیں۔	تقریرات شما حق اند۔ امّا حقائق دیگر نیز درین باب مے توان گفت۔
۲	باورچی سے کہو کہ وہ پکانے میں بہت توجہ کرے اور اچھی غذائیں تیار کرے۔	بہ آشپز بگو کہ در پختنی خیلے دقت بکند و خورش ہائے خوب بسازد۔
۳	یہاں درزی ہے کہتا ہے کہ آپنے فرمایا تھا کہ آؤ۔	خیاط اینجا ہست میگوید کہ شما فرمودہ بودید کہ بیاید۔
۴	مؤرخ حسن ۱۲۴۸ھ میں گامرو علاقہ کھوہیامہ کشمیر میں پیدا ہوا	مؤرخ حسن در ۱۲۴۸ھ بہ گامرو علاقہ کھوہیامہ کشمیر متولد گردید
۵	غنی کشمیری فارسی کے بہترین شاعروں میں سے ہے	غنی کشمیری از بہترین شعرائے فارسی کشمیر ہست۔
۶	ایران کا ملک الشعراء بہار	ملک الشعراء ایران بہار

	پچھلے سال انتقال کر گیا	در سال گذشته پدرود زندگانی خود گفت۔
۷	میرے بھائی میں تجھے کبھی نہیں بھولوں گا۔	برادر من! من ترا ہرگز فراموش نخواہم کرد۔
۸	جو کچھ رکھتے ہو جلدی لاؤ کیونکہ میں بہت بھوکا ہوں۔	ہر چہ داری بزودی بیار زیرا کہ من بسیار گرسنہ ہستم
۹	کوئی طالبعلم اتنا کند ذہن نہیں جتنا کہ حامد ہے۔	ہیچ طالبعلم چنان غبی نیست کہ حامد ہست۔
۱۰	میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے۔	من از و پرسیدم کہ نام شما چیست۔

حل شدہ مشق (۳)

۱	سرینگر دریائے جہلم کے کنارے جو پنجاب کے پانچ دریاؤں میں سے ایک دریا ہے واقع ہے۔	سرینگر برلب رودخانہ جہلم کہ یکے از پنج دریائے پنجاب است واقع ہست
۲	یہ ایسا خوشنما اور صحت افزا شہر ہے کہ ہر سال بہت سے آدمی وہاں تفریح کے لئے جاتے ہیں	شہری ہست چنان خوشنما وصحت افزا کہ بسیار مردمان ہر سال در انجا برائے تفریح میروند
۳	بہار بہترین موسم ہے۔ اس	بہار بہترین موسمی ہست

	موسم میں سبزہ اُگتا ہے	درین موسم سبزہ مے روید
۴	سلطان زین العابدین نے کشمیریوں کے رفاہ عام کے بہت سے کام سر انجام دئے۔	سلطان زین العابدین برائے رفاہ عام کشمیریان بسیار امور سر انجام داد۔
۵	شک نہیں ہے کہ آپ کو ٹھنڈ لگ گئی ہے۔ میوہ سے مطلقاً پرہیز کرنا چاہئیے۔	شک نیست کہ چاہیدہ اید از میوہ مطلقاً باید پرہیز کنید
۶	اس موسم میں بخار اور لرزہ کشمیر میں عام ہوتا ہے	درین موسم تب و لرزہ در کشمیر عمومی باشد۔
۷	اگر مجھسے پوچھتے ہو تو میں فوراً کہتا ہوں کہ دونوں گھوڑوں کی قیمت چارسو روپے اچھی قیمت ہے	اگر از من مے پرسید من یکدفعہ میگویم کہ چہار صد روپیہ قیمت خوب قیمت ست۔
۸	یہ بد ذات نوجوان دیوانہ نظر آتا ہے جو لڑکوں سے ایسا سلوک کرتا ہے۔	این جوانک باید دیوانہ باشد کہ با اطفال ہمچو رفتار مے کند۔
۹	بڑی خوشی سے مگر اس وقت فرصت نہیں ہے۔	بچشم، اما حالا فرصت ندارم۔
۱۰	اگر مہربانی فرمائیں تو فارسی میں کہیں اچھی طرح سمجھ سکوں	اگر لطف فرمائید در فارسی بیان کنید کہ بہتر توانم فہمید۔

حل شدہ مشق نمبر (۷)

اردو

ایک دفعہ ایک شخص کے پیٹ میں
درد اٹھا۔ حکیم کے پاس گیا۔
اور اپنی تکلیف بیان کی۔ حکیم نے
سبب پوچھا۔ اُس نے کہا جلی
ہوئی روٹی کھائی تھی۔ حکیم نے
نوکر کو حکم دیا کہ اس شخص کی
آنکھوں میں سرمہ لگا دے۔ بیمار
یہ سُن کر بہت جھلایا۔ بولا حکیم
صاحب، میں تو پیٹ کے درد
سے مرا جاتا ہوں اور آپ آنکھ
کا علاج تجویز کرتے ہیں۔ حکیم
نے کہا تمہاری آنکھوں ہی کا
علاج کرنا چاہیئے تاکہ جلی ہوئی
روٹی کو دیکھ سکو اور آئندہ
اس سے پرہیز کرتے رہو

فارسی

وقتے شخصے را درد شکم برخاست
نزد طبیب رفت و کیفیت درد
خود بیان کرد۔ طبیب سبب پرسید
جواب داد کہ نان سوختہ خوردہ
بودم۔ طبیب بخادم فرمود کہ
کحل در چشمش کند۔ بیمار ازین
سخن بسیار برآشفت و گفت
کہ حکیم باشی، من از درد شکم
مے میرم و تو علاج چشم تجویز
می کنی۔ طبیب گفت اعلاج
چشمان تو باید کرد تا نان سوختہ
را توانی دید و آئندہ از
خوردنش محترز باشی۔

حل شدہ مشق نمبر (۵۱)

مکالمہ (۱)

ماخوذ

	اردو	فارسی
الف	السّلام علیکم	السّلام علیکم
ب	وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ	وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الف	کل رات میں ایک عجیب خواب دیکھ رہا تھا۔	دی شب غریب خوابے می دیدم۔
ب	خیریت ہو۔ کس بات کے متعلق خواب دیکھ رہے تھے	خیر باشد۔ از چہ خواب مے دیدید؟
الف	میں خواب دیکھ رہا تھا کہ میں ایک بہت بڑے وسیع میدان میں جو گھوڑوں سے بھرا ہوا ہے کھڑا ہوں اور چند پیادہ آدمی اپنی اپنی باری پر اس بڑے گلہ میں سے ایک گھوڑا جدا کرکے پہلے ایک	خواب دیدم کہ در میدانے بسیار وسیع پُر از اسپ ایستادہ بودم و چند نفر پیادہ ہر یک بنوبت اسپے ازاں رمۂ بزرگ جدا کردہ اوّلا بہ شخصے ظاہر بکیش نشان کہ دراں نزدیکی ایستادہ

	آدمی کو جو ظاہراً ان کا سردار تھا اور ان ہی کے پاس کھڑا تھا دکھا رہے تھے اور بعد میں اُس کے اشارہ سے اُسی گھوڑے کو میرے سامنے لا کر پھر گلہ میں چھوڑ دیتے کہ انہی میں سے ایک شریر گھوڑے نے چالاکی کر کے مجھے ایک ایسی لات ماری کہ میں نیند سے جاگ پڑا	بود می‌نمودند و بعد بہ اشارت او ہمان اسپ را بنظر من گذرانیدہ باز برمہ سرمے دادند تا آنکہ از آن میانہ اسپے شریر چالاکی کردہ چنان لگدے بر من زد کہ از خواب برجستم۔
ب	کیا تو نے دیکھا کہ پیٹھ کے بل گرا تھا۔	دیدی کہ بر پشت افتادہ بودی؟
الف	دوست میں کہتا ہوں کہ میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اسلئے میں پیٹھ کے بل کیونکر گر سکتا ہونگا۔	رفیق برجستم مے گویم۔ بر پشت چگونہ افتادہ می باشم
ب	تو پھر خطرہ تھا کہ تو منہ کے بل گرتا	پس ہم این بود کہ بر رو بیفتی
الف	مذاق چھوڑ کے۔ اگر تو بتا سکتا ہے تو بتا کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟	مزاح برکنار۔ بیا و اگر میتوانی بگو تعبیر این خواب چہ چیز است۔
ب	تم جانتے ہو کہ میں پیغمبر یوسف	شما مے دانید کہ بندہ یوسف

نہیں ہوں۔	پیغمبر نیستم۔

حل شدہ مشق نمبر (۶)

مکالمہ (۲)

ماخوذ

	اردو	فارسی
الف	آج ہوا بہت گرم ہے۔	امروز ہوا بسیار گرم است
ب	میں تعجب کرتا ہوں کہ تم گرمی کی شکایت کرتے ہو۔	من تعجب میکنم که شما از گرما شکایت کنید۔
الف	کیوں؟ تم شاید سمجھتے ہو کہ میں بدنی احساس نہیں رکھتا	چرا۔ مگر شما ہیچو می دانستید که بنده حسِّ بدنی نداشتم
ب	نہیں ایسا نہیں۔ لیکن چونکہ آپنے فرمایا تھا کہ آپ دس سال تک ہندوستان میں تشریف رکھ چکے ہیں اور زیادہ تر بنگال میں توقف تھا اور ہندوستان بالخصوص بنگال کی آب و ہوا کشمیر سے بہت گرم ہے۔ اور خاص کر آج گرمی بھی نہ تھی	نه ہیچنیں۔ لیکن چون شما فرموده بودید که ده سال در ہندوستان تشریف می داشتید و اغلب در بنگاله متوقف می بودید و ہوائے ہندوستان خصوصاً بنگاله از ایران بسیار گرم تر است و امروز ہم بخصوصه روز گرمی نبود من متحیر

الف	میں حیران ہوا کہ آپ گرمی کی شکایت کرتے ہیں۔	شدم کہ شما از گرما شکایت کردید۔
	اِن معقول وجہوں کے باوجود جبکہ حالت ایسی نہیں ہونی چاہئیے میں بدن میں ایک عجیب حرارت کا احساس کرتا ہوں اور اسکے علاوہ پیاس بھی رکھتا ہوں اور سر بھی درد کرتا ہے۔	باوجود این وجوہ معقولہ کہ حال چنین نباشد بندہ حرارت غریبی در بدن احساس میکنم و لعلاوہ عطش ہم بسیار دارم و سرم ہم درد میکند۔
ب	خدا کرے کہ تجھے بخار نہ ہو۔ تیری نبض میں دیکھتا ہوں گھبرانے کی بات نہیں ہلکاسا بخار ہے۔ احتیاط کرو۔ انشاءاللہ جلدی دور ہو جائیگا۔	خدا کند کہ تب نداشتہ باشی نبض ترا ہ بینم۔ تشویش مکن تبکِ خفیف داری۔ احتیاط بکن انشاءاللہ زود لرفع مے شود۔

حل شدہ مشق نمبر ۷۶

مکالمہ (۳۳)

ماخوذ
اسمائے تصغیر کا استعمال

الف	وہ مردوا کون ہے؟	آن مردکہ کیست؟

کراگوئی	کس کے متعلق کہتے ہو۔	
آنکہ صندوقچہ نیز بغل اینجا ایستادہ است۔	وہ جو یہاں صندوق بغل میں بائے کھڑا ہے۔	الف
حسن بزبازانی شناسی او درین شہر شہرتے دارد۔	بکرا نچانے والے حسن کو نہیں جانتے وہ شہر میں کسقدر شہرت رکھتا ہے۔	ب
میمون باز مکرر شنیدہ بودم اما بزباز باید کہ چیزے تازہ باشد۔	بندر نچانے والے کا نام تو اکثر سنا تھا۔ لیکن بکرا نچانے والا شاید کوئی نئی چیز ہوگی۔	الف
اسم میمون مبر کہ جانورک منغصی است۔	بندر کا نام نہ لو۔ کیونکہ متنفر کرنے والا جانور ہے۔	ب
مگو کہ مقلدک غریبی است۔	ایسا مت کہو بلکہ یہ ایک عجیب قسم کا نقال ہے۔	الف
فہماش این است کہ نیشک وا می کند یا چشمک می زند یا پشتک بر می دارد۔	اس کا کام یہ ہے کہ اپنے چھوٹے چھوٹے دانت دکھاتا ہے۔ یا چھوٹی چھوٹی آنکھیں مارتا ہے یا ہلکی قلابازیاں لگاتا ہے۔	ب
مگر این بزک شما سحر می کند۔	مگر یہ تمہاری چھوٹی سی بکری جادو کرتی ہے	الف
سحر در کار نیست اما این	اس میں جادو نہیں ہے۔ البتہ	ب

فارسی	اردو
چنو انک بازیچہ چند می آرد که بسیار متعجبند۔	یہ چھوٹے سا جانور کچھ ایسی بازیاں کرتا ہے جو بڑی تعجب خیز ہیں۔

حل شدہ مشق نمبر (۸)

نامہ (۱)

فارسی	اردو
جناب عموی جان قبلہ	جناب چچا جان قبلہ
مرا دی روز از نامۂ شما معلوم شد کہ شما بوطن تشریف آوردہ اید۔ من شما را از یک مدت ندیدہ ام۔ در خردی اکثر بخدمت شما مے ماندم۔ حالا عمرم دوازدہ سال است شش سال است کہ از شما جدا شدہ ام۔ مرا بملاقات شما خیلے آرزو ہست معلوم نشد کہ شما تا کے مقیم مابید۔ اگر محبت نمودہ شما ازین مطلع فرمائید من برائے چند روز از والدِ بزرگوار رخصت حاصل کردہ	مجھے کل بھائی جان کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ وطن تشریف لائے ہیں۔ میں نے آپ کو ایک مدت سے نہیں دیکھا۔ بچپن میں زیادہ تر آپ کے پاس رہتا تھا۔ اب میری عمر بارہ سال کی ہے آپ سے جدا ہوئے چھ سال ہوتے ہیں۔ مجھے آپ سے ملنے کی بہت تمنا ہے۔ نہ معلوم آپ کب تک تشریف رکھیں گے۔ اگر آپ عنایت فرما کر اس سے مطلع فرمائیں تو میں چند روز کے لئے ابا جان سے

اردو	فارسی
اجازت لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہونگے۔	بخدمت شما حاضر شوم۔ امیدوارم کہ شما بخیر و عافیت باشید۔

حل شدہ مشق نمبر (۹)

نامہ (۲)

محترم آقائے مجید موقر، ایڈیٹر رسالہ "مہر" تہران، ایران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مؤدبانہ گذارش ہے کہ میری مدت سے خواہش تھی کہ آپ کے رسالہ کے لئے ایسے مضامین کا سلسلہ شروع کروں جن سے ہند اور ایران کے قدیمی تعلیمی تعلقات کا پتہ چل سکے۔ بحمد اللہ اس سلسلہ میں میں نے اپنا پہلا مضمون "فیضی" لکھ لیا ہے اور وہ آپ کے پاس بھیج رہا ہوں	محترم آقائے مجید موقر، مدیر مجلہ "مہر" تہران، ایران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مؤدبانہ التماس دارم کہ مرا از مدت دراز خواہش بود کہ برائے مجلہ شما آغاز سلسلۂ مقالاتے کنم کہ از وے روابط قدیمی فرہنگی ہند و ایران استدلال توان کرد۔ بحمد اللہ درین سلسلہ من مقالۂ اول خود "فیضی" را نوشتہ ام و نزد شما ارسال دارم امید ہست کہ شما ورا بعد از اصلاح بر جائے مناسب از مجلۂ خود طبع

امید ہے کہ آپ اصلاح فرما کر اپنے رسالہ کی کسی مناسب جگہ پر شائع فرمائیں گے ۔	خواہید کرد ۔
حل شدہ مشق نمبر (۱۰)	
سلجوقیوں کے زمانہ میں نیشاپور نے اپنی حد سے زیادہ اہمیت حاصل کر لی ۔ اور دوبارہ سابقہ اہمیت کو از سر نو حاصل کر لیا الپ ارسلان اور ملک شاہ کے وزیر نظام الملک کے عہد میں تو نیشاپور نے اور بھی کافی اہمیت حاصل کر لی اور تقریباً علم کا گھر بن گیا ۔ یہاں کئی مدارس تعمیر ہوئے اور تیرہ کتب خانوں و لائبریریوں کا مالک تھا ۔ اسکی سب سے بڑی لائبریری پانچ ہزار کتب پر مشتمل رہی ہے ۔ عمر خیام مشہور فلسفی، مورخ اور ریاضی دان بھی	در زمان سلجوقیان نیشاپور اہمیت فوق العادہ بخود گرفت ۔ و برائے بار دوم اہمیت سابق را مجدداً احراز کرد ۔ و در زمان نظام الملک وزیر الپ ارسلان و ملک شاہ نیشاپور اہمیت بسیار بدست آورد و تقریباً دار العلم شد ۔ و مدارس متعدد در آن بنا شد و دارائے سیزدہ کتابخانہ بودہ کہ مہم ترین آنہا دارائے پنج ہزار جلد کتاب بودہ است ۔ عمر خیام شاعر دانشمند و فیلسوف و مورخ و ریاضی دان عصر ہمان زندگی میکردہ است ۔

عہد میں زندہ رہ سکتی ہے۔

حل شدہ مشق نمبر (۱۱)

اس وقت جبکہ سارے ہندوستان میں اردو کی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھکر بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ خطۂ کشمیر میں یہ زبان روز بروز ترقی پذیر ہے۔ طلبائے مدارس کی ثانوی زبان اردو ہے حکومت کے بہت سے محکموں میں دفتری کارروائی کا ذریعہ یہی زبان ہے۔ حکومت کے عدالتی فیصلے اسی زبان میں ہوتے ہیں۔ کشمیر اگرچہ ہند یونین کا ایک حصہ ہے اور اس چیز کے پیش نظر چاہئے تو تھا کہ یہاں کے لوگ ہندی جو سرکاری زبان ہے بخوبی جانتے حیرانی ہوتی ہے کہ مسلمان تو در کنار خود ریاست کے ہندو بھی

وقتی کہ اکنون در تمام ہند وجود اردو در خطر است این دیدہ بسیار حیرانی می باشد کہ در خطۂ کشمیر این زبان روز بروز ترقی پذیر است۔ زبان ثانوی طلبائے مدارس اردو است۔ در بسیار محکمہ ہائے حکومتی ذریعہ کارروائی دفتری ہمین زبان است فیصلہ ہائے عدالتی حکومت در ہمین زبان نفاذ پذیر می باشد۔ کشمیر اگرچہ یک حصۂ متحدہ ہندوستان است و ازین جہت بایستی کہ مردمانِ اینجا از ہندی کہ زبانِ حکومتی است بخوبی واقف بودندے لاکن حیرانی می باشد کہ مسلمانان برکنار خود ہنود این ریاست از ہندی

اردو	فارسی
اردو کے سوا ہندی سے نابلد ہیں۔ اردو زبان کی کامیابی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ یہاں کے اخبارات ورسائل اور ریڈیو کی زبان ہے اور سب سے بڑھکر یہاں کے وزیروں کے لئے قابل فخر	نابلد اند۔ از بزرگترین کامیابی زبان اردو این ست که همین زبان روزنامه های اطلاعاتی و رادیوئی این دیار ست وبالائے این همه قابل فخر برائے وزراء اینجا۔

حل شدہ مشق نمبر ۱۲۷

شالامار کشمیر کا خوبصورت ترین باغ ہے۔ یہ سرینگر سے قریباً ۷ میل شمال مشرق کو جھیل ڈل کے کنارے واقع ہے۔ اس کے وسیع وعریض سبزہ زار اور پھر ان کے بیچوں بیچ ٹھنڈے اور صاف وشفاف پانی کا چلنا دل پر یہ بات یقین کردیتا ہے کہ دنیا میں اگر کہیں زمین جنت ہے تو بس یہی ہے۔ یہ باغ سرینگر کے	شالامار از زیباترین باغات کشمیر می باشد۔ این باغ از سرینگر قریباً بفاصله هفت میل بطرف شمال مشرق برکنار کولاب ڈل واقع ست۔ وسیع وعریض سبزه زارهائے این باغ با روانی آب شیرین وصاف وخنک در عین وسط، بر دل این امر متیقن مے کند که اگر جائے بر زمین جنت است همین ست۔ این باغ

شمال مشرق میں واقع ہونیوالے پہاڑی سلسلے کے عین دامن میں واقع ہے۔ اب تک یہ امر تحقیق نہ ہو سکا کہ یہ باغ کب تعمیر ہوا، لیکن اتنا یقینی ہے کہ شاہ جہاں بادشاہ کے وقت میں اس باغ کا وجود تھا۔ شاہِ جہاں کے عہد کے ناظم کشمیر ظفر خانِ احسن نے اپنی طویل مثنوی کے اس شعر میں اس کا ذکر کیا ہے

برآوردہ پر از نقش و نگارش
کہ تا بوسد کنار شالمارش

در دامن سلسلۂ کوہ کہ در شمال مشرق شہر سرینگر است واقع می باشد۔ تا اکنون این امر محقق نشدہ کہ این باغ کے تعمیر شدہ اما ابقدر متیقن است کہ بعہد شاہ جہان وجود این باغ بود۔ ناظم کشمیر بعہد شاہِ جہاں ظفر خان احسن درین شعر از طویل مثنوی خود نام این باغ بردہ است

برآوردہ پر از نقش و نگارش
کہ تا بوسد کنار شالمارش

حل شدہ مشق نمبر ۱۳۰

مرزا مجرم کشمیری نے افغانوں اور سکھوں کے آخری اور ریاست جموں و کشمیر کے موجودہ ڈوگرہ حکمران خاندان کے ابتدائی عہد حکومت میں شہر سرینگر میں پیدا

مرزا مجرم در اواخر عہد افغانان و سکھان و اوائل عہد خانوادۂ ڈوگرہ کہ حکمران کنونی مقاطعہ جموں و کشمیر است در شہر سرینگر متولد شدہ نشو و نما یافت۔ تاریخ

ہو کر نشو و نما پائی۔ اسکی تاریخ
پیدائش قطعی طور پر معلوم نہ ہوسکی
کشمیر کے "تذکرہ نگار" پیر غلام حسن
کھویہامی اور محی الدین مسکین نے
اُسے سلطان العارفین حضرت مخدوم
حمزہ کشمیری علیہ الرحمہ کے مریدوں
میں سے لکھا ہے۔ مرزا مجرم نے
اپنی تعلیم ملا عبید اللہ کشمیری کے
پاس مکمل کی۔ یہ شخص چونکہ خود بھی
شاعر تھا، اس لئے اپنے شاگرد
کے اندر بھی اُس نے محبت شعر و
سخن پیدا کردی۔ مرزا مجرم اپنی
بیشتر زندگانی شعر و ادب میں
صرف کرکے آج سے پورے ایک
سو برس بیشتر ۱۲۷۳ھ میں فوت ہوگیا

ولادتش بہ یقین معلوم نگشتہ تذکرہ
نگاران کشمیر پیر غلام حسن کھویہامی
و محی الدین مسکین اورا از عقیدت
کیشان سلطان العارفین حضرت
مخدوم حمزہ کشمیری علیہ الرحمہ
نگاشتہ اند۔ مرزا مجرم تحصیلات
خود را نزد ملّا عبید اللہ کشمیری
تکمیل کرد۔ این مرد چون خودش
شاعر بود، لذا در شاگرد خود نیز
محبّت شعر و سخن پیدا کرد
مرزا مجرم بیشتر زندگانی خود را
در شعر و ادب صرف نمودہ در
سنہ ۱۲۷۳ یکہزار و دوصد ہفتاد و ہجری
و سہ ہجری کہ کاملاً یک صد سال
باشد پدرود عالم گفت۔

حل شدہ مشق نمبر ۱۴

مارتنڈ کا مندر جسے عام طور پر
"پانڈوں کا گھر" کہا جاتا ہے

بت خانۂ مارتنڈ کہ او را بہ محاورۂ
عوام "خانۂ پانڈوان" گفتہ میشود

اسلام آباد سے تین میل بطرف
مشرق ایک اونچے ٹیلہ پر واقع
ہے۔ یہ عالی شان یادگار اپنے
عمدہ محل وقوع کے باعث
کشمیر کی ایک لاثانی عمارت ہے
یہ مندر بلندی میں اگرچہ خود تو
چالیس فٹ سے اونچا نہیں
لیکن اسکی چوڑی اور ٹھوس
دیواریں جو ستونی برآمدہ سے
کسی قدر ابھری ہوئی اور اونچی
ہیں اپنے دیکھنے والوں کے دل
پہ ایک نہ مٹنے والا نقش چھوڑ
جاتی ہیں۔ کشمیر کے مشہور مؤرخ
کلہن کی روایت کے مطابق یہ مندر
راجہ للتادتیہ نے اپنے عہد میں تعمیر
کیا۔ اس راجہ نے کشمیر میں سنہ ۶۹۳ء
سے ۷۲۹ء تک حکومت کی۔

از اسلام آباد سہ میل بطرف
مشرق بر کریوہ بلند واقع ست
این بناء از جہت عمدگی محل وقوع
خود از لاثانی ترین ساختمانہائے
کشمیر شمرده میشود۔ این بتخانہ
در بلندی اگرچہ خودش از چہل
فٹ بالا نیست اما دیوارہائے
پختہ و عریض کہ از برآمدۂ ستونی
قدرے برخاستہ و بلند اند بر دلہائے
بینندگان یک نقش غیر فانی
مے گذارند۔ بروایت کلہن مؤرخ
معروف کشمیر این بتخانہ شاہ
للتادتیہ بعہد خود برپا کرد این شاہ
در کشمیر از سنہ ۶۹۳ تا ۷۲۹ میلادی
حکومت می کرده ست۔

حل شدہ مشق نمبر ۱۵

کشمیر میں موسم بہار کی آمد کا
سب سے پہلا نقیب بادام شگوفہ ہے
کشمیر کے مرد و زن بوڑھے، بچے
اور جوان جو سردیوں کی کالی
کوٹھریوں اور قریباً چار مہینے
یکسانیت رکھنے والے موسم سے
تنگ آئے ہوتے ہیں۔ اس شگوفہ
کا کھلنا ایک نعمت غیر مترقبہ
سمجھتے ہیں۔ یہ شگوفہ اہل کشمیر کے
لئے نہ صرف اس وجہ سے اہم ہے
کہ اس سے سردی سے نجات ملتی
ہے۔ بلکہ اس وجہ سے بھی کہ یہ
کشمیر کے آیندہ بہاری میلوں کا
بھی پیش خیمہ ہے۔ بادام کا یہ شگوفہ
عموماً ہر سال انگریزی مہینے مارچ کے
دوسرے یا تیسرے ہفتہ سے شروع
ہو کر آغاز اپریل تک رہتا ہے۔ ان
دنوں بادام کی گلابی مائل سفید پھول
دل پر ایک عجیب و غریب کیفیت پیدا کرتے ہیں۔

اولین نقیب موسم بہار در کشمیر
شگوفہ بادام است زن و مرد برنا
و پیر کشمیر کہ در سرما از دالان ہائے
تنگ و تاریک و از موسم یکرنگ
کم بیش تا چہار ماہ ممتد میباشد
بستوہ آمدہ، شگفتگی و شگوفہ را
یک نعمت غیر مترقبہ مے شمرند
برائے اہل کشمیر این شگوفہ نہ برائے
ازین جہت اہمیت دارد کہ ازو
نہ تنہا از سرما نجات حاصل شود
بلکہ پیش خیمہ برائے دیگر جشن ہائے
بہاری در کشمیر است۔ این شگوفہ
بادام ہر سال بالعموم از ہفتۂ دوم
یا سوم ماہ مارچ تقویم انگلیسی تا
آغاز اپریل مے ماند۔ درین ایام
گلہائے سفید بادام مائل برنگ
گلابی بر دل یک کیفیتے عجیب و
غریب می گذارد۔

حل شدہ مشق نمبر (۱۶)

سرینگر میں داخل ہوتے ہی
جو چیز آجکل بھی سب سے نئی اور
دلچسپ معلوم ہوتی ہے، وہ
وہاں کی متحرک آبادی ہے جو کہ
آراستہ کشتیوں میں رہتی ہے
جب تک جی چاہا ایک جگہ قیام
رکھا۔ جب طبیعت چاہی کشتی
کو آگے لے گئے۔ جن کشتیوں میں
انگریز سیاح فروکش ہوتے ہیں
وہ بہت ہی آراستہ ہوتی ہیں
چھت پر پھولوں کے گملے ہوتے
ہیں۔ شام کو ان آبی مکانوں
خوش پوش مکیں چھت پر آکر
بیٹھتے ہیں۔ اور دریا کی لہروں کا
نظارہ کرتے ہیں۔ کشتیاں آہستہ
آہستہ چلتی ہیں۔ تو عجیب بہار
دیتی ہیں۔

درسرینگر داخل شدہ چیزیکہ اکنون
ہم از ہمہ نو و دلچسپ معلوم
می شود آبادی متحرک انجاست
کہ در کشتی ہای مزین وآراستہ
می ماند۔ تا وقتیکہ دل خواست
قیام شد وچون طبیعت کرد
کشتی را بہ پیش بردند۔ در کشتی
ہائے کہ سیاحین انگلیسی قیام
سازند، خیلے آراستہ وزیبا می
باشند۔ برسقف ظروف ہائے
گلی کہ در وگلہا می باشند۔ شامگاہان
خوش پوش اہالیان این خانہ ہائے
آبی بالائے بام نشستہ نظارہ
امواج رودخانہ مے کنند
آہستہ خرامی کشتی ہا کیفیت
عجیب مے دہد۔

حل شدہ مشق نمبر (۱۷)

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب اسلامیہ ہائی سکول
سرینگر، کشمیر

جنابِ عالی۔

نہایت ادب کے ساتھ گذارش ہے کہ نیاز مند ایک بہت ہی غریب لڑکا ہے۔ والد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے۔ دو چھوٹے بھائی اور ایک بہن ہے۔ والدہ بیچاری رات دن چرخہ کاتتی ہے۔ اور بڑی ہی محنت سے دو چار آنے کماتی ہے۔ جس سے بڑی مشکل سے ہمارا پیٹ پلتا ہے۔ اور بعض دفعہ تو ہمیں بھوکا ہی سونا پڑتا ہے نیاز مند کو تعلیم کا از حد شوق ہے مگر یہ حالات نیاز مند کو تعلیم جاری رکھنے سے روک رہے ہیں۔ اس بناء پر درخواست ہذا کے ذریعہ التماس ہے

بخدمت آقائے صدر المدرسین "مدرسۂ ثانوی اسلامیہ"
سرینگر، کشمیر

جنابِ عالی۔

بعاجزی مؤدبانہ عرض میدارم کہ من یک طالبعلم بسیار مفلس و نادار ہستم۔ والد بزرگوار من وفات کردہ است۔ دو برادر خرد و یک خواہر ہست و والدۂ بیچارہ شب و روز مغزل رسیدہ بمحنت تمام دو چہار آنہ کسب می کند و بمشکل بسر اوقات مے کنیم و چند بار افتاد کہ گرسنہ خسپیدیم من شوقِ مفرط بہ فرہنگ دارم، اما این موانعات مرا از این ارادہ باز می دارند۔ بنا برین بوسیلۂ این عریضہ التماس دارم کہ بحق این نیاز مند یک وظیفۂ خصوصی

که نیاز مند کے حق میں ایک خاص
وظیفہ مقرر فرمایا جائے۔ بندہ
اپنی جماعت میں پہلے یا دوسرے
درجہ پر کامیاب ہوتا ہے۔

دعا دینے والا

غلام رسول طالب علم دسویں جماعت

مقرر کردہ شود۔ بندہ ہموارہ
در جماعت خود بر درجۂ اول یا
دوم کامیاب میشود۔

دعاگو

غلام رسول طالب العلم جماعت دہم

حل شدہ مشق نمبر (۱۸)

خبر ہے مجھے خود کو اور مدرسۂ عالیہ
کلکتہ کے اراکین کو اس واقعہ کے
اتفاق پر ہدیۂ مبارکباد دینا
چاہئے۔ کیونکہ اس سے ستر سال
پہلے اس مدرسہ کے پرنسپل نے
سید جمال الدین مرحوم اسدآبادی
کو اس تقریر کی اجازت نہ دی
تھی۔ جو وہ اس مدرسہ کے ہال
میں کر کے مدرسۂ عالیہ اور دیگر
مدارس کے طلبہ کے کان میں
پہنچانا چاہتے تھے۔ سید مجبور ہو کے

در خاتمہ باید این اتفاق را بخود
و بہ کارکنان مدرسۂ عالیہ، کلکتہ
تبریک بگویم۔ زیرا ہفتاد سال پیش
مدیر این مدرسہ اجازہ نداد خطابہ ای
کہ مرحوم سید جمال الدین مرحوم
اسدآبادی میخواست در تالار
این مدرسہ ایراد کند بہ سمع دانش
جویان مدرسۂ عالیہ و مدارس دیگر
برساند و سید ناگزیر شد از این
جا بہ البرٹ ہال برود و سخن
در باب تعلیم و تربیت براند

کہ یہاں سے البرٹ ہال میں چلا جانے اور تعلیم و تربیت کے موضوع پر کچھ کہے۔ لیکن آج مدرسہ کے کارکن نہ صرف ایران سوسائٹی کے اس شاندار ہال میں جمع ہونے کے اسباب فراہم لائے ہیں بلکہ مجھے بھی اس بارے میں کہ آپ کے عزیز وقت کو اپنی باتیں سنانے کے لئے لوں آزادی دے دی ہے

ولے امروز کارکنان مدرسہ نہ تنہا موجبات تشکیل مجمع بزم ایران را در این تالار باشکوہ فراہم آوردہ اند۔ بلکہ مرا نیز در اینکہ چند دقیقہ وقت عزیز شمارا باستماع سخنان خود بگیرم آزاد گذاردہ اند۔

حل شدہ مشق نمبر (۱۹)

مولانا ابوالکلام آزاد کی تفسیر میں ایسے خوبصورت جملے بھی پائے جا سکتے ہیں جو ہر ایک منتخب ادبی ٹکڑوں میں دُرِّ شاہوار سمجھے جائیں گے میرے عقیدہ میں وہ تمام ترجمے جو میں نے دیکھے ہیں وہ ادبی نقطۂ نظر سے جاذب توجہ نہیں ہیں۔ افسوسناک بات ہے کہ اس وقت تک قرآن

در تفسیر مولانا ابوالکلام آزاد میتوان جملات زیبائی یافت کہ ہر یک بین قطعات منتخب ادبی دُرِّ شہوار محسوب خواہند شد بعقیدۂ من سائر ترجمہ ہائے را کہ دیدہ ام از نقطۂ نظر زبان چندان جالب توجہ نبودہ اند۔ مایہ تاسف است کہ تا بحال نقط ہا شدہ

کے پہلے اٹھارہ سیپاروں کا ترجمہ ہوا ہے اور اس کا بقایا ملک کی تحریک آزادی کے سلسلہ میں گرفتار ہونیکے باعث دو بار ہاتھ سے جاکر دوبارہ ترجمہ ہوا ہے اور اس مبارک دن کا منتظر ہے جبکہ چھپکر شائع ہوگا۔

جزو اول قرآن ترجمہ شدہ است و بقیۂ آن کہ ہنگام زندانی شدن مولانا بعلت شرکت در نہضت آزادی خواہی کشور دو بار از بین رفت دوبارہ ترجمہ شدہ و منتظر روز خجستہ ایست کہ بچاپ و نشر رسد۔

حل شدہ مشق نمبر (۲۰)

از رقعات عالمگیر

درگاہ کا فدوی مخلص خان بیمار ہے۔ اس خیر خواہ کی عیادت کے لئے جاکر بیماری اُنسے بھی احوال پُرسی کرنی چاہیئے۔ ایسے آدمی غنیمت ہیں۔ اُسکی گذارش کا سلیقہ اعلیٰ حضرت (شاہجہان) کو نہایت ہی پسند آتا تھا۔ اس بات کا مقام بھی ہے کیونکہ ایمانداری اور جاں نثاری کا جوہر جیساکہ

فدوی درگاہ مخلص خان بیمار است برائے عیادت آن مخلص باید رفت واز طرف ما نیز احوال پرسید این مردم غنیمت اند۔ سلیقہ عرضی او اعلیحضرت (شاہجہان) را بسیار خوش مے آمد۔ جائے آن ست کہ جوہر دیانت و فدویت چنانچہ باید دارد۔ خدا نخواستہ اگر پرسش امروز بفردا ماند کجا است

چاہئیے رکھنا ہے۔ خدا شفا دے۔ اُس کا لڑکا آج نہیں آیا۔ کہاں ہے اور کس کام میں ہے۔ اُسکو اپنے حال پر نہیں چھوڑنا چاہئیے۔ پرورش کی ضرورت ہے۔ چند پارہ حفظ کئے تھے۔ ایسا نہ ہو کہ بھول جائے۔	و در چہ کار۔ او را بطور او نباید گذاشت۔ تربیت باید نمود۔ چند سیپارہ حفظ کردہ بود۔ نشود فراموش کند۔

بغیر حل شدہ مشقیں

مشق نمبر (۱)

۱۔ کیا خدا نے تمکو اس لئے پیدا کیا ہے کہ تم گناہوں کی زندگی بسر کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرو۔

۲۔ ماں بچے کو گود میں لئے بیٹھی ہے۔ باپ بیٹا حقہ پی رہا ہے

۳۔ کیا ہی اچھا ہو اگر میں چوہا ہوتا اور بلوں میں دوڑتا پھرتا

۴۔ آج کل ہندوستانی صرف سرکاری نوکری حاصل کرنے کے لئے انگریزی پڑھتے ہیں۔

۵۔ تھانے والوں نے کل ایک بے گناہ آدمی کو پکڑ کر قید کر لیا اور خوب مارا۔

۶۔ سستی اور غریبی کامیابی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔

۷۔ کشمیر کے میوے بالخصوص سیب اور گلاس دنیا میں بہت مشہور ہیں

۸۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ امتحان میں پاس ہو گیا۔
۹۔ گھنٹی کے بجتے ہی لڑکے کمروں سے باہر نکل آئے۔
۱۰۔ کشمیر کا جغرافیائی محل وقوع اُس کے لئے مصیبت بن گیا ہے

لغات

۱۔ برائے ہمیں پیدا کردہ ہست (۲) زندگی گناہان بسر کردہ (۳) قلیان می کشد (۴) در زمانۂ حاضرہ (۵) ملازمان کرمہ (۶) خوب زد و کوب کرد (۷) سنگ راہ (۸) کامیاب شد (۹) ہمین کہ زنگ زدہ شد (۱۰) بلا شدہ ہست۔

مشق نمبر (۲)

۱۔ آسمان پر ابر اس قدر چھایا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ برس کر رہے گا۔
۲۔ امسال کشمیر میں معمول سے زیادہ گرمی پڑی۔ ہاڑ اور ساون جو بارش کے مہینے تھے خشک رہے۔
۳۔ گذشتہ مہینے کی اٹھارہویں تاریخ کو شہر میں ایک بڑا بھونچال آیا۔
۴۔ بجلی چمکتی ہے، بادل گرجتا ہے اور ہوا تیز چل رہی ہے
۵۔ جہاز ایک چٹان سے ٹکراتے ہی تباہ ہو گیا۔
۶۔ خدا نہ کرے کہ میں پھر اُس کا منہ دیکھوں۔

۷- میرے خیال میں وہ سچا ہے۔
۸- وہ میری بات نہیں مانتا۔
۹- تم نے یہ کتاب کتنے کو خریدی ہے۔
۱۰- کیا آپ نے شاہنامہ پڑھا ہے؟ جی ہاں کچھ تھوڑا بہت پڑھا ہے

لغات

۱- چنان محیط است (۲) کہ بالضرورہ (یا البتہ) خواہد بارید۔
(۳) زلزلۂ عظیم (۴) برق می درخشد (۵) رعدمے غرد (۶) وباد
تندمے وزد (۷) تصادم جہاز بہ خرسنگی ہمان بود وغرق شدن
او ہمان (۸) خدا نکند (یا مبادا) کہ روبش باز بہ بینم (۹) نزدمن
(یا بگمان من) او راست است (۱۰) او سخنم گوش نمی کند
(۱۱) بچند خریدید۔

مشق نمبر (۳)

۱- کیا مجھے اجازت ہے کہ میں آپ کے جملہ کو درست کروں۔
۲- آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔
۳- تمہارا لڑکا کس سکول میں پڑھتا ہے۔
۴- میں کئی دفعہ اُسے ملنے کے لئے گیا، مگر وہ مکان پر نہ تھا۔
۵- میرا مکان ڈاک خانہ کے بہت قریب ہے۔
۶- ہمارا مدرسہ نو بجکر چالیس منٹ پر کھلتا ہے۔

۷- آؤ میدان میں چل کر کھیلیں کودیں۔

۸- صبح کے وقت کیسی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔

۹- ماں بچے کو گود میں لئے بیٹھی ہے۔

۱۰- آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں شاید مینہ برسے۔

لغات

(۱) آیا مرا اجازت ہست (۲) کار امروز بفردا مگذار (۳) بکدام مکتب (۴) من بچند مرتبہ (۵) پوستہ خانہ (۶) نہ ساعت و چہل دقیقہ وا میشود (۷) بیائید (۸) بازی کنیم (۹) چہ قدر باد خنک مے وزد (۱۰) در کنار گرفتہ ہست (۱۱) ابر محیط ہست

مشق نمبر (۴)

۱- بچہ ماں کو دیکھ کر مسکرا رہا ہے۔

۲- میں امتحان سے فارغ ہو کر اپنے گاؤں میں چلا جاؤں گا۔

۳- مالک کی خدمت کرنا نوکر کا سب سے بڑا فرض ہے۔

۴- بازار میں اسقدر بھیڑ تھی کہ گزرنا مشکل تھا۔

۵- ہمارا امتحان پندرہ مارچ سنہ ایک ہزار نو سو اکتیس سے شروع ہوگا

۶- جاؤ اور اپنے بھائی کو ساتھ لے کر آؤ۔

۷- شیر اور بلی شکل و شباہت میں ملتے جلتے ہیں۔

۸- کل دریا چڑھاؤ پر تھا کہیں بارش ہوئی ہوگی۔

۹۔ ہمارے مدرسہ میں گرمیوں میں دو مہینے کی چھٹی ہوتی ہے
۱۰۔ ایک ہزار نو سو اکتیس۔

لغات

(۱) بچہ مادر را دیدہ تبسم می کند (۲) من از امتحان فارغ گشتہ بہ دِہ خود خواہم رفت (۳) خدمت آقا برائے جاکر فرض اولین ہست (۴) در بازار چندین ازدحام بود کہ گذر دشوار بود (۵) امتحان ما از پانزدہم ماہ پچ سہ نوزدہ صد وسی و یک آغاز خواہد شد (۶) بروید و برادر خود را ہمراہ گرفتہ این جا بیائید (۷) شیر و گربہ در شکل و صورت مشابہت دارند (۸) دیروز رود خانہ بر طغیانی بود، شاید جائے باران باریدہ باشد (۹) در مدرسہ ما در موسم گرما دو ماہ تعطیل مے باشد (۱۰) یکہزار و نہ صد و سی و یک

مشق نمبر (۵)

۱۔ آپ کے کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بادل اسی پانی سے بنتے ہیں جو ہوا میں موجود ہوتا ہے۔
۲۔ یہ شہر لاہور سے دو سو چھیاسی میل دور ہے۔
۳۔ سائنس نے کہا میں اس سوچ میں ہوں کہ خدا نے زمین اور آسمان کس طرح پیدا کئے۔
۴۔ وزیر نے کہا حضور میرے وطن میں گیہوں کا درخت

ہاتھی سے بھی اونچا ہوتا ہے۔

۵۔ آج اگر تیرا کتا زندہ ہوتا تو اِس کتے کے برابر ہوتا جو تیرے سامنے ہے۔

(۶) ہاں سچ بولو۔ مگر نہ ایسا سچ کہ سال بھر کے بعد اس کا ثبوت دے سکو۔

(۷) گھوڑے کو تو چور لے گئے۔ اور میں سوچ رہا ہوں کہ صبح زین آپ اٹھائیں گے یا میں۔

۸۔ اے اندھے تیرے لئے اندھیرا اور اُجالا برابر ہے۔ پھر چراغ لیکر چلنے سے تجھے کیا فائدہ۔

۹۔ دلیر نے بادشاہ سے پوچھا۔ فریدوں کے پاس نہ خزانہ تھا نہ لشکر۔ آخر مُلک اُسے کس طرح ہاتھ آیا۔

۱۰۔ آج چاند کی چودھویں تاریخ ہے۔ تم کو گئے ہوئے دس دن ہوگئے مگر اپنی خیریت کا خط نہیں لکھا۔

لغات

(۱) از گفتن شما معلوم میشود کہ ابر از آبے کہ در بادہ موجود ہست پیدا می شود (۲) این بلدہ از لاہور دو صد و ہشتاد و شش میل مسافت دارد (۳) درین فکر ہا ستم (۴) چگونہ آفرید (۵) از فیل ہم بلندتر می باشد (۶) کہ پیش نشستہ (۷) نوانید داد (۸) اسپ بدزدی

رفت (۹) شما خواهید برداشت با من (۱۰) امروز چهار دہم ماہ قمری ہست۔ بروانگی شما دہ روز گذشت، اما خبر بنا ما خود نفرستادید۔

پرچہ ۳۲ ۱۹ء

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

ملک کشمیر کے پایۂ تخت کا نام بھی کشمیر ہے۔ اس کے گرد کوئی شہر پناہ نہیں۔ اس کی لمبائی دو میل سے کچھ زیادہ اور چوڑائی ڈیڑھ میل کے قریب ہے۔ شہر کشمیر ایک میدان میں واقع ہے۔ اور اس کا فاصلہ پہاڑوں سے چھ میل کے قریب ہے۔ یہ پہاڑ نصف دائرے کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ شہر ڈل کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ ڈل کا پانی ایک نہر کے ذریعے سے دریا میں جا ملتا ہے۔ جو شہر کے وسط میں بہتا ہے۔ مکانات اگرچہ اکثر لکڑی کے بنے ہوئے ہیں تاہم بہت خوبصورت دو منزلے سہ منزلے ہیں۔

لغات

(۱) پایہ فصلے نیست (۲) طولش (۳) عرضش یک و نیم میل (۴) بصورت نصف دائرہ بنظر مے آید (۵) کو لاب ڈل (۶) بواسطۂ جوے (۷) ملحق میشود (۸) در وسط شہر روان است (۹) بیشتر از چوب اند (۱۰) دو طبقہ و سہ طبقہ۔

پرچہ ۱۹۴۷ء

فارسی میں ترجمہ کرو :-

الف (۱) آج کا کام کل پر مت ڈالو (۲) سچ بتاؤ تم نے اُسے کہاں دیکھا تھا (۳) بلی کو دیکھتے ہی کبوتر اڑ گیا (۴) وہ شراب پینے کا عادی ہے (۵) کیا ہی اچھا ہوتا اگر میں چوہا ہوتا اور بلوں میں دوڑتا پھرتا (۶) ماں بچے کو گود میں لئے بیٹھی ہے - باپ حقہ پی رہا ہے (۷) زید نے اس کو مار مار کر ادھموا کر دیا - لیکن پھر بھی وہ اپنا قصور ماننے سے انکار ہی کرتا رہا (۸) کتا بھی اپنی گلی میں شیر ہے (۹) افسوس کہ تم نے میرا گھر برباد کر دیا (۱۰) فرمائیے آپ کا کیا مطلب ہے -

ب ایک اندھا اندھیری رات میں گھڑا کندھے پر اور چراغ ہاتھ میں لئے بازار جا رہا تھا - ایک شخص نے اُس سے کہا اے احمق تیرے لئے دن اور رات یکساں ہیں - پھر چراغ سے تجھے کیا فائدہ - اندھے نے ہنس کر جواب دیا چراغ میرے لئے نہیں بلکہ تیرے لئے ہے کہ تو اندھیری رات میں میرا گھڑا نہ توڑ دے -

۲- ترکیب نحوی کرو :-

طلباء اس سے دور رہتے اور اس کے ساتھ کھیلنا پسند نہ کرتے تھے۔ کوئی اس کے قریب بھی نہ جاتا۔ ہر چند غور کرتا لیکن اسکی وجہ اس کے سمجھ میں نہ آئی۔ اتفاق سے ایک روز اس نے آئینہ اٹھایا تاکہ اپنا چہرہ دیکھے۔ بال پریشان، میلی صورت نظر آئی۔ اسے سخت ناگوار ہوا۔ آئینہ زمین پر پھینک دیا۔ آئینہ ٹوٹ گیا۔ آئینہ کا قصور نہ تھا۔ تقصیر اسی کی تھی۔

حل پرچہ مذکور

۵۔ امالہ۔ فارسی قواعد میں امالہ لفظ کے درمیانی الف کو "ی" سے بدلنے کو کہتے ہیں جیسے کتاب سے کتیب اور حساب سے اور حساب سے حسیب۔

قلب۔ لفظ کے حروف کی ترتیب بدل ڈالنے کو قلب اور جس لفظ کی ترتیب بدل دی جائے اسے مقلوب کہتے ہیں۔ جیسے دریوزہ سے دروزہ اور بے کنار سے بے کران۔

ادغام۔ دو ہم جنس اور ہم مخرج حروف کو ملا کر پڑھنا ادغام کہلاتا ہے۔ جیسے فرخ سے فرّخ اور بدتر سے بتّر۔

تفریس۔ کسی غیر زبان کے لفظ کو فارسی بنا لینے کو تفریس کہتے ہیں۔ جیسے اسٹیشن سے اسٹیشنوں اور تھیٹر سے تھیٹروں وغیرہ۔

۶۔ جنان، غموم، نغل، صور، عوراء، صاحب، صحاری، رجل

۷۔ "چہ" فارسی میں مندرجہ ذیل معنوں کے لئے آتا ہے:۔

ا۔ تعجب کے لئے جیسے چہ در چشم من نغز و زیبا نشیند۔

ب۔ علّت کے لئے چہ، چرا۔

ج۔ مساوات کے لئے جیسے چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

د۔ تصغیر کے معنوں میں جیسے صندوقچہ، باغیچہ۔

ہ۔ حالت کے اظہار کے لئے جیسے چگونہ، چنان۔

و۔ مقدار کے معنوں میں جیسے چندانکہ، چہ قدر۔

ز۔ استفہام کے لئے جیسے چہ کار است، چہ میکنی۔

(ب) ترجمہ

جمشید صبح بدیر برمیخاست۔ دست و رونہ شستہ در موہا شانہ نمیکرد۔ طفل پاک و صاف نبود۔ دیگر طلبائے مدرسہ از و دوری ورزیدے و باوی بازی و ملاعبت پسند نمودے۔ کسے نزد وی نمی رفت۔ ہر چند کہ غور میکردے سببش ہیچ در ذہنش نمی رسیدے۔ روزے از اتفاق آئینہ را بر داشت کہ صورتش بہ بیند موئے پریشان و شکل غلیظ بنظر در آمد۔ خیلے ناپسندید۔ آئینہ را بر زمین زد۔ آئینہ شکست۔ ولے عیب در آئینہ نبود۔ او خود مقصر بود۔

درین گرداب بے پایاں منہ بار شکم بر دل

۳- مندرجۂ ذیل الفاظ سے صفت بناؤ:-

(ا) شرافت، سیاہی، لاہور، بلندی-

(ب) اسم تصغیر بناؤ:- طفل، در، مور، مشک-

۴- ان الفاظ میں جو جمع ہیں ان کے واحد اور جو واحد ہیں ان کی جمع لکھو:-

بیگم، نگار، گدا، علوم، شریف، آلات، قوم، کریم روح، نصائح، انبیاء-

۵- ذیل مرکبات میں اضافت کی کون کون سی قسم پائی جاتی ہے:-

دیوار مسجد، محلۂ ما، نرگس چشم، آب چاہ-

۶- فارسی میں فعل مجہول کیسے بنتا ہے؟ گرفتن مصدر سے ماضی احتمالی اور فعل حال مجہول بناؤ-

۷- مندرجہ ذیل مصادر سے فعل مضارع بناؤ:-

خفتن، شنیدن، رَستن، رُستن، رفتن اور رُفتن-

لغات

(۳) بلّی کو دیکھتے ہی، ہمین کہ گربہ را دید (۴) شراب پینے کا عادی ہے، عادت شراب نوشی دارد (۷) ادھ موا، نیم جان (۸) سنگ بجائے خود سنگین است-

جموّں و کشمیر یونیورسٹی

فارسی پرچہ جات امتحان میٹریکولیشن، ایف۔اے و منشی

پرچۂ اول سنہ ۱۹۴۹ء

(۱) اسمائے ذیل میں جو مذکر ہوں ان کے مؤنث اور جو مؤنث ہوں اُن کے مذکر تحریر کرو:۔

(ا) باب، بندہ، کدخدا، جد، ابن۔

(ب) خواہر، عروس، مادبان، دوشیزہ، جمیلہ۔

۲۔ الفاظ ذیل کے واحد یا جمع لکھو:۔

مکاید، رعیت، ناصح، دینار، اعدا، سیرت، حرّات مناہی، منت، مفاتیح۔

۳۔ الفاظ ذیل کیا صیغے ہیں:۔

(ا) درخشندہ، گفتار، لرزان، ہشکیرہ، پیمانہ۔

(ب) ماسور، محقق، محکم، منظر، میزان۔ (یا)

ذیل کے بنانیکا قاعدہ لکھو اور مثالیں دو:۔

(ا) فارسی میں اعداد ترتیبی اور اعداد کسری۔

(ب) فارسی اور عربی میں اسم ظرف۔

(۴) مصدر انداختن سے حال کی گردان کرو یا مصدر رسیدن سے

مستقبل کی گردان تحریر کرو۔

۵۔ (الف) ذیل کی ترکیبوں میں کس قسم کی اضافت پائی جاتی ہے
سلطان روم، شہر شیراز، آب دریا، دریائے آب، دیوار سنگ

(ب) ترکیب نحوی کرو:
یکے در بیابان سگے تشنہ یافت

۶۔ ذیل کی عبارتوں کا فارسی میں ترجمہ کرو۔

(ا) ایک طبیب ایک بیمار کے گھر گیا، یہ جوان بہت نیک اور عقلمند ہے، جہانگیر مشہور بادشاہوں میں سے ہوا ہے، ایک لومڑی نے مرغ کی آواز سنی اور پاس آئی۔ ایک لڑکا اپنے باپ کے ساتھ بازار جارہا تھا، خالد مدرسہ گیا ہوگا، کیا تم نے میرا قلم توڑا ہے، اس کا بھائی دہلی سے آیا تھا، آج بادل ہیں اور ہوا ٹھنڈی ہے، ناصر صبح کی گاڑی سے احمد آباد جائیگا۔

(ب) دو دوست ایک جنگل میں ساتھ سفر کر رہے تھے، اچانک ایک ریچھ نظر آیا۔ ان میں سے ایک شخص فوراً پیڑ پر چڑھ گیا اور پتوں میں چھپ گیا۔ اور اپنے ساتھی کی کچھ پروا نہ کی۔ دوسرا شخص زمین پر لیٹ گیا اور مردہ بن گیا۔ ریچھ آیا اسکو سونگھا۔ اُس کے جانے کے بعد وہ شخص پیڑ سے اُترا اور اپنے ساتھی سے پوچھا کہ ریچھ تمہارے کان میں کیا کہہ رہا تھا۔ اُس نے

جواب دیا ریچھ نے مجھسے کہا کہ جو شخص اپنے ساتھی کی پروا نہ کرے وہ دوستی کے لائق نہیں۔

حل پرچہ مذکور

۱۔ (الف) مام، کنیز، کدبانو، بنت، جد۔

(ب) برادر، داماد، اسپ، عزب، جمیل۔

۲۔ کید، رعایا، ناصحان، منابر، عدو، سیر، حادث، نہی، منن، مفتاح۔

۳۔ (الف) اسم فاعل، حاصل مصدر، اسم حالیہ، اسم تصغیر، اسم آلہ

(ب) اسم مفعول، اسم فاعل، اسم مفعول یا ظرف مکان، ظرف مکان، اسم آلہ۔

(۴) الف

فارسی میں اسم عدد کے آخر "م" لگانے سے اعداد ترتیبی بن جاتے ہیں جیسے یک سے یکم، پنج سے پنجم، سی سے سی ام وغیرہ۔

فارسی میں اعداد کسری شمار کرنے والے عدد کے ساتھ یک کا لفظ لگا کر بناتے ہیں۔ مثلاً ۶/۷ کو یوں کہیں گے ششش و ہفت یک حصّہ۔

(ب)

فارسی میں اسم ظرف بنانے کے درج ذیل طریقے ہیں:-

۱- اسم کے خبر میں زار لگانے سے جیسے گل سے گلزار
۲- 〃 〃 کدہ 〃 جیسے بت سے بت کدہ۔
۳- 〃 〃 سار 〃 جیسے چشمہ سے چشمہ سار، کوہ سے کوہسار
۴- 〃 〃 گاہ 〃 جیسے صبح سے صبحگاہ اور شام سے شامگاہ
۵- عربی زبان میں "م" مفتوح لگانے سے جیسے نظر اور رکز سے منظر اور مرکز

۴ (الف) مے انداز د، مے اندازند، مے اندازی، مے اندازید
مے اندازم، مے اندازیم۔
(ب) خواہد رسید، خواہند رسید، خواہی رسید، خواہید رسید
خواہم رسید، خواہیم رسید۔

۵- (الف) تخصیصی، توضیحی، ظرفی، بیانی۔
(ب) بادنت، فعل، سگے، فاعل، در، حرف جار، بیابان
مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق فعل۔ سگ موصوف، گشنہ
صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول۔ فعل اپنے فاعل
مفعول اور متعلق سے ملکر جملۂ فعلیہ ہوا۔

۶- (الف) طبیبے بخانۂ بیماری رفت، این جوان بسیار نیک و
خردمند ہست، جہانگیر از سلاطین مشہور بودہ است،
روباہے آواز خروس شنیدہ پیش آمد، طفلے ہمراہ پدر خود
بازار مے رفت، خالد بمدرسہ رفتہ باشد، آیا شما قلم من
شکستہ اید؟ برادرش از دہلی آمدہ بود، امروز ابر و باد

خنک ست ۔ ناصر از کالسکہ صبح بہ احمد آباد خواہد رفت۔

(ب) دو دوست در صحرائے باہم سفر می کردند خرسے بنظر آمد۔ از ایشان یکے فی الفور بالائے درختے شدہ در برگہا مخفی گشت و رفیقش را ہیچ اعتنا نکرد۔ شخصے دیگر بر زمین افتادہ خود را مردہ ساخت۔ خرس آمدہ او را بوئید۔ بعد از رفتن او آں مرد از درخت فرود آمد و از رفیقش پرسید کہ خرس بگوش تو چہ می گفت آں مرد جواب داد کہ خرس می گفت کسی کہ پروائے رفیقش نکند، قابل دوستی نباشد۔

پرچۂ دوم امتحان ایف۔ اے سال ۱۹۲۹ء

صرف قواعد اور ترجمہ کے سوالات

(الف) سوال نمبر (۵) تعریف کرو اور مثالیں دو:۔

امالہ، قلب، ادغام، تفریس۔

(۶) ذیل کے الفاظ میں واحد کی جمع اور جمع کے واحد بتاؤ:۔

جنت، غم، نعال، صورت، حور، اصحاب، صحرا، رجال

(۷) "چ" کن کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(ب) فارسی میں ترجمہ کرو:۔

جمشید صبح دیر میں سو کر اٹھتا۔ منہ ہاتھ نہ دھوتا۔ بالوں میں کنگھی نہ کرتا۔ صاف اور ستھرا بچہ نہ تھا۔ مدرسہ کے دوسرے

پرچہ سوم

امتحان منشی جموں وکشمیر یونیورسٹی

سنہ ۱۵۲ء

پرچہ اوّل

(الف) فعل مصدر کی تعریف معہ اقسام بیان کیجئے۔ فارسی میں حاصل مصدر کیسے بنتا ہے۔

(ب) فعل مستقبل کس کو کہتے ہیں اور کیسے بنایا جاتا ہے مثالیں دیکر واضح کرو۔

(ج) حرف "ک" کتنے معنوں میں مستعمل ہے۔ معہ امثلہ بیان کیجئے۔

(۲) ا۔ مرکب امتزاجی کی تعریف کیجئے۔ (۶ بار)

ب۔ مرکب غیر مفید کی تین مثالیں قلمبند کیجئے۔

ج۔ فاعل اور اسم فاعل میں کیا فرق ہے؟ مثالیں دیکر واضح کرو۔

(۳) مندرجہ ذیل الفاظ میں واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھئے:-

دکان، علوم، ملت، غموم، نکات، واقعہ، ولی۔

(۴) ترکیب نحوی کرو:-

بعمر عاریتی ہیچ اعتماد مکن - کہ پنج روز دگر میرود باستعجال

(۶) الف۔ بردن سے اسم فاعل سماعی، بریدن سے اسم فاعل قیاسی، داشتن سے اسم مفعول، گذشتن سے صیغۂ حال اور یافتن سے ماضی مطلق بنائیے۔

(ب) کسی پانچ کے حاصل مصدر لکھئے:۔
آراستن، بخشیدن، بریدن، فرمودن، نواختن، آشفتن
باریدن اور خواستن۔

چھٹا پرچہ

مندرجۂ ذیل تین سوالات میں سے صرف دو کا سلیس اور شستہ فارسی عبارت میں ترجمہ کرو:۔

(۴) دو دوست ایک جنگل میں سفر کرتے تھے۔ ان کو راستہ میں ایک ریچھ ملا۔ جب انہوں نے ریچھ کو دیکھا تو ڈر گئے۔ ایک دوست درخت پر چڑھ گیا۔ دوسرا مردے کی طرح زمین پر لیٹ گیا۔ ریچھ نے اُسے سونگھا اور اُسے مردہ جان کر چلا گیا۔ دوسرا دوست درخت سے اُترا۔ اور اُس کے پاس آیا۔ اُس نے پوچھا کہ ریچھ نے تیرے کان میں کیا کہا۔ اُس نے جواب دیا کہ ریچھ نے کہا کہ تیرا دوست بے وفا ہے۔

(۵) خزاں گئی اور بہار آئی۔ ہوا خوشگوار ہو گئی۔ درختوں میں پتے اور شگوفے نکل آئے۔ اِس پھول کا رنگ شوخ ہے۔ سبزے پر شبنم پڑی ہے۔ سیب کے درخت میں پھل لگا ہے۔ یہ میوہ پک گیا ہے۔ کچا آم کھٹا ہوتا ہے

میں بھی کو پسند کرتا ہوں ۔ یہ مہندی کا پودا ہے ۔ بہار ہمیشہ نہیں رہتی ۔ مجھ سے لوگوں نے کہا تو سردیوں میں باہر کیوں نہیں نکلتا ۔ بادشاہ کے لئے لونڈی نے اپنی جان قربان کر دی ۔

(۶) ایک بادشاہ شکارگاہ میں اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گیا ۔ ایک کسان کا گھر نظر آیا ۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا ۔ اندر سے ایک لڑکی نکلی ۔ اس نے پوچھا تم کون ہو ۔ بادشاہ نے جواب دیا میں ایک مسافر ہوں ۔ مجھے تھوڑا سا پانی دو لڑکی نے کہا اسی جگہ ٹھہرو ۔ میں پانی لاتی ہوں ۔ یہ کہہ کر وہ اندر گئی اور ایک پیالہ میں پانی لایا ۔ بادشاہ نے پیا اور سیراب ہو کر چلا گیا ۔

(۹) مندرجہ ذیل عبارت کو درست کر کے دوبارہ لکھو ۔

منم گفتش چرا این ما چہ را بارشید گفتند ۔ جواب داد سوال تو نفہیم نماندند ۔ غلت را استعمال کر دی ۔ عبارت خود صحیح کنم تا کہ جواب گوییدم ۔ منم جواب دادش تو ہم غلط کردم ۔ ہر دو غلط کاران در غلتی جنگ و جدل کردش ۔ شور و افغان بپا شد پولیس آمدند و ہر دو را گرفتار کردہ بجیل کھانہ فرستاد و یکدمہ را دائر شد ۔ جج صاحب فیصلہ داد ایشان ہر دو بے وقوف ہستید کسے را برنا لائقی آمنہ کردن جرم نیست ۔

حل نمبر دو پرچہ

(الف) فعل مصدر، وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا، ہونا اور سہنا بغیر زمانہ کے تعلق کے پایا جائے۔ جیسے گفتن اور آمدن وغیرہ۔ بناوٹ کے لحاظ سے مصدر کی دو قسمیں ہیں اصلی و جعلی اور معنوی لحاظ سے بھی یہ مصدر لازمی اور متعدی میں منقسم ہے۔ اگرچہ فارسی زبان میں حاصل مصدر بنانے کا کوئی مقررہ قاعدہ نہیں۔ لیکن پھر بھی اہل قواعد نے اُس کے حسب ذیل قواعد مقرر کئے ہیں:-

۱۔ فعل امر کے آخر میں "ش" لگانے سے جیسے خور سے خورش اور سوز سے سوزش وغیرہ۔

۲۔ ماضی مطلق کے آخر میں "ار" لگانے سے جیسے رفت سے رفتار اور گفت سے گفتار وغیرہ۔

۳۔ ماضی مطلق اور امر کے باہمی ملاپ سے جیسے بود و باش، شست و شو وغیرہ۔

(ب) فعل مستقبل وہ فعل ہے جس میں آنے والا زمانہ پایا جائے۔ اُس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے شروع میں لفظ خواہد لگا دو جیسے گفت سے خواہد گفت۔

(ج) "ک" فارسی میں حسب ذیل معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

١- موصول کے لئے جیسے ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔

٢- بیان کے لئے جیسے سہ شنیدم کہ فرماندہے دادگر +
قبا داشتے ہر دو رو آستر۔

٣- استفہام کے لئے جیسے این جا کہ بود۔

٤- سبب اور علّت کے لئے جیسے انجام رو کہ خوار گردی۔

٥- تصغیر کے معنوں میں جیسے مردکہ، صخنک وغیرہ۔

(٢) الف۔ مرکب امتزاجی وہ مرکب ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے جیسے محمد احمد، محمود آباد، روئے روشن وغیرہ۔

ج) اسم فاعل اور فاعل میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر مشتق ہوتا ہے اور ثانی الذکر میں یہ شرط نہیں ہے جیسے آفرینندہ، بیبندہ، دانا و بینا وغیرہ۔ احمد آمد۔ اس جملہ میں احمد فاعل ہے اور کسی مصدر سے نہیں نکالا گیا ہے۔

(٣) دکانیں، علم، ملل، غم، نکتہ، واقعات اور اولیا۔

(٥) ب۔ ترکیب نحوی:۔

مکن، فعل با فاعل، ب جار، عمر موصوف، عاریت صفت موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق فعل۔ ہیچ اعتماد مفعول۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معلول۔

کہ حرف علت، مبرو فعل۔ بنجروز موصوف دگر صفت

صفت موصوف سے مِل کر فاعل "بہ" حرف جار "استنجا" مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مِل کر جملہ فعلیہ ہو کر علّت۔ علّت اپنے معلول سے مِل کر جملہ معلّلہ ہوا۔

(۷) الف۔ فرمان بر، پرندہ، دانستہ، میگزند، یافت۔
ب) آشوب، آرائش، بخشش، پروانہ، پرسش، فرمائش، نوازش، بارش، خواہش۔

چھٹا پرچہ ترجمہ

(۴) اِس کے ترجمہ کے لئے میٹرک کا پہلا پرچہ صفحہ ۳۶۵ دیکھو۔

(۵) خزاں گذشت وبہار دررسید، ہوا خوشگوار شد، بر درختاں برگ و شگوفہ ہا نمودار شدند، رنگ این گل شوخ است۔ بر سبزہ شبنم افتادہ است۔ درخت سیب بر آوردہ است۔ این میوہ رسیدہ است، انبہ نارسیدہ ترش می باشد، من بہی خوش دارم، این نہال خاست، بہار ہمیشہ نمی ماند، گردم را گفتند تو درسرما چرا بروں نیائی۔ کنیزک جان خود را فدائے پادشاہ کرد

(۶) پادشاہے در شکارگاہ از ہمراہیانش جدا گشت خانۂ دہقان بنظر آمد۔ در رازد، دختر کے بیروں آمد۔ پرسید شما کیا پادشاہ جواب داد کہ مسافرم و قدرے آب میخواہم۔

۱- موصول کے لئے جیسے ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔
۲- بیان کے لئے جیسے سہ شنیدم کہ فرماندہے دادگر + قبا داشتے ہر دو رو آستر۔
۳- استفہام کے لئے جیسے این جا کہ بود۔
۴- سبب اور علّت کے لئے جیسے انجا مرو کہ خوار گردی۔
۵- تصغیر کے معنوں میں جیسے مردکہ، صخنک وغیرہ۔
(۲) الف، مرکب امتزاجی وہ مرکب ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے جیسے محمد احمد، محمود آباد، ارد ئے روشن وغیرہ۔
ج، اسم فاعل اور فاعل میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر مشتق ہوتا ہے اور ثانی الذکر میں یہ شرط نہیں ہے جیسے آفرینندہ بیننده، دانا و بینا وغیرہ۔ احمد آمد۔ اس جملہ میں احمد فاعل ہے اور کسی مصدر سے نہیں نکالا گیا ہے۔
(۳) دکانیں، علم، ملل، غم، نکتہ، واقعات اور اولیا۔
(۵) ب۔ ترکیب نحوی :۔
مکن، فعل با فاعل، تب جار، عمر موصوف، عاریت صفت موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق فعل۔ ہیچ اعتماد مفعول۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معلول۔
کہ حرف علت، منبر و د فعل۔ پنجروز موصوف دگر صفت

صفت موصوف سے مل کر فاعل بہ حرف جار استعمال مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر علّت۔ علّت اپنے معلول سے مل کر جملہ معللہ ہوا۔

(۷) الف۔ فرمان بر، پرندہ، دانستہ، میگذرد، بافت۔

ب) آرائش، بخشش، پروانہ، پرش، فرمائش، نوازش، آشوب، بارش، خواہش۔

چھٹا پرچہ ترجمہ

(۴) اس کے ترجمہ کے لئے میٹرک کا پہلا پرچہ صفحہ ۳۶۵ دیکھو۔

(۵) خزان گذشت وبہار در رسید، ہوا خوشگوار شد، بر درختان برگ و شگوفہ ہا نمودار شدند، رنگ این گل شوخ است۔ بر سبزہ شبنم افتادہ است۔ درخت سیب بر آوردہ است۔ این میوہ رسیدہ است، انبہ نارسیدہ ترش می باشد، من بہی را خوش دارم، این نہال خشک است، بہار ہمیشہ نمی ماند، کژدم را گفتند تو در سرما چرا بروں نیائی۔ کنیزک جان خود را فدائے پادشاہ کرد

(۶) پادشاہے در شکارگاہ از ہمراہیانش جدا گشت خانۂ دہقان بنظر آمد۔ در را زد، دخترکے بیرون آمد۔ پرسید شما کیا۔ پادشاہ جواب داد کہ مسافرم و قدرے آب میخواہم۔

بمانید تا آب بیارم - این گفته اندرون رفت و کاسه پر از
آب آورد - پادشاه سیراب شده رفت -

۹- گفتمش چرا این ماجرا بارشید گفتید - جواب داد
سوال تو بفهم نمی آید - غلط استعمال کردی - عبارت خود صحیح
کن تا که جواب بگویم - جواب دادمش تو هم غلط کردی - هر دو
غلط کاران در غلطی جنگ و جدل کردند - شور و افغان باشید
پولیس آمد و هر دو را گرفتار کرده به قیدخانه فرستاد و مقدمه
دائر شد - قاضی فیصله داد که ایشان هر دو بے وقوف
هستند - کسے را از نالائقی خویش آگاه کردن جرم ست *